

سُكَّانَ الْكَيْبِ وَالْإِيمَانِ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى

سَيِّدِنَا  
عِثْمَانُ بْنُ عَمْرٍو

اللَّهُ أَوْرَرِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَظَرِ مَن

مرتب

محمد نصير همايوں

بیم همايوں برست (رہبر) لاہور

کامل الحیاء و ایمانہ

پہلے پہلے پیغمبر محمد حنیف ندوی

سیدنا عثمان ابن عفان

اللہ اور رسول کی نظر میں

مترجمہ

محمد نصیر ہمالیوں

مع مقدمہ

از مولانا محمد حنیف ندوی

ناشر

پیغمبر ہمالیوں ٹرسٹ و رجسٹرڈ لائبریری

ب

DATA ENTERED

۲۹۲۹۹۹۹۹

۶۸۴۲

27768

پبلشز :- بیگم ہمایوں ٹرسٹ درجسٹریڈ لاہور

بذریعہ محمد نصیر ہمایوں بی۔ اے

مطبع :- نقوش پریس لاہور

کتابت :- مولوی محمد اقبال قریشی نظام آبادی

پہلا ادیشن :- مئی ۱۹۶۸ء

قیمت جلد :- تین روپے

Personal Collection of Books of Late  
 Maulana Muhsin Ahmad Hanif Nadvi & Donated  
 By Mrs. Muhsin Ahmad Hanif Nadvi

والدہ مرحومہ

کے

یاد میں

5

1000

1000

1000

# اظہارِ شکر

سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کا شکر گزار ہوں جس نے مجھے اپنے  
دیرینہ جذبات و خیالات کو با وضو عملی جامہ پہنانے کی توفیق بخشی۔  
بعد میں مولانا محمد حنیف صاحب ناروی اور مولوی محمد اقبال قریشی  
خوشنویس اور مولوی غلام رسول خطیب کیمپوری کی معاونت کا شکر یہ  
ادا کرتا ہوں۔ کتاب میں جو عربی متن شامل ہے اس کی صحت میں مولوی  
غلام رسول خطیب نے خاص طور پر میرے ساتھ تعاون کیا ہے

نصرہ نصیر مجاہد

# ماخذ

- (۱) قرآن حکیم  
 (۲) احادیث نبوی  
 (۳) نوح البلاغہ (حضرت علی رضی اللہ عنہ)  
 (۴) آیات بینات (امیر نواب محسن الملک سید مہدی علی خان)  
 (۵) فضائل صحابہؓ (امیر شاہ عبدالغفور محدث دہلوی)  
 (۶) سیرت عثمان بن عفان (امیر محمد رضا مصوری)  
 (۷) سیرت النبیؐ (امیر مولانا شبلی رح)  
 (۸) سیرت الصحابہ (امیر مولانا شاہ معین الدین احمد ندوی)

# فہرست عنوانات

- ۱ - مقدمہ و نسخے چند از مولانا محمد حنیف ندوی
- ۲ - تمہید از مولف محمد نصیر سہیلوں
- ۳ - حضرت عثمانؓ کا نبی کریمؐ سے رشتہ
- ۴ - مختصر حالات سیدنا حضرت عثمان غنیؓ
- ۵ - حضرت عثمانؓ کی فضیلت از رؤے قرآن و احادیث اور اکابر اہل سنت
- ۶ - بیعت رضوان
- ۷ - انتخاب خلافت سیدنا عثمانؓ رض فتنوں کی پیشگوئیاں
- ان کے اپنے بیانات اور شہادت
- ۸ - خطبات سیدنا عثمانؓ
- ۹ - آیات بلیغات اور احادیث کے مطابق صحابہ کرام کی فضیلت
- ۱۰ - عثمانی دور خلافت کے اہم ترین
- ۱۱ - حضرت نامکہؓ زوجہ حضرت عثمانؓ کی تقریر
- ۱۲ - خطبہ حجۃ الوداع



بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين  
والصلاة والسلام على  
سيدنا محمد وآله الطيبين  
التواترين  
اللهم صل على محمد  
وآله الطيبين الطاهرين  
الذين هم المرسلون  
والصالحين  
اللهم صل على  
سيدنا محمد  
وآله الطيبين  
الذين هم المرسلون  
والصالحين  
اللهم صل على  
سيدنا محمد  
وآله الطيبين  
الذين هم المرسلون  
والصالحين

# سخنِ چست

حضرت عثمانؓ نے فضائل و مناقب کی جن تابنگیوں کو اپنی جبین افتخار پر سجایا رکھا ہے ان میں ایک ایک فضیلت اور خوبی ایسی ہے کہ جس سے خود شرف و بزرگی کا چہرہ زیبا دمک اٹھتا ہے۔ صحبت نبویؐ یا آفتاب نبوتؐ کا قرب و اتصال خوش نختی اور فرخندہ حالی کے لحاظ سے کیا کم تھا کہ اس پر محاسن گونا گوں کا اور اضافہ ہو۔ اس گرامی قدر شخصیت کے مرتبہ بلند کا تصور کیجئے جس کے کا شانہ الفت کو تبدیل رسالت کی ضو انسانیوں نے براہِ راست منور کر رکھا ہو یعنی جس کو جناب رقیہؓ و ام کلثومؓ کے شوہر نامدار ہونے کا اعزاز حاصل ہو۔ جس کو اللہ کی راہ میں دو مرتبہ ہجرت سے بہرہ ور ہونے کی سعادت نصیب ہوئی ہو۔ جس کی طبع جو دوسخا کی ارزانیوں نے غزوہ تبوک کے تمام بھاری بھرم مصارف تنہا ادا کئے ہوں۔ جس نے شدید ضرورت کے موقع پر اپنی گرہ سے بسر و مرہ خریدا ہو اور اسے مسلمانان مدینہ کے لئے وقت کر دیا ہو، جس نے مسجد نبویؐ کی توسیع کے منصوبہ کو پروان چڑھایا ہو جو اخلاق حسنة کا پیکر ہو، اور جس کے جذبہ عفاف و حیا کا یہ عالم ہو۔ کہ فرشتے بھی شرمائیں اور رحمت اللہ جس کا مقام یہ ہو کہ خود پیغمبر بہ نفس نفیس اس کی حفاظت و صیانت کے لئے شجرہ رضوان کے سایہ میں مسلمانوں سے بیعت لے، اور قرآن اس بیعت کے بارہ میں یوں ارشاد فرمائے۔

إِنَّ الَّذِينَ يُبَايِعُونَكَ إِنَّمَا يُبَايِعُونَ اللَّهَ - يَدُ اللَّهِ فَوْقَ أَيْدِيهِمْ -

کہ جو قرآن کا جامع ہو۔ اور جس کو اس سلسلہ الذہب کی چوتھی اور درخشاں کڑھی ہونے کا فخر حاصل ہو جسے عشرہ مبشرہ کی اصطلاح سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ ان خوبیوں پر غور کیجئے اور بتائیے کہ جس ذات دالاصفات کی سعادت مندیوں کا یہ حال ہو اس کے بارہ میں یہ سوچا بھی جاسکتا ہے کہ اس کی اسلام کے ساتھ وابستگی مشکوک تھی یا اس کے اخلص میں ادنیٰ مشبہ کی گنجائش پائی جاتی ہے۔

ہمارا دعویٰ یہ نہیں کہ تمام صحابہؓ معصوم تھے یا ان کی رائے قوی اور فیصلوں کو جرح و تنقید کا ہدف بنایا نہیں جاسکتا۔ ہم یہ بھی نہیں کہتے کہ تمام صحابہ کی ذہنی و فکری سطح یکساں تھی۔ یا تربیت اور اسلام کے رچاؤ کے اعتبار سے سب ایک ہی درجے پر فائز تھے۔ ہمارا دعویٰ نسبتاً محدود اور متعین ہے۔ جو یہ ہے کہ صحابہؓ میں وہ علیل القدر حضرات جن کو آنحضرت کی رفاقت تامہ حاصل تھی۔ جو آنحضرت کی جلوت و خلوت میں برابر شریک رہے۔ جن کے مزرعہ قلب پر بحاب نبوت کی بارش سالہا سال تک جاری رہی اور جن کو قرآن اس شان امتیاز کے ساتھ پیش کرتا ہے۔

محمدؐ اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں وہ کافروں کے حق میں تو سخت ہیں اور آپس میں رحمدل تو انہیں دیکھتا ہے کہ خدا کے آگے جھکے ہوئے سر بسجود ہیں اور خدا کا فضل اور خوشنودی طلب کر رہے ہیں۔

مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهُ  
اَشَدُّ اَوْ عَلٰى الْكُفَّارِ مَعْشَرًا  
بَيْنَهُمْ شَرِيْهُمُ الرَّكْعٰتُ سَجْدًا  
يَسْتَعِيْنُ فُضْلًا مِّنْ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا

فتح ۲۶-

(قرآن مجید)

ہیں۔

یا جن کو خصوصیت اللہ نے سزا سے نوازا ہے اور جن کو فوز عظیم کی خوشخبری سنائی ہے۔ اس بنا پر کہ یہی وہ لوگ تھے جنہوں نے اس وقت اسلام کو سینوں سے لگایا۔ اور اس وقت اس سچائی کی طرف لپکنے اور بڑھنے کی کوشش کی جب لوگ اسے ٹھکرا رہے تھے۔

اور جن لوگوں نے اسلام کو قبول کرنے میں سبقت کی مہاجرین میں سے اور انصار میں سے بھی۔ اور جنہوں نے نیکو کاری کے ساتھ ان کی پیروی کی خدا ان سے خوش ہوا اور یہ خدا سے خوش ہیں اور ان سے ان کے لئے باغات تیار کر رکھے ہیں جن کے نیچے نہر بہ رہی ہیں یہ ہمیشہ ان میں رہیں گے۔ یہ بڑی

وَالسَّابِقُونَ السَّابِقُونَ  
الْمُهَاجِرِينَ وَالْمَنَاصِرَ الَّذِينَ  
اتَّبَعُوهُمْ بِإِحْسَانٍ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُمْ وَأَعَدَّ  
لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ  
خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ذَلِكَ  
الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۝

کامیابی و فوز عظیم ہے۔

توبہ ۱۰۰

یعنی تمام وہ حضرات جن کو اللہ تعالیٰ نے بطور نشان حق کے دلیل و برہان کی صورت میں پیش کیا ہے اور جن کے اعمال کو اسلامی تعلیمات کا قدرتی نتیجہ اور کرشمہ ٹھہرایا ہے ظاہر ہے کہ ان عالی مرتبت بزرگوں کے متعلق قطعی دوا نہیں نہیں ہو سکتی۔

یہاں اس نکتہ کو اچھی طرح سمجھ لینا چاہیے کہ قرآن حکیم جب صحابہ کی خوبیوں کو بیان کرتا ہے ان کے مرتبہ و مقام کی رفتوں کی طرف اشارہ کرتا ہے اور انہیں اللہ کی رضا اور خوشنودی کا مشرکہ جالفر سنا تا ہے تو اس کے معنی یہ نہیں ہوتے

کہ یہ فضائل و محاسن نزول قرآن کے وقت تو بلاشبہ ان میں پائے جاتے تھے لیکن جو نہی دولت و اقتدار کی چمک دمک نے ان کی نظروں کو خیرہ کیا۔ اور غنائم کی کثرت نے ان کو لہجایا۔ یہ خدا نخواستہ ثابت قدم نہ رہ سکے۔ اور بالآخر اس انتہائی سے محروم ہو گئے۔ کیونکہ قرآن حکیم نے ان فضائل کو صرف تاریخ کے ایک مرحلہ کی شکل میں پیش نہیں کیا۔ بلکہ بطور اعلیٰ دلیل اور برہان کے پیش کیا ہے اور بتایا ہے کہ نظام حیات اگر صحیح ہو۔ اور اس نظام حیات کو پیش کرنے والا اخلاق و سیرت کے اعتبار سے اونچا اور بلند ہو۔ اور اس کی آواز و دعوت میں یہ تاثیر ہو کہ دل کی گہرائیوں میں اتر کر انسانی ضمیر کو جھنجھوڑ سکے اور قلب میں رشد و ہدایت کی مشعلیں روشن کر سکے۔ تو اس کے نتیجے میں جو لوگ پیدا ہوں گے اور جو معاشرہ تشکیل پذیر ہوگا۔ اس میں لامحالہ ان خوبیوں کا انعکاس ہوگا۔

قرآن حکیم واصل اس حقیقت کو واضح کرنا چاہتا ہے کہ دعوت اور سماج و دعوت میں چولی دامن کا ساتھ ہے۔ اگر دعوت صحیح ہے زمین سازگار ہے اور آبیاری کی تمام تر کوششیں درست ہیں تو کوئی وجہ نہیں کہ بیج تناور نخل کی صورت اختیار نہ کرے۔

کیا تم نے نہیں دیکھا کہ خدا نے پاکیزہ بات کی مثال کیونکر بیان فرمائی ہے وہ ایسی جیسے پاکیزہ درخت جس کی جڑ مضبوط ہے یعنی زمین کو پکڑے ہوئے ہے اور

الْأَشجارُ كَيْفَ ضَرَبَ اللَّهُ  
مَثَلًا كَامِئَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ  
طَيِّبَةٍ أَصْلُهَا ثَابِتٌ وَ  
وَفَرَعُهَا فِي السَّمَاءِ

تُوْتِي اُكْلَهَا كُلَّ حِينٍ  
بِاِذْنِ رَبِّهَا -

شاخیں آسمان سے باقیں کر رہی ہیں یہ اللہ  
کے حکم سے ہر وقت پھل لاتا اور میوے  
دیتا ہے۔

(ابوابہ ۲۵)

اس تشریح کی روشنی میں غور کیجئے اگر وہ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے  
بعد ارتداد اختیار کر لیں یا اس مقام سے محروم ہو جائیں جس پر کہ اللہ نے انہیں  
قائم کیا تو قرآن حکیم کی پیش کردہ اس دلیل میں کوئی وزن باقی رہ جاتا ہے۔ کہ  
کلمہ حق بہر حال برگ و بار لاتا اور پھلتا پھوکتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی اس  
فصح و بلیغ تمثیل میں جس کو اس کی ذات گرامی نے خصوصیت سے اس حقیقت کے  
اظہار کے لئے منتخب فرمایا ہے عملی تغلیط کے بعد آیا اس میں ذرا بھی جان یا سمکت  
برقرار رہتی ہے۔

اگر اللہ کا کلام ابدی ہے، تو ضروری ہے کہ اس کے دلائل میں جو قوت  
جو زور، اور فصاحت و بلاغت پنہاں ہے وہ بھی ابدی اور ہمیشہ قائم رہنے والی  
ہو۔ اور وہ اسی صورت میں ممکن ہے کہ اس تمثیل کا اطلاق ہر ہر دور میں بعینہ  
جوں کا توں رہے۔ اس سے بھی آگے بڑھ کر صحابہؓ کے بگڑے کو مان لینے  
سے یہ شبہ دلوں میں چٹکی لیتا ہے کہ اس کتاب ہدیٰ کو نازل کرنے والا خدا  
علام الغیوب بھی ہے یا نہیں یعنی جس تمثیل کو آگے چل کر غلط ثابت ہونا تھا  
اس کو اس زور اور ایمان افروز لہجہ کے ساتھ پیش کرنے کی ضرورت ہی کیا  
تھی۔ اگر اللہ تعالیٰ آنے والے واقعات کو پہلے ہی سے جانتا ہے۔ اور  
یقیناً جانتا ہے اور اس کے دائرہ علم و ادراک سے مستقبل میں ابھرنے والا

ادنی سے ادنی واقعہ بھی اوجھل رہنے والا نہیں ہے۔ تو اس کے معنی یہ ہیں کہ اس کو جان لینا چاہیے تھا۔ کہ آئندہ واقعات اس ٹیشل کی تکذیب کرنے والے ہیں۔ اور اگر اس کے غیب پر معنی علم و ادراک نے اس نوع کے کسی خدشہ کا اظہار نہیں کیا تو اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ صحابہؓ ہمیشہ ان اوصاف حمیدہ سے منصف رہیں گے۔ اور کلمہ طیبہ کی یہ تاثیر ہمیشہ معاشرہ میں ایسے شجر بار آور کو جنم دینی رہے گی جس کے میووں اور پھلوں سے انسانیت اپنے کام و دہن کی تواضع کرتی رہے۔ یہ سوال اپنی جگہ بہت اہم ہے۔ شیخ صاحب نے اپنی اس مختصر مگر اخلاص و ایمان کے جذبہ سے معمور کتاب میں بجا طور پر تاریخ کی بے بائگی کی طرف اشارہ کیا ہے اور بتایا ہے کہ صحابہؓ کے اسوال و کوالف کی جانچ پر گہ مخصوص نوعیت کی حامل ہے۔ یہ مسئلہ صرف تاریخ ہی کا مسئلہ نہیں ایمان کا مسئلہ بھی ہے۔ اور اس

کا تعلق ہمارے نازک ترین احساسات سے ہے اس لئے اس کے بارہ میں صرف تاریخ کے اوراق ہی سے رہنمائی حاصل نہیں کرنا چاہیے۔ کہ جس کی ترتیب و تدوین میں شخصی اور گروہی تعصبات کا بہت بڑا حصہ ہے بلکہ ضروری ہے کہ تاریخ کے پہلو بہ پہلو یہ بھی دیکھا جائے کہ قرآن حکیم نے ان حضرات کی سیرت و کردار کو کس کس انداز سے نکھارا اور پیش کیا ہے۔ اس وضاحت سے یہ نہ سمجھا جائے کہ صحابہؓ کے متعلق ہر طرح کی بحث و تحقیق کو ہم ناجائز سمجھتے ہیں یا ان کو غیر مشروط طور پر معصوم گردانتے ہیں ہمارے نزدیک عصمت وحی کے سوا اور کوئی عصمت نہیں جس کا ماننا ضروری

ہو۔ جس طرح ہر لیشہ خطا و لغزش سے دوچار ہو سکتا ہے۔ ٹھیک اسی طرح صحابہؓ بھی خطا و لغزش کے مراحل سے دوچار ہو سکتے ہیں۔

یہاں بحث عام صحابہؓ کی نہیں ان نفوس قدسیہ کی ہے جن کی سیرت و کردار کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فیوض تربیت نے خاص ساپنچوں میں ڈھالا ہے اور جن کی رفعت شان کی شہادت خود قرآن پاک نے دی ہے۔

شیخ صاحب نے اپنی اس کتاب میں انہیں نکات کے پیش نظر حضرت عثمان غنیؓ کے فضائل و مناقب کو صرف قرآن و احادیث صحیحہ کی روشنی میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کی ہے۔ ہماری دلی دعا ہے کہ جس طرح انہوں نے مسلمانانہ تکلفات میں پرہیزگاری محض اخلاص و محبت سے سرشار ہو کر اس کو ترتیب دیا ہے۔ اسی جذبہ کے پیش نظر اللہ تعالیٰ ان کی محبت کو قبول عام کا خلعت عطا کرے۔ آمین

محمد حنیف ندوی





روزِ اَمْسَاتِ

تینا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ

تہذیب

از مولف



## تلمبند

ایک عرصے سے سیدنا حضرت عثمان غنیؓ کی فیضیت پاکیزگی اور ہر طرح کی بڑائی کے خیالات میرے دل و دماغ پر مسلط رہے ہیں۔ ان کو قلمبند کرنے یا کرانے کا کبھی بھی موقع نصیب نہیں ہوا ہمیشہ خیال رہا کہ جس بزرگؓ نے اسلام لانے کے بعد اپنے عزیزوں سے سخت مصیبت سہی ہو جس نے تنگ آکر اپنے عزیز وطن کو چھوڑ کر اپنی بیوی رقیہؓ دینت نبی کریمؐ سمیت دور دراز کا سفر اختیار کر کے حبشہ میں ہجرت کی ہو۔ جو صحابہؓ کی عشرت رنگی کے وقت اپنا مال و دولت لٹکانے میں پیش پیش رہا ہو۔ اور جس بزرگؓ کو خدا اور خدا کے رسولؐ کی طرف سے جنت کی بشارتیں ہوں۔ ایک دفعہ نہیں کئی بار۔ ان کے متعلق کس طرح زیب دیتا ہے کہ ان کے حق میں ہلکے الفاظ استعمال کئے جائیں۔

یہ ایک لمبی داستان ہے جس کی پشت پر مفتوحہ قبیلوں اور علاقوں کے منتقمانہ جذبات سے سرشار پراپگینا ہے۔ اس کی پشت پر بنی ہاشم اور بنی امیہ کی پرانی اور دیرپا دشمنی ہے۔ عربوں کا مشہور شترکینہ جسد بغض اور عناد ہے۔ نیز قریش کے مختلف قبیلوں کے اندر اقتدار کی ہوس چنگاری کا کام دیتی رہی ہے۔ اسلامی حکومت کی تیز رفتار وسعت اور دولت کی فراوانی کی وجہ سے بھی عربوں اور عجمیوں کی آپس کی رقابتیں جاگ کر بھڑک اٹھیں۔ ہمارا یقین ہے کہ ان تمام فتنوں میں سیدنا حضرت عثمانؓ غنیؓ کی اپنی پاک ذات معصومہ ہے ان کی سیرت کے متعلق حضرت علیؓ رضی اللہ عنہما کا یہ قول اپنے سامنے رکھیں :-

آپ نے فرمایا کہ عثمانؓ ہم سب سے بڑھ کر صلہ رحمی کرنے والے اور متقی و پیر پیغمبر کا  
بزرگ تھے۔ پھر فرمایا۔ میرا طلحہؓ زبیرؓ اور عثمانؓ کا معاملہ اس آیت کا مصداق تھا:-

وَتَوَعَّنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ  
مِنْ غِيٍّ إِخْوَانًا عَلَى سُرُودٍ  
مَّتَقَابِلِينَ ۝

ہم نے ان کے سینوں سے ہر قسم کے رشک  
و حسد کو دور کر دیا۔ اب وہ بھائی بھائی  
ہیں ایک دوسرے کے آمنے سامنے تختوں پر  
بیٹھے ہیں۔ (سورہٴ صبحہٴ دکوہ ۳)

چنانچہ ان کی خلافت کے زمانہ کے پہلے چھ سالوں کے عرصہ میں کسی قسم کا کوئی  
شہ یا نقص واقع نہیں ہوا۔ اس کے بعد جو اختلافات معلوم ہونے لگے۔ ان کی  
وجہ ہم بتا چکے ہیں

میں نے اپنے کتابچہ میں تاریخی تفصیلات میں جانے سے گریز کیا ہے۔ اول تو  
یہ کہ میں مؤرخ نہیں ہوں۔ دوم یہ کہ مجھے مؤرخوں کے متعلق ایک پکی بات یاد ہے  
وہ بیان کئے دیتا ہوں۔

ایک انگریز اٹھارہ سالوں سے تاریخ انگلستان لکھنے میں ہمہ تن مصروف تھا۔  
ایک دن وہ اپنے بالا خانے پر بیٹھ کر نیچے بازار کی طرف دیکھ رہا تھا۔ یکایک اس نے  
دیکھا کہ دو انگریز آپس میں لڑنے لگے ہیں۔ دونوں گتھم گتھا ہو گئے تو دیکھتے دیکھتے کئی آدمی  
وہاں جمع ہو گئے اور جب وہ منتشر ہوئے تو اس مؤرخ نے نیچے آکر لوگوں سے اس  
جھگڑے کی وجہ معلوم کرنے کی کوشش کی۔ سب آدمیوں کے بیانات مختلف تھے اور

اس کا اپنا خیال سب سے الگ قسم کا تھا۔ وہ بڑا پریشان ہوا اور دل میں سوچنے لگا کہ ایک واقعہ میرے سامنے ہوا ہے اور دو آدمیوں کی رائیں بھی آپس میں متفق نہیں ہیں۔ چہ جائیکہ کہ میں اتنے پرانے گذشتہ حالات کے تحقیق اور موازنہ پر اتنا قیمتی وقت ضائع کر رہا ہوں وہ فوراً اپنے کمرے میں گیا اور اٹھارہ سالوں کا ریکارڈ - دستاویزات اور مسودات کو نذر آتش کر دیا۔ یہ سچی کہانی ان لوگوں کے لئے ہے جو خواہ مخواہ مؤرخ بن کر بڑے اگڑا کر پبلک کے سامنے آنا چاہتے ہیں۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے متعلق بہت کچھ لکھا جا چکا ہے۔ لیکن میں بھی اس بڑھیا کی طرح میدان میں آ گیا ہوں جو حضرت یوسفؑ کے خریدار بننے کے لئے اپنا کچا سوت لے کر منڈی میں پہنچ گئی تھی۔ وہ کسی کی نگاہ میں تو نہ آئی لیکن آسمانوں پر اس کے جذبہ کی دھوم مچ گئی اور عرش و عرش کی داستانوں میں اس کا بھی تذکرہ ہونے لگا۔ بہر صورت میں نے اس کتابچہ میں اس وقت کے حالات پر تبصرہ کرنے کی بجائے صرف قرآنی آیات اور احادیث کو اکٹھا کرنے کی کوشش کی ہے جس سے سیدنا عثمان غنیؓ کی فضیلت ظاہر ہوتی ہے۔ یہ کتابچہ میں اپنے ٹرٹ کی طرف سے ضائع کر رہا ہوں اس میں کوئی کاروباری نقطہ خیال بھی نہیں ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ میرے اس عاجزانہ فعل کو منظور کر لے تو پھر میری آرزو پوری ہو جائے گی

گذشتہ صدی میں جن بزرگوں نے ملت میں بیداری اور یکجہتی پیدا کرنے کی کوشش کی ہے۔ وہ بڑے حساس اور قوم کے دلی خیر خواہوں میں سے تھے۔ انہوں نے جو کچھ بھی کہا اور جو کچھ بھی لکھا وہ دل سے لکھا اور انصاف سے لکھا اور وہ ملک کا سرمایہ ہے۔ ان میں

سب سے اول شاہ عبدالعزیز ثقلت الرشید شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اور سید مہدی علی خاں  
نواب محسن الملک میں انہوں نے فرقہ وارانہ مناقشات کو مٹانے کے لئے جو کچھ لکھا ہے وہ مستقل  
سرتما کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس عاجز نے بھی اس کتابچہ میں ان کو اپنے سامنے رکھا ہے  
قرآنی آیات اور احادیث نبوی کریم ص کے ارشادات سے پتہ چلتا ہے کہ :-

- (۱) ہجرت کے سلسلہ میں ان کا رتبہ السابقون الاولون میں سے ہے۔
- (۲) یہی ایک واحد صحابی ہیں جن کے قتل کی خبر سن کر خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے چودہ سو صحابوں سے انتقام لینے کی بیعت لی (بیعت رضوان)
- (۳) یہی وہ بزرگ ہیں جو جامع القرآن کہلاتے ہیں اور دنیا کے مسلمانوں کے لئے یہ ان کا  
صدقہ جاریہ ہے۔

(۴) زبان کا لہجہ بارہ میل کے بعد بدل جاتا ہے انہوں نے مرکزیت کو سامنے رکھتے ہوئے  
مکہ معظمہ کے کب و لہجہ کے پیش نظر تلاوت کو ایک ٹکالی اور مستقل حیثیت بخشی۔

(۵) بنی امیہ میں سے یہ پہلا مسلمان ہے اور جب وہ بیعت کے لئے ابو بکر رض کے ساتھ  
رسول پاک کے پاس جانے ہی لگے تھے تو ان کے نصیبوں میں یہ لکھا تھا کہ آنحضرت ص  
وہاں خود پہنچ جائیں سبحان اللہ

(۶) ان کے پاک خصائل اور کریمانہ عادات کے پیش نظر رسول اللہ کو جو ان سے محبت  
تھی۔ وہ اس بات سے ظاہر ہے کہ ان کی دو بیٹیاں یکے بعد دیگرے ان کے عقد  
میں آئیں۔

(۷) ان کی فیاضیوں کے پیش نظر کئی بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو جنت کی بشارت دی۔

(۸) یہی ایک امیر المؤمنین ہیں جنہوں نے اپنی خلافت کے وقت بیت الممال سے ایک پیسہ بھی اپنے لئے نہیں لیا۔

(۹) قرآن مجیم نے بار بار صحابہؓ کے متعلق دجن میں عثمان غنی رضی اللہ عنہم شامل تھے، مخاطب ہو کر فرمایا ہے کہ اس دین کی بدولت تم بھائی بھائی بن گئے ہو اور ایسے رشتہ حمیت میں پیوستہ ہو گئے ہو کہ تمام دنیا کی دولت سے ایسا تعلق نصیب نہیں ہو سکتا تھا۔

(۱۰) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث ہے: **اَلْاَجْرُ اَلْاَمِيْنُ الْمَسْدُوْدُ الْمُسْلِمُ مَعَ الشُّهَدَاِ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ** (بخاری و مسلم) کہ سچا امانت دار مسلمان سو داگر قیامت کے دن شہیدوں کے ساتھ ہوگا، اس حدیث پر پورے اترتے تھے اور اسی وجہ سے ان کی ساکھ غیر معمولی تھی۔ وہ سب کچھ خیرات کر دیتے تھے اور پھر امیر الامراء بن جاتے تھے یہ اللہ کی دین تھی

(۱۱) روئے زمین پر حضرت عثمان رضی اللہ عنہم بحری بیڑے کو فوجی شکل دینے کے موجد تھے اور جب اس سلسلہ میں ایک مناسب بندرگاہ کی ضرورت پڑی تو وہ خود ساحل پر بنفس نفیس گھومتے پھر سے لڑہ یہ جگہ ہے جہاں اب جدہ آباد ہے، وہاں انہوں نے خود ذاتی طور پر بندرگاہ کی بنیاد رکھی۔

(۱۲) حضرت عثمان رضی اللہ عنہم عشرہ مبشرہ میں سے تھے جن کے متعلق آنحضرتؐ نے جنت کی بشارت



راوی ہوا اور ان چھ صحابیوں میں سے تھے جن کے متعلق حضرت عمرؓ نے خلافت کے انتخاب کے لئے وصیت کی تھی۔

ہیں اس کتابچہ میں ان کے اپنے کچھ بیانات (مدہ متن) بھی قلمبند کر رہا ہوں اور میرا یقین ہے کہ ان کی موجودگی میں کسی کو حق نہیں پہنچتا کہ کرسی عدالت پر بیٹھ کر جرح کرے اور بقول امام ابو حنیفہ رح کے یہ معاملہ اب خدا کے دربار میں پیش ہونے کے لئے چھوڑ دیا جائے اسی تمہید میں ان کا ایک مشہور بیان لکھے دیتا ہوں۔

محاصرہ کے ایام میں ایک دن قصر خلافت کے اوپر تقریر فرماتے ہوئے کہا "لوگو! تم میرے قتل کے کیوں درپے ہو۔ میں تمہارا والی اور مسلمان بھائی ہوں خدا کی قسم جہاں تک میرے بس میں تھا میں نے ہمیشہ اصلاح کی کوشش کی لیکن پھر حال میں انسان ہوں، اس لئے اصابات رائے کے ساتھ لغزشیں بھی ہوئیں۔ یاد رکھو بچا اگر تم نے مجھے قتل کر دیا۔ تو پھر قیامت تک نہ ایک ساتھ نماز پڑھو گے اور نہ ایک ساتھ جہاد کرو گے (ابن سعد حصہ اول ص ۴۷) ایک دن پھر خطاب کرتے ہوئے فرمایا:-

"میں خدا کی قسم دے کر تم سے پوچھتا ہوں کیا تمہیں نہیں معلوم کہ جب رسول اللہ صلعم مدینہ تشریف لے گئے تو مسجد تنگ تھی۔ آپ نے فرمایا اس زمین کے قطعہ کو کوہن خرید کر مسلمانوں پر وقف کرنا ہے اس کو حجت میں اس سے بہتر جگہ ملے گی اس وقت میں نے اس ارشاد کی تعمیل کی اور اس زمین کو خرید کر مسلمانوں پر وقف

کیا۔ آج تم اسی مسجد میں دو رکعت نماز پڑھنے سے روکتے ہو۔ میں خدا کی قسم

دے کر تم سے سوال کرتا ہوں۔ کیا تم کو نہیں معلوم کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ

تشریف لائے تو یہاں بسرومنہ کے علاوہ ٹیٹھے پانی کا دوسرا کنواں نہ تھا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے کون خرید کر مسلمانوں پر وقف کرنا ہے اس کو حنت

میں اس سے بہتر حکم ملے گی۔ تو میں نے اسے خرید کر وقف کر دیا۔ اور آج تم

مجھے اس کنویں کے پانی سے روکتے ہو۔ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ میں ہی نے حنت

اعسرہ (جنگ تبوک) کا پورا سامان دیا تھا۔ سب نے کہا ہاں سچ ہے۔

(مسند احمد بن حنبل جلد اول صفحہ ۷۶)

جب مذکورہ تقریروں کا کسی پر کوئی اثر نہ ہوا تو پھر ایک دن آپ نے یوں خطاب

فرمایا۔ "میں ان لوگوں کو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے قسم دے کر

پوچھتا ہوں۔ کسی کو یاد ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کوہ حواری پر تھے تو وہ

پلنے لگا آپ نے ٹھوکر مار کر فرمایا حواری ٹھہر جا کہ تیری پیٹھ پر اس وقت ایک

نئی شہ ہے۔ ایک صدیق اور ایک شہید ہے اور پھر میں آپ کے ساتھ تھا۔ لوگو

نے اس کی تصدیق کی۔ پھر آپ نے فرمایا۔ میں ان لوگوں کو قسم دے کر

پوچھتا ہوں جو بیعت رضوان میں موجود تھے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے

شرکین کے پاس گفتگو کرنے کے لئے بھیجا تھا تو اپنے دست مبارک کو میرا ہاتھ

قرار دے کر میری جانب سے بیعت نہیں لی؟ سب نے کہا ہاں سچ ہے"

پھر آپ نے دیکھا کہ یہ لوگ کسی طرح بھی آپ کے قتل سے باز نہیں آتے  
تو آخری بار تقریب کرتے ہوئے فرمایا۔

وہ لوگو! آخر کس جرم میں تم مجھے قتل کرنا چاہتے ہو میں نے رسول اللہ صلعم سے  
سنا ہے کہ تین صورتوں کے سوا کسی مسلمان کا خون جائز نہیں۔ اسلام کے بعد  
جو مسلمان مرتد ہو جائے یا پاکدامنی کے بعد بدکاری کا مرتکب ہو یا کسی کو  
قتل کرے تو قصاص میں قتل کیا جائے۔ ان تینوں شرطوں سے میرا دامن پاک  
ہے۔ خدا کی قسم جب سے خدا نے مجھے ہدایت دی میں نے اپنے مذہب کے تقاضے  
میں کسی مذہب کو پسند نہیں کیا۔ نہ زمانہ جاہلیت میں بدکاری کا مرتکب ہوا۔  
اور نہ اسلام کے بعد کسی کو قتل کیا پھر تم لوگ کس جرم میں مجھے قتل کرتے ہو

(مسند احمد بن حنبل ج ۱ صفحہ ۶۱)

کئی صحابہ کبار بڑے خلوص اور نیک نیتی سے حضرت عثمانؓ کو مشورہ دیتے رہے کہ  
وہ استعفا دے کر خلافت کی مسند سے دست بردار ہو جائیں لیکن ان کا یہ کہنا تھا کہ :-  
”مجھے نہ خلافت کی خواہش ہے نہ ضرورت لیکن نبی کریمؐ نے ایک روز مجھے فرمایا تھا  
کہ اے عثمانؓ اللہ تعالیٰ تجھے ایک قبیلہ پہنائے گا اور لوگ اسے اتارنا چاہیں گے تو  
اسے نہ اتارنا۔ میرے خیال میں وہ یہی خلافت ہے اور میں آنحضرتؐ کے ارشاد کی تعمیل میں  
ہرگز اس قبیلہ کو نہیں اتاروں گا۔ چاہے میری جان چلی جائے۔“

اس قول میں جو ایمان اور جذبہ مضمر ہے وہ ہم نہیں سمجھ سکتے۔ آپ اس بات کا اس

سے اندازہ لگائیں کہ رسول مقبولؐ کی تائین کا انتظام ہو رہا تھا سب صحابہ کبار رضی اللہ عنہم جمع تھے اور حضرت عمرؓ میان سے تلوار نکال کر کہنے لگے کہ اگر کسی نے یہ کہا کہ آپ مر گئے ہیں تو میں اس کا سرتن سے جدا کر دوں گا۔ کیا وہ دیوانے تھے؟ نہیں وہ عاشقان رسولؐ تھے۔ ایک بات ہمیشہ کے لئے اٹکارا ہو گئی۔ انسان کی فطرت میں جہاں نیکی کی صلاحیتیں ہیں وہاں بدی کا دیوتا شیطان بھی ہر وقت موجود رہتا ہے یہی اللہ اور رسولؐ کا عشق ہے جو ایک چنگاری چھوڑ جاتا ہے اور گرتے ہوئے انسانوں کو پھر زندگی بخش دیتا ہے جب تم خیر امت ہو اور تم میں ایک ایسی جماعت ہونی چاہیے جو لوگوں کو نیکیوں کی طرف توجہ دلاتی رہے اور برائیوں سے منع کرتی رہے تو اس کا یہی مطلب ہے کہ فساد قائم ہے لیکن اسلام کی خیر و برکت سے اس پر کنٹرول رہتا ہے۔

قرآن حکیم میں سورہ الفتح میں بیعت الرضوان کے سلسلہ میں حضرت عثمان غنیؓ کی طرف اشارت موجود ہے اب بتائیے کہ ارشاد الہی جنہیں صحابہ کرام کو مخاطب کیا گیا ہے۔ اور ارشادات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو بار بار جنت کی بشارت دی گئی ہے ان کو نظر انداز کر کے سبائی شرا انگیزی اور شاعرانہ تاریخ کو وقعت دینا کس حد تک درست ہے ہماری نظر میں تو ایسا کرنا اپنی عاقبت خراب کرنے کے مترادف ہے۔

خاکسار :- محمد نصیر ہالوی

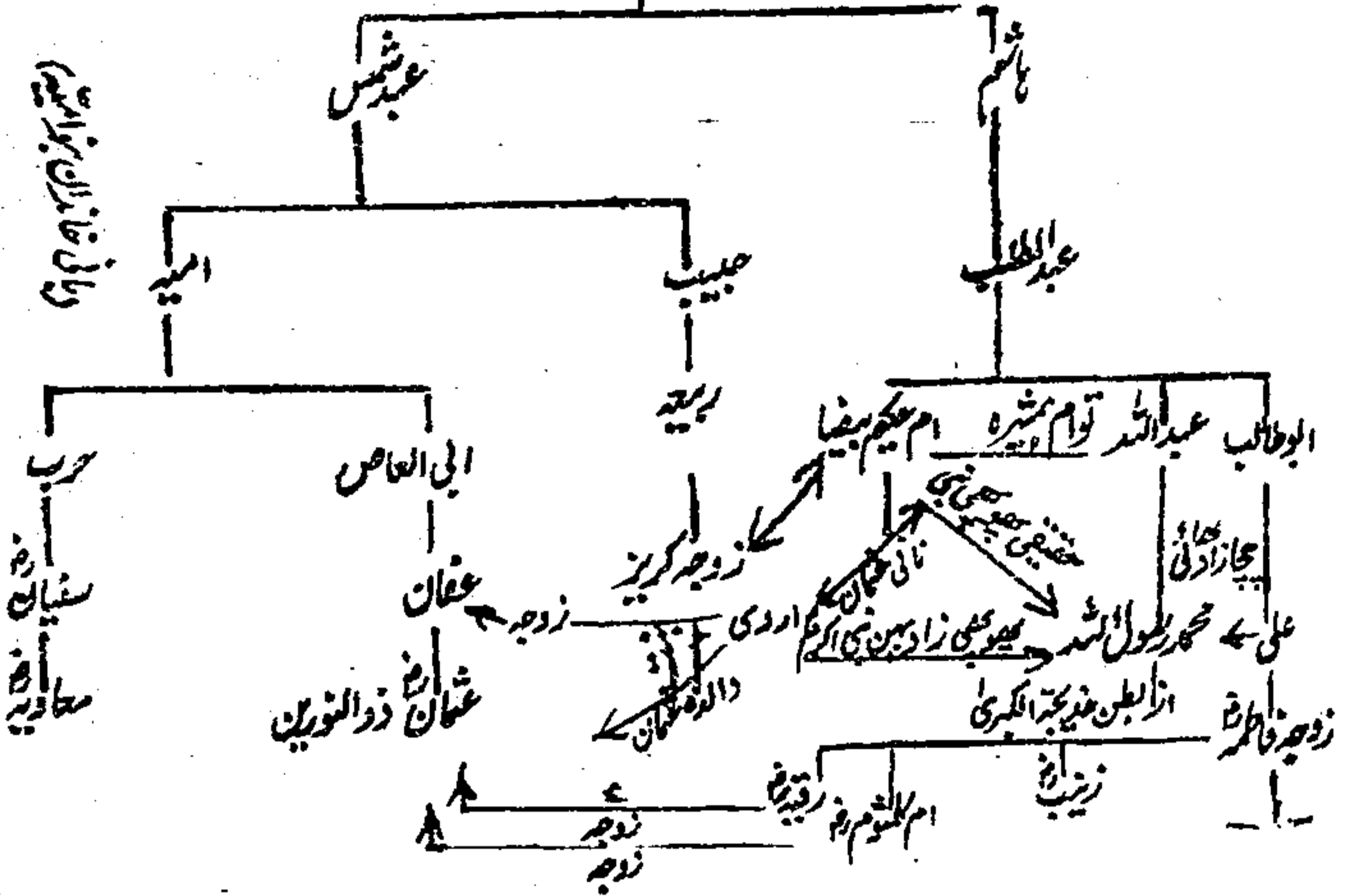
حضرت عثمان رضی

کاتبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے

Handwritten text, possibly bleed-through from the reverse side of the page. The text is illegible due to the quality of the scan.

# شجرہ ونبی کریمؐ

عبد مناف



(نوٹ)

(۱) شجرہ سے ظاہر ہے کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہما پانچویں پشت میں رسول کریم کے ساتھ ہیں۔

نسب ہیں - ۲۷۷۶۸

(۲) ایضا حضرت عثمان رضی اللہ عنہما کی والدہ اروی آپ کی حقیقی چھوٹی زاد بہن ہیں۔

(۳) رسول کریم کے والد صاحب اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما کی تانی ام حکیم بیضا جوڑے حقیقی بہن بھالی ہیں۔

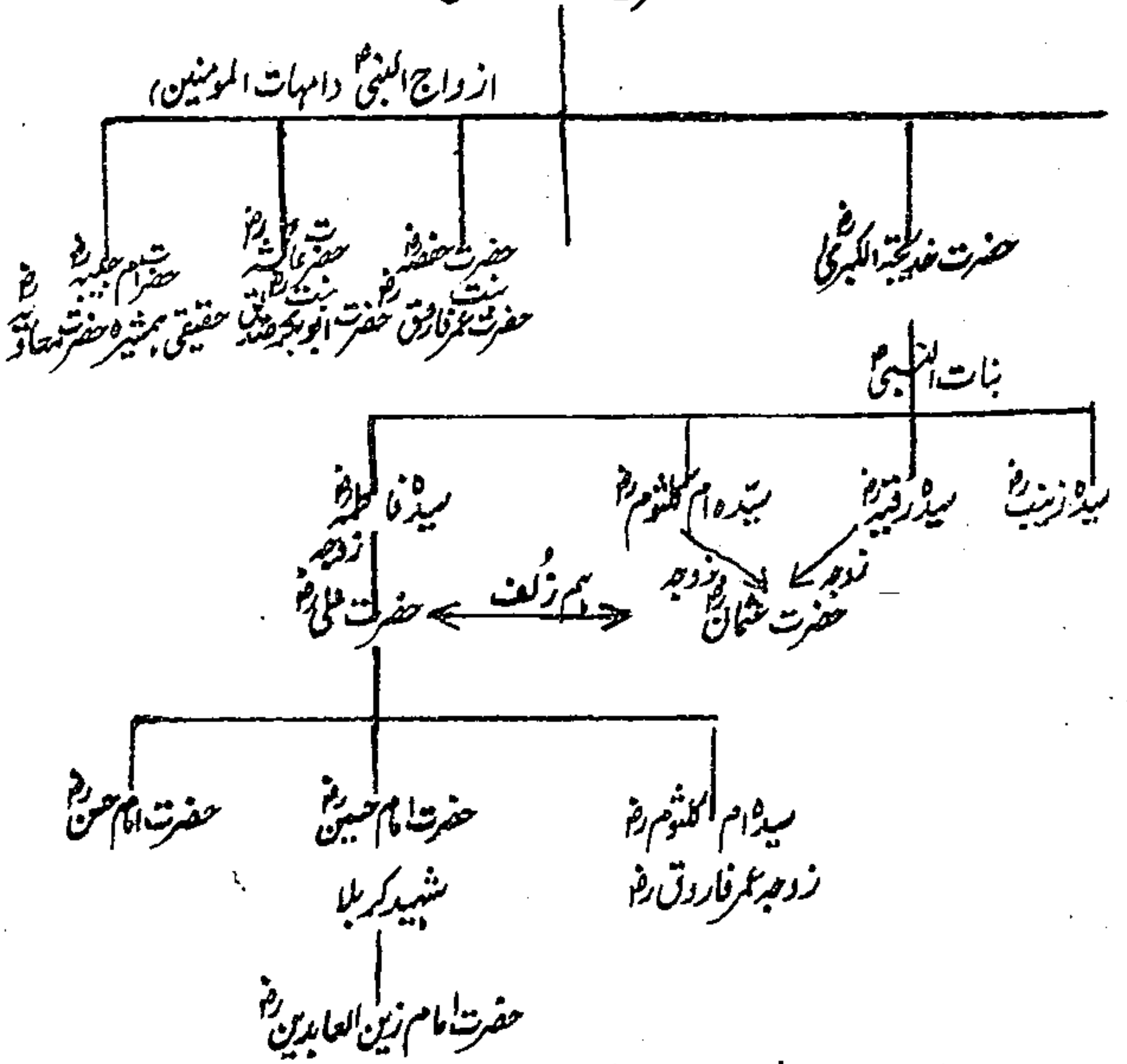
(۴) حضرت رقیہ اور حضرت ام کلثوم دونوں حضرت خدیجہ کے لطن سے ہیں۔ جو یکے بعد

دیگرے حضرت عثمان رضی اللہ عنہما کے عقد میں آئیں۔

(۵) حضرت علی کریم اللہ وجہہ کا خاندان اہل بیت کے شجرہ میں ملاحظہ فرمائیں

# شجرہ اہل بیت نبویؐ

حضرت محمد رسول اللہ ﷺ چچل حضرت خدیجہ کبریٰ



نوٹ :- النبیؐ اولیٰ بالمؤمنین من انفسہم و امر واجد امہاتہم (قرآن حکیم)

اس سے ظاہر ہے کہ صحابہ کرام کی نسبت امہات المؤمنین کو نبی کریمؐ کی محبت کی وجہ سے ہر طرح نصیبت ہے۔

حضرت علیؓ نے وفات پر چار بیویاں اور تقریباً انسی آدمی اولاد میں چھوٹے ان کے لڑکوں میں عباس۔ جعفر۔ عبد اللہ اور عثمان اور ابوبکر میدان کربلا میں حضرت امام حسینؓ کے ساتھ شہید ہوئے ان میں حضرت عباس کی اولاد باقی ہے نیز امام زین العابدینؓ کی اولاد جاری ہے اور سادات کہلاتی ہے۔



# بَیِّنَاتُ النَّبِيِّ وَأَزْوَاجُهُ

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لَأَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ  
وَنِسَاءُ الْمُؤْمِنِينَ - (پہلے احزاب آیت ۵۹)

مے نبیؐ آپ اپنی بیویوں اور بیٹیوں اور  
دوسرے مسلمانوں کی بیویوں سے فرمادیجئے

صحیفہ آسمانی مومنات کو تین حصوں میں تقسیم کر رہا ہے (۱) نبی کی بیویاں (۲) اہل بیت المومنین  
(۳) نبی کی بیٹیاں (۴) مومنوں کی عورتیں۔

ارشاد ربانی سے یہ بات بالکل واضح اور عیاں ہے کہ ہادی احم صلی اللہ علیہ وسلم کی تین  
سے زیادہ بیٹیاں تھیں۔ چنانچہ محققین کا اس امر پر اتفاق ہے کہ آپ کی چار بیٹیاں تھیں۔ اور یہ  
سب حضرت خدیجہ الکبریٰ کے بطن سے تھیں۔ ان میں دو جگر گوشے یکے بعد دیگرے عثمان کے سینے  
قلب بنا کر نبی مکرم نے ان کو ذوالنورین بنا دیا۔ سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کا نکاح مکہ ہی میں حضرت عثمان  
سے ہوا تھا اور اس وقت گھر گھر یہ بات مشہور ہو گئی تھی کہ

أَحْسَنَ زَوْجَيْنِ سَاهَمَا السَّانِ رَقِيَّةً  
تَرَوْجُمَا عُثْمَانَ -  
یعنی سب سے اچھا جوڑا جو دیکھا گیا ہے وہ  
رقیہ و عثمان ہیں۔

اس نکاح پر سعدی ثابنت کرز العبشہ صحابیہ کے یہ اشعار کس خوبی سے ترجمانی کرتے ہیں۔

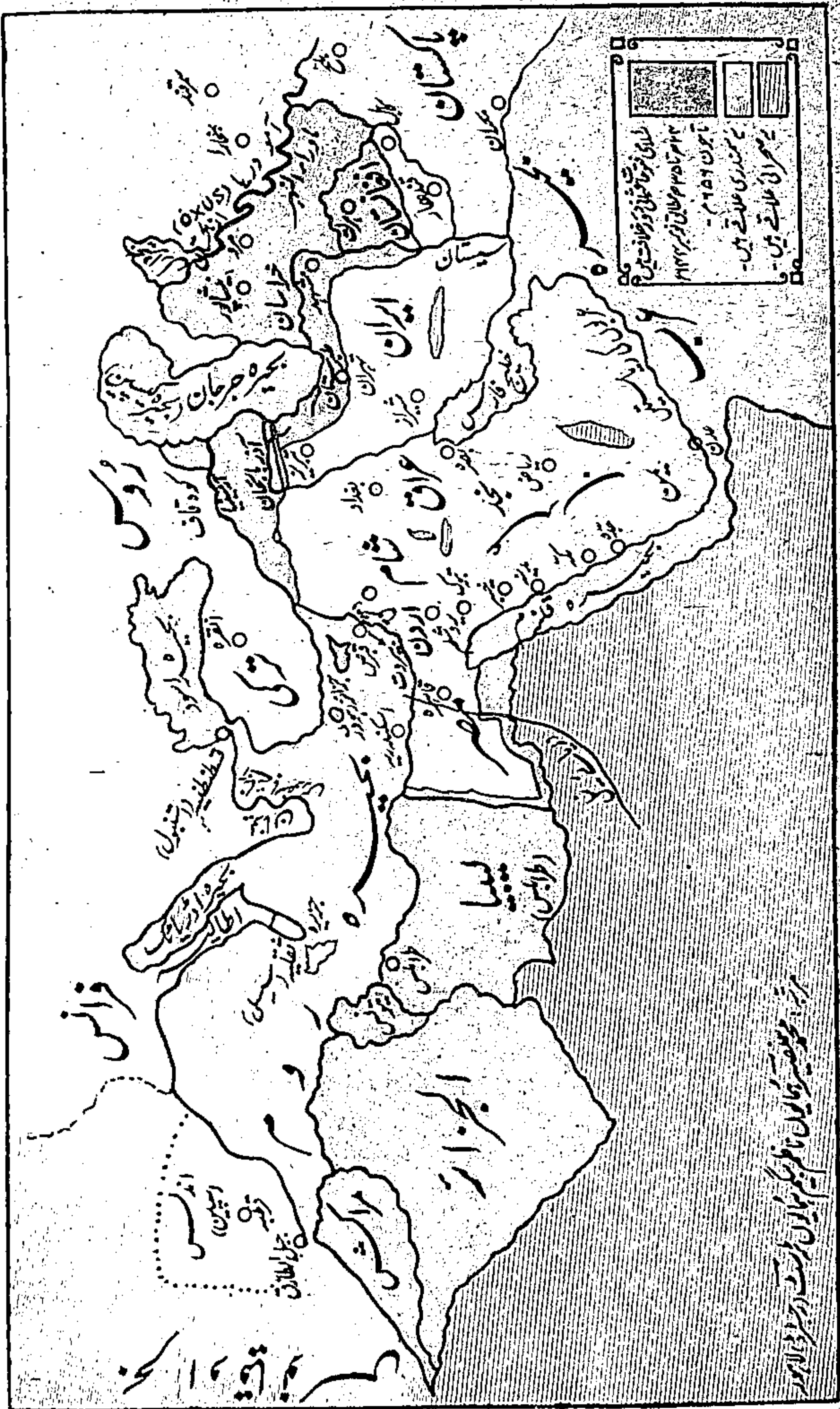
هَدَى اللَّهُ عُثْمَانَ الصَّفِيَّ يَقُولُمْ  
فَأَرْشَدَهُ وَاللَّهُ يَهْدِي الْحَقَّ

پاکیزہ فطرت عثمان کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت کے لئے پکارا وہ بے شک حق کی طرف ہدایت ہی دیتا ہے

فَبَايَعَ بِالنَّارِ السَّيِّدُ مُحَمَّدًا  
وَكَانَ ابْنُ أَرْدَى لَا يَصُدُّ عَنِ الْحَقِّ

چنانچہ عثمان نے اپنی درست رائے کے ساتھ محمدؐ کے ہاتھ میں ہاتھ دیا اور ابن اردی حق سے باز

نہ رہ سکا۔



موجودہ صحرائی ممالک نام کے ممالک ایران پرست اور شہرستانہ



وَأَنْكَحَهُ الْمُبِيعَةَ إِحْدَى بَنَاتِهِ فَكَانَ كِبْدًا مَرِيحِ الشَّمْسِ فِي الْأَفْقِ

رسول نے اپنی لڑکی کو ان کی زوجیت کے لئے منتخب فرمایا گویا افق میں بدر کا لؤلؤ تائب سے جاملے

فَإِنَّكَ أَمِينُ اللَّهِ أُرْسِلَتْ فِي الْخَلْقِ

اے نبی ہاشم کے فرزند۔ تجھ پر میں نبی عجت نثار کرتی ہوں تو واقعی اللہ کا امین ہے مخلوق کی ہدایت

کے لئے بھیجا گیا ہے۔

نوٹ :- جب سیدہ رقیہ کا انتقال ہوا تو انہی دنوں عمر فاروق رضی اللہ عنہ بھی بیوہ ہو گئیں

عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عثمان غنی سے اپنی لڑکی کا ذکر کیا وہ خاموش رہے عمر نے ان کی خاموشی کو محسوس کیا اور

نبی صلعم سے ذکر کیا تو حضور نے فرمایا۔

أَكَا أَدَلُّ عُمَانَ عَلَى مَنْ هُوَ خَيْرٌ لَهَا

عثمان کو حفصہ سے بہتر زوجہ ملے گی

مِنْهَا وَأَدْلُهُا عَلَى مَنْ هُوَ خَيْرٌ لَهَا مِنْ عُمَانَ

اور حفصہ کو عثمان رضی اللہ عنہ سے بہتر شوہر ملے گا۔

اس ارشاد کے بعد حفصہ کو ام المومنین بننے کا شرف ملا۔ اور عثمان رضی اللہ عنہ ذو النورین

بننے کی عزت سے سرفراز ہوئے۔ جب ام کلثوم رضی اللہ عنہا بھی داعی اجل کو لبیک کہا تو حضرت نے فرمایا

اگر میری کوئی اور بیٹی ہوتی تو وہ بھی عثمان کو دیتا۔

عَنْ عِصْمَةَ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا

حضرت عیصمہ بن مالک کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ

مَا نَسَبْتُ بَعَثَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

صلعم کی بیٹی (کلثوم) جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے عقید میں

تَحَتَّ عُثْمَانَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

تھیں وفات پا گئیں تو رسول اللہ صلعم نے فرمایا

بِسَلْمٍ نَزَّ وَجِوَا عُمَانَ لَوْ كَانَ بِي ثَالِثَةً

کہ عثمان رضی اللہ عنہ کی شادی کا بندوبست کرو اگر میری تیسری

كَوَجِّتَهُ مَا نَرَوَجِّتُهُ إِلَّا بِأَوْحِي

مِنَ اللَّهِ

(طبرانی)

یہی ہوتی تو میں عثمانؓ کے عقید میں سے دیتا اور

داس سے پہلے بھی، جو لڑکیاں، میں نے عثمان کے

عقد میں دیں وہ وحی الہی کے مطابق دیں۔

## واما در رسول بحکم وحی الہی

حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلعم کو عثمانؓ سے

فرماتے سنا اگر میری چالیس لڑکیاں ہوتیں تو میں

یکے بعد دیگرے سب کی شادی تیرے ساتھ

کر دیتا۔

عَنْ عَلِيٍّ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ نَوَاقِلِي أَمَا كَعَيْنِ ابْنَةِ لَوْدَجَنْكَ

وَاحِدَةً بَعْدَ وَاحِدَةٍ

(مسند ابن عساکر)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ عَمَّا

عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا عُمَانُ هَذَا

أَخِيْرِي أَحَبُّ إِلَيَّ إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَمَرَنِي

أَنْ أُنَازِلَكَ أُمَّ كَلْتُومَ بِبَيْتِ صِدْقٍ

مُرْقِيَةٍ

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ حضورؐ مسجد کے

دروازہ کے قریب حضرت عثمانؓ سے ملے تو فرمایا

اے عثمانؓ یہ میری بہن ہیں۔ انہوں نے مجھے خبر دی

ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم فرمایا ہے کہ میں رقیہؓ

کے حق ہریرام کلتوم کی شادی تجھ سے کر دوں۔

اس حدیث کو ابن ماجہ ترمذی اور حافظ ابو بکر اسماعیل وغیرہ نے حضرت ابو ہریرہؓ

سے روایت کیا ہے۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ قَالَ قَالَ  
 رَسُلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي  
 نَفْسِي بِيَدِهِ كَأَنَّ عِنْدِي مِائَةَ بِنْتٍ  
 تَمُوتُ وَاحِدَةً بَعْدَ وَاحِدَةٍ  
 زَوْجَتُكَ أَحَدَى حَتَّى لَا تَبْقَى مِنْ  
 الْمِائَةِ شَيْءٌ -

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ یہ کہتے ہیں  
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے فرمایا قسم  
 ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری  
 جان ہے اگر میری سو بیٹیاں ہوتیں اور ایک کے بعد  
 ایک مر جاتی تو میں دوسری تیرے نکاح میں دیتا  
 یہاں تک سو میں سے ایک بھی باقی نہ رہ جاتی

مرقاۃ شرح مشکوٰۃ لہ

صحابہ بن ابی صفورہ کہتا ہے کہ میں نے صحابہ کرام سے سوال کیا کہ :-

يَوْمَ قُتِلْتُمْ فِي عُمَانَ أَعْلَانًا فَوْقًا؟ قَالُوا  
 لَا نَهْ كَمْ يَتَزَوَّجُ رَجُلٌ مِنَ الْأُولِيَيْنِ  
 وَالْآخِرِيْنَ امْنَتِي بِنْتِي غَيْرَهُ  
 (رواہ ابن عساکر)

تم عثمان رضی اللہ عنہ کے حق میں یہ کہیں بنا پر کہتے ہو۔ کہ  
 وہ سب سے اولیٰ اور بلندیٰ میں تو صحابہ کرام نے  
 کہا اس لئے کہ اولین و آخرین میں سے کسی نے بھی  
 نبی کی دو بیٹیوں سے شادی نہیں کی۔

الکبریٰ والنهاية جلد ۱ صفحہ ۲۱۲

## بشارت ربانی

اسماں پر دو نکاح | یاد رہے کہ حضور علیہ السلام کا حضرت زینبؓ سے جو نکاح ہوا تھا  
 وہ آسمانوں پر اللہ نے خود کیا جیسا کہ قرآن مجید میں واضح ارشاد ربانی موجود ہے کہ وَعَدَّوْجُنَاكَ الْوَاخِ

لہ نیز، نبراس شرح عقائد نفسی میں بھی مذکور ہے

اور حضرت سیدہ ام کلثوم رضیٰ کا نکاح بھی آسمانوں پر خود خدائے قدوس نے حضرت عثمان رضیٰ سے کیا اور اس کی خبر رسول اللہ کو بذریعہ وحی فرمائی۔ جیسا کہ ابن عساکر نے حضرت ابوہریرہ رضیٰ سے روایت کرتے ہوئے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عثمان رضیٰ کو مسجد کے دروازہ پر ملے اور فرمایا۔ اسے عثمان رضیٰ جبریل علیہ السلام نے مجھے خبر دی ہے کہ

إِنَّ اللَّهَ قَدْ نَزَّ بِكَ أُمَّ عَلْتُوْمٍ بِمِثْلِ  
بَلَا شَيْءٍ لِّلَّهِ تَعَالَىٰ نِيْرَانِكَا حَيْدَرَهَامِ كَلْتُوْمٍ  
صِدَاقٍ رُقِيَّةٍ عَلَىٰ مِثْلِ مَصَاحِبَهَا  
سے کر دیا ہے نیز رقیہؓ کے ہر کے برابر ہر یہ  
اسی سے حسن معاشرت کی مثل حسن معاشرت پر  
(ابن عساکر)

## تقریر علی رضیٰ (ماخوذ از نہج البلاغہ)

حضرت علیؓ نے حضرت عثمان رضیٰ کے اس شرف و عزت کو ایامِ حاضرہ میں  
خطاب کرتے ہوئے یوں ارشاد فرمایا۔

وَاللَّهِ مَا أَدْرِي مَا أَقُولُ لَكَ مَا أَعْرِفُ  
بِخَدَائِي نَهَيْتَنِي جَانَاكَ أَتَىٰ سَعَىٰ كَيْفَ كَيْفٍ  
شَيْئًا بَجَهْلَةٍ وَلَا أَدُلُّكَ عَلَىٰ أَمْرٍ  
كُوْنِي أَيْسَىٰ بَاتٍ نَهَيْتَنِي جَانَا حَيْسَ كَيْفَ كَيْفٍ  
لَا تَعْرِفُهُ إِنَّكَ لَتَعْلَمُ مَا نَعْلَمُ مَا  
مِيْن كُوْنِي أَيْسَىٰ أَمْرٍ نَهَيْتَنِي جَانَا حَيْسَ كَيْفَ كَيْفٍ  
سَبَقْتَنِي إِلَىٰ شَيْءٍ فَتَعْبُرُكَ عِنْدَهُ وَلَا  
نَهَيْتَنِي جَانَا حَيْسَ كَيْفَ كَيْفٍ  
نَحْلُوْنَا بَيْنِي فَنَبْلَعُكَ هُوَ وَقَدْ رَأَيْتَ  
آپ پر کسی شے میں سبقت نہیں جس کی خبر آپ

نوٹ: حضرت عثمانؓ کو مصر کے نوسلم قبائل نے شہید کیا تھا۔ اس قوم باغی نے حضرت علیؓ کو مجبور کیا کہ وہ باغیوں کے مطالبات حضرت عثمانؓ کو پہنچائیں اس وقت حضرت علیؓ تقریر فرمائی یہ تقریر فرمائی

کَمَا رَأَيْنَا وَسَمِعْنَا كَمَا سَمِعْنَا  
 وَصَحِبْتِ رَسُولَ اللَّهِ كَمَا صَحَبْنَا  
 وَمَا بَيْنَ أَبِي تَحْفَافَةَ وَكَأَبْنِ  
 الْخَطَّابِ أَوْلَى بِعَمَلِ الْحَقِّ مِنْكَ  
 فَأَنْتِ أَقْرَبُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَيْبَةَ رَحِمَ  
 مِنْهُمَا وَقَدْ نَلْتِ مِنْ صِهْرِهِ  
 مَا كُنْتِ يَتَاكَ

ترجمہ البلاغہ صفحہ ۱۲۵ چاپ دارالسلطنت تبریز ۱۳۱۴ھ

ترجمہ البلاغہ مطبوعہ مصر جلد ۲ صفحہ ۵۸ پر محشی اس مقام پر یہ حاشیہ لکھا ہے۔

حضرت عثمانؓ کو حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ  
 پر ایسے تعذیبات حاصل ہے کہ آپ نے رسول  
 کریمؐ کی دو صاحبزادیوں سیدہ رقیہؓ اور سیدہ زینبؓ  
 سے شادی کی۔ جب پہلی سیدہ رقیہؓ فوت ہو  
 گئیں تو نبی کریمؐ نے دوسری سے ان کی شادی  
 فرمادی۔ اس لئے حضرت عثمانؓ کو ذوالنورین کہتے

۔ بحوالہ مذکورہ بالا

ہیں۔

(نوٹ) حضرت عثمانؓ کی نانی صاحبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چھوٹی چھیلی تھیں۔



## امام جعفر صادق کا قول

اب ذرا حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کی شہادت بھی ملاحظہ فرمائیں جو اس بات کا بین ثبوت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی کا نکاح حضرت عثمان سے کیا تھا۔

عباش روایت کر رہے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق سے لوگوں نے پوچھا کہ کیا حضور نے اپنی صاحبزادی حضرت عثمان سے نکاح میں دیدی تھی۔ حضرت جعفر صادق نے فرمایا۔

فرمایا۔ ہاں دی تھی۔

(حیات القلوب جلد دوم صفحہ ۵۶۳)

اے ہجرت حبشہ کے متعلق مصنف کتاب لکھتا ہے کہ

پس یازدہ مرد و چہار زن خفیہ ازاہل مکہ گریختند و بجانب حبشہ رواں شدند و از جملہ آنها عثمان بود و رقیہ دختر حضرت رسول کہ زن او بود ترجمہ اگیارہ مرد اور چار عورتیں اہل مکہ سے بھاگ کر حبشہ کو روانہ ہوئے ان میں حضرت عثمان بھی تھے اور رقیہ دختر رسول صلی اللہ علیہ وسلم بھی جو کہ عثمان کی منکوحہ تھیں۔

(حیات القلوب)

مختصر حالات

سیدنا حضرت عثمان غنی رضی

۲۲

## مختصر حالات پیدائش عثمان رضی اللہ عنہ

نام عثمان۔ لقب ذوالنورین ہے۔ سلسلہ نسب پانچویں پشت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملتا ہے جیسا کہ شجرہ سے ظاہر ہے۔ آپ کی والدہ ارویٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چھوٹی ام حکیمہ بیضا بنت عبدالمطلب کی صاحبزادی ہیں۔ یہ ام حکیمہ بیضا ورویٰ ہیں جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے والد حضرت عبد اللہ کے ساتھ توام (جوڑے) پیدا ہوئی تھیں۔ باپ اور ماں دونوں کی طرف سے بہت قریب کی قرابت رسول اللہ ص سے رکھتے ہیں۔

واقعہ قبل کے تقریباً چھ سال بعد ۵۷ھ میں پیدا ہوئے اور عمر میں حضرت نبی کریم ص سے چھ سال چھوٹے تھے۔ مکہ ہی میں پرورش پائی۔ اگرچہ وہ دور زمانہ جاہلیت کے لحاظ سے شراب و جوا اور دیگر فواحش و رذائل کا زمانہ تھا۔ مگر آپ ان تمام خرابیوں اور برائیوں سے بالکل پاک صاف اور سبرا اور منسزہ تھے جہاں ہوئے تو پیشہ تجارت اختیار کیا جو کہ قریش کا خانہ دانی پیشہ تھا۔ دیکھتے ہی دیکھتے اپنی دیانت و امانت کی وجہ سے انتہائی کامیاب تاجر بن گئے۔ غلہ کا کاروبار تھا۔ قدر درمیانہ، رنگ سفید بہ زردی مائل تھا۔ سینہ کشادہ تھا۔ دائرہ بھی گھنی تھی۔ سر میں بال کانوں کی لوتاک تھے۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ انتہائی حسین و جمیل تھے۔ قریش میں اپنی ذاتی خوبیوں اور بشارت

ادھان حسد کی وجہ سے مقبول ترین اور محبوب ترین آدمی تھے۔

حضرت عثمانؓ اپنی ساری قوم میں اس قدر پرولعزیز تھے کہ یہ مثل مشہور ہو گئی تھی۔ اُحِبُّكَ وَاللَّحُحُّلِينَ حُبَّ قُرَيْشٍ عُمَانَ یعنی جب کوئی کسی سے اپنی محبت کا اظہار کرتا تو کہتا "میں خدا کی قسم تم سے ایسی محبت رکھتا ہوں جیسی محبت قریش کو عثمانؓ کے ساتھ ہے۔"

آپؓ قبیلہ قریش میں بہت بڑے نسب دان تھے۔ قریش کی اچھائیوں اور بڑائیوں اور دیگر مخصوص حالات کی تاریخ پر گہری نظر رکھتے تھے۔ آپؓ کا علم، تجربہ اور دیگر بہت سی خصوصیات کی وجہ قریش سے بڑے بڑے صاحب ثروت لوگ بھی آپؓ کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے۔

قبول اسلام: حضرت عثمانؓ تقریباً ۳۲ برس کے تھے کہ اسلام کا ظہور ہوا اور اپنے گہرے دوست حضرت ابوبکر صدیقؓ رضی اللہ عنہ کی تحریک تبلیغ سے مسلمان ہوئے یہ بھی عجیب اتفاق ہے کہ آپؓ دعوت صدیقیؓ پر جب نبی کریمؐ کے پاس جانے کو تیار بیٹھے تھے تو اس وقت ہادی اعظم اتفاقاً خود ہی حضرت صدیقؓ کے گھر تشریف لے آئے اور عثمانؓ سے فرمانے لگے۔

"عثمانؓ میں تمہارے سامنے جنت پیش کرتا ہوں۔ چاہو تو اسے قبول کر لو میں یقیناً خدا کا رسول ہوں اور تم لوگوں کی ہدایت کے لئے مبعوث ہوا ہوں۔"

حضرت عثمانؓ تو پہلے ہی تیار تھے فوراً نبیؐ کی دعوت پر لبیک کہا اور مسلمان ہو گئے۔

جب آپؓ مسلمان ہوئے تو ان کے چچا حکم بن ابی العاص نے اپنے جوان بھتیجے کو رسید

میں باندھ کر لکڑیوں سے خوب مارا پیٹا۔ مگر آپ نے صاف صاف کہہ دیا کہ تم اگر مجھے  
جان سے بھی مار ڈالو تو میں اب محمدؐ کو نہیں چھوڑ سکتا۔  
سیدہ رقیہ بنت رسول اللہؐ سے نکاح | اسلام لانے کے تھوڑے عرصہ بعد ہی حضرت  
نبی کریمؐ نے ان کی پرہیزگاری، تقویٰ اور پاکیزہ عادات کو دیکھ کر اپنی پیاری بیٹی سیدہ رقیہؓ کی  
شادی آپ سے کر دی۔

ہجرت | سب سے پہلے اللہ کی راہ میں آپ نے اپنی بیوی رقیہ بنت رسولؐ کے ساتھ حبشہ  
کی طرف ہجرت کی۔ اور آپ کی دوسری ہجرت مدینہ کی طرف تھی۔  
سیدہ ام کلثوم بنت رسولؐ سے نکاح | جب سیدہ رقیہؓ وفات پا گئیں تو رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وحی الہی سے اپنی بیٹی سیدہ ام کلثومؓ کا نکاح آپ سے  
کر دیا۔ اس لئے آپ کا لقب ذوالنورین ہو گیا۔

مالی خدمات | حضرت عثمانؓ نہایت فیاض تھے۔ بھاد بالمال میں پیش پیش رہتے تھے  
جس وقت بھی اسلام اور مسلمانوں کو مال کی ضرورت پڑتی۔ حضرت عثمانؓ مال و دولت خرچ کرنے  
میں کبھی بھی دریغ نہ کرتے۔ ان مالی خدمات پر رسول اللہؐ نے کئی بار ان کو جنت کی بشارت  
دی۔ مدینہ میں بیرونہ (کنواں) کا نصف بارہ ہزار درہم میں پھر باقی نصف اٹھارہ ہزار  
درہم میں لے کر مسلمانوں کے لئے آب شرب کا چاہ وقت کیا۔ غزوہ تبوک میں ایک ہزار اونٹ  
اور ستر گھوڑے مع ساز و سامان دیئے تھے۔ نقد چھ ہزار اشرفیاں، اس کے علاوہ تھا

جب مسجد نبویؐ کی توسیع کا معاملہ پیش آیا تو حضورؐ نے فرمایا کہ جو شخص اس زمین کو خرید کر میری مسجد میں شامل کر دے اس کو جنت ملے گی۔ حضرت عثمانؓ نے بیس یا پچیس ہزار روپیہ میں وہ زمین خرید کر مسجد نبویؐ میں شامل کر دی۔

جو دو سخاوت | سخاوت تو گویا آپؐ کی گھٹی میں پرعی ہوئی تھی صرف ایک واقعہ بطور مثال لکھنے پر اکتفا کرتا ہوں۔

حضرت طلحہؓ آپؐ کے پچاس ہزار دینار کے مقروض تھے ایک روز حضرت عثمانؓ مسجد میں تشریف لائے تو طلحہؓ نے کہا۔ آپؐ کا قرض ادا کرنے کے لئے میرے پاس مال فراہم ہو گیا ہے وصول کر لیجئے حضرت عثمانؓ نے فرمایا اسے ابو جحاشؓ یہ مال آپ اپنے پاس ہی رکھیں۔ میں تو آپ کی شرافت و حرمت کی وجہ سے آپ کی امداد کرنا چاہتا ہوں۔“

علاوہ ازیں اور بہت سے لوگوں کے قرضے معاف کر دیئے۔

صدقات و خیرات | صدقہ دینے اور خیرات کرنے میں آپؐ تیر اندھی کی مانند تھے ہر جمعہ کو ایک غلام آزاد کرتے اور اپنی شہادت سے قبل اپنے تمام غلام آزاد کر دیئے تھے۔ آپؐ کی سخاوت و خیرات کے بے شمار واقعات منقول ہیں صرف ایک واقعہ ملاحظہ فرمائیں۔

ایک دفعہ حضرت صدیقؓ کے زمانہ میں سخت قحط پڑا۔ لوگ بہت پریشان تھے ایک روز صدیقؓ نے فرمایا۔ آج شام تک اللہ تعالیٰ تمہاری پریشانی دور کر دے گا۔ چنانچہ حضرت عثمانؓ کے ایک ہزار غلہ کے اونٹ آئے۔ مدینہ کے تاجر حضرت عثمانؓ کے پاس خریداری کے لئے پہنچے۔ آپؐ نے پوچھا کہ تم لوگ شام کی خرید پر کس قدر منافع دو گے۔ تاجر لو

نے کہا۔ جو مال آپ نے دس روپے میں خریدا ہے اس کی قیمت ہم پندرہ روپے دیں گے حضرت عثمانؓ نے فرمایا۔ مجھے اس سے بھی زیادہ مل رہا ہے۔ تاجروں نے کہا وہ زیادہ دینے والا کون ہے۔ مدینہ کے تاجر تو ہمیں لوگ ہیں۔ عثمانؓ نے فرمایا مجھے ایک روپیہ مال کے بدلہ دس روپیہ قیمت مل رہی ہے کیا تم اس سے زیادہ دے سکتے ہو تاجروں نے انکار کر دیا تو حضرت عثمانؓ نے فرمایا کہ میں تم لوگوں کو گواہ کرتا ہوں۔

کہ میں نے یہ سب غلہ اللہ کی راہ میں فقراء کے واسطے کو دے دیا۔  
کاتب وحی ایک مدت تک کتابت وحی کی خدمت ان کے سپرد رہی اور یہ وہ خدمت تھی جس کے انجام دینے والوں کی تعریف قرآن شریف میں آئی ہے کتابت وحی کے علاوہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نجی خطوط بھی لکھنے کا کام آپ کے متعلق تھا وہ قرآن حکیم کے حافظ تھے گہری قرابت اور تعلق کی بنا پر احادیث کا پیش بہا ذخیرہ ان کے ذہن میں تھا۔ لیکن ان کے بیان کرنے وقت سخت احتیاط سے کام لیتے تھے۔

غزوات میں شرکت اجنبی ہجرت کے بعد غزوات کا سلسلہ شروع ہوا تو بدر سے لیکر تبوک تک تمام غزوات میں شریک رہے۔ غزوہ بدر جب پیش آیا۔ تو حضرت رقیہ بنت نبی اکرم بیمار تھیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اسے عثمانؓ تم رقیہ کی تیمارداری کرو۔ تم کو شرکت بدر کا ثواب ملے گا۔ چنانچہ آپ نہ گئے اور تیمارداری میں مشغول رہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بدریوں میں شمار فرمایا۔ اور بدر کے مالِ غنیمت میں سے ان کو حصہ بھی دیا۔



علم دین | حافظ قرآن ہونے کے علاوہ عبادات اور مناسک حج کے مسائل کے بہت بڑے عالم تھے اس میں ان کا کوئی ثانی نہ تھا۔ عبداللہ بن عمرؓ جیسے فقیہ دین کا نمبر بھی آپ کے بعد دوسرا تھا۔ ان کے خطبات اور خلافتی فرمانوں سے اسلام کی نورانی شعاعیں پھیلتی ہیں اپنے علاقائی حاکموں کو وہ پاکیزہ رہنے اور لوگوں کو ایسی تلقین کرنے کی ہدایت کرتے رہتے تھے۔

زہد و عبادت | تمام اعمال صالحہ میں آپ کو منجانب اللہ عظیم الشان توفیق عطا ہوئی تھی نماز تہجد کی یہ حالت تھی کہ رات کو بہت مختصری دیر سوتے تھے اور قریب قریب پوری رات نماز میں صرف ہوتی تھی۔ نماز تہجد میں اکثر... ختم قرآن کا معمول تھا۔ کئی نوکر چاکر سوئے ہوتے آپ تہجد کے لئے وضو کا انتظام خود کرتے ان میں سے کسی کو نہ اٹھاتے۔ آپ عموماً روزے سے رہا کرتے تھے۔ اتفاق سے... جس روز شہید ہوئے اس روز بھی روزہ سے تھے آپ اپنے زمانہ خلافت میں ہر سال حج کرتے مگر آخری سال عرصہ سونے کی وجہ سے نہ جاسکے۔

جامع القرآن | قرآن کریم کی قرأت میں مختلف قبائل کے لہجہ زبان کی وجہ بہت سا اختلاف پیدا ہو گیا تھا۔ یہاں تک کہ ایک قبیلہ دوسرے قبیلہ کی قرأت کو غلط سمجھنے لگا تھا۔ حضرت عثمانؓ نے اپنے زمانہ خلافت میں تمام قرأتوں کو یکسر ختم کر کے صرف ایک قرأت میں جس میں کہ قرآن مجید نازل ہوا تھا، مصحف صدیقی رضی اللہ عنہ کے مطابق قرآن کی سات نقلیں کرا کر اپنے سات گورنروں کو بھیج دیں اور آج تمام دنیا میں مصحف عثمانیؓ کے مطابق ہی قرآن کی قرأت

طباعت اور اشاعت ہو رہی ہے

بشارتِ جنت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی اسلامی خدمات پر کئی بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو جنت کی بشارت دی۔ چنانچہ آپ ان دس بزرگ و محترم ہستیوں میں شامل ہیں جن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا ہی میں جنت کی بشارت دی۔ وہ عشرہ مبشرہ کے نام سے مشہور ہیں۔

عشرہ مبشرہ | اور وہ یہ ہیں (۱) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ (۲) حضرت عمر رضی اللہ عنہ (۳) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ (۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ (۵) حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ (۶) حضرت زبیر رضی اللہ عنہ (۷) حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ (۸) حضرت سعید بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ (۹) حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ (۱۰) حضرت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ۔  
نیز حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خلافت کے لئے جن چھ حضرات کا نام منتخب فرمایا تھا وہ بھی عشرہ مبشرہ میں ہی سے تھے اور وہ یہ ہیں۔

(۱) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ (۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ (۳) حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ (۴) حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ (۵) حضرت سعید بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ (۶) حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ

## اوصافِ حمیدہ

عام طور پر دولت مند آدمی متکبر و مغرور ذہنیت کا ہوتا ہے مگر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بلند پایہ مالدار ہونے کے باوجود بھی انتہائی منکسر المزاج نہایت متواضع انسان تھے دشمنوں سے بھی ہمیشہ خندہ پیشانی اور خوش اخلاقی سے پیش آتے۔ اگر کوئی مسخنی و گستاخی

بگت کرتا تو آپ نرمی اور بردباری اور ملائمت سے گفتگو کرتے اپنی ذات کے لئے انتقام اور بدلہ لینے کا خیال تک بھی ان کے دل میں کبھی پیدا نہ ہوا۔ چنانچہ فسادات کے زمانہ میں کئی صحابہؓ نے آپ کو کہا کہ اب نرمی اور درگزر کا وقت نہیں ہے مگر اس قدر علیم الطبع واقع ہوئے کہ آپ نے اپنی نرمی کی عادت کو نہ بدلا اور اہل مدینہ کو تلوار نیا م سے نکلنے کا حکم نہ دیا کیونکہ آپ مسلمانوں کے قتل کرنے میں بہت سخت احتیاط فرماتے تھے اس لئے آپ قتل ہونے اور سخت مصیبتیں جھیلنے پر تو صبر عظیم رکھا مگر دیار نبیؐ میں مسلمانوں کے غلا تلوار چلانے کو پسند نہ فرمایا۔

آپ نے اپنے ذاتی اخراجات کے لئے بیت المال سے کبھی ایک پیسہ تک نہیں لیا۔ جو کچھ خیرات کرتے اپنے ذاتی مال سے کرتے اور صلہ رحمی کے طور پر اپنے رشتہ داروں پر بھی جو نذر کشمیر خرچ کیا وہ سب کا سب اپنے ذاتی مال سے کیا تھا۔ جیسا کہ ان کے اپنے اقوال سے اسی کتاب میں دوسری جگہ بیان کیا جائے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے سخت پیرو تھے ہر موقع پر یہی فرماتے کہ میں نے رسول اللہ کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے شرم و حیا ان میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ نجی محفلوں میں اور جہاں کہیں موقع ملتا وہ ہمہ تن تبلیغ اسلام میں مصروف رہتے۔

خلافت و شہادت آپ شنبہ ۱۲ محرم ۶۳ھ کو خلیفہ اور امیر المؤمنین ہوئے اور ما  
ذی الحج جمعہ کے روز ۶۳ھ کو اپنے ہی گھر میں دارالہجرت ماریہ طیبہ کے اندر بھوکے پیاسے

سبائی مفسدین کے ہاتھوں چالیس دن کے محاصرہ کے بعد شہید ہو گئے اس وقت تقریباً ۸۲  
یا اس سے کچھ زیادہ سال کی عمر تھی۔ جب ان کی شہادت کی خبر علی مرتضیٰ کو مسجد نبویؐ میں پہنچی  
تو انہوں نے فرمایا۔ **يَا لَكُمْ آخِذُوا الدِّهْرَ** اب تم پر ہمیشہ تباہی رہے گی۔ علی مرتضیٰ ہی کا  
ارشاد ہے۔ **مَنْ تَبِعَنِي مِنْ دِينِ عُمَانَ فَقَدْ تَبِعَ مِنَ الْإِيمَانِ** جو کوئی عثمانؓ کے  
کے دین سے پیروی کرے وہ ایمان ہی سے پیروی کرے۔

حضرت عبداللہ بن سلام جن کو قرآن مجید میں عالمِ علمِ کتاب تسلیم کیا گیا ہے فرقہ  
باغیہ سے فرما دیا تھا کہ اگر تم نے عثمانؓ کو شہید کیا تو پھر ہمیشہ کے لئے اسلام میں  
تلوار چلتی رہے گی۔ اس وقت اس ارشاد کی وقعت نہ کی گئی لیکن بعد میں جتنے بھی ہولناک  
واقعات اسلام میں ہوئے۔ وہ اس گناہِ عظیم کی نشانت ہیں کہ خلافتِ عظمیٰ حرمِ نبویؐ اور  
شہرِ احرام کی حرمت کو برباد کیا گیا اور اس لئے آئندہ کسی بڑی سے بڑی شہی کی حرمت  
وغیرت بھی بجاوت کرنے والوں کی نظر میں قائم نہ رہی۔ **إِنَّا لِلَّهِ وَأَنَا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ**۔  
امیر المؤمنین عثمانؓ شہید کا قاتل شقی رومان ہے جو اسی قبیلہ مراد کا ہے جس قبیلہ سے  
ابن ملجم شقی قاتل امیر المؤمنین علی مرتضیٰؓ تھا۔ جب عثمانؓ شہید پر حملہ کیا گیا تو اس وقت  
وہ تلاوتِ قرآن مجید میں مصروف تھے اور اسی طرح مصروف رہے ان کے نیزہ لگایا  
گیا خون جو جسم سے نکلا وہ قرآن مجید کی اس آیت پر پڑا۔

**هَسْبُكَ اللَّهُ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ** (البقرہ آیت نمبر ۱۳۷)  
پس عتقرب ان کے مقابلہ میں تیرے لئے  
اللہ کافی ہے اور وہی سننے والا جاننے والا ہے

اے صدر الیوم دورہ تاشقند میں اس خون آلودہ قرآن مجید کا عکس لکھ لیا گیا ہے

کامیاب خلیفہ بہ لحاظ خلافت حضرت عثمان ؓ سے ہی کامیاب خلیفہ تھے۔ بہت سے

رفاہ عامہ کے کاموں اور اسلامی فتوحات اور ترقی دائرہ اسلام کا ان کے عہد میں بہت ہی اضافہ ہوا۔ مثلاً سڑکیں، مسافر خانے، عمارتیں اور سرزمین بنوائیں۔ خیبر کی جانب مدینہ سے باہر سیلاب کی روک تھام کے لئے ایک بندر بھی بنوایا جو اب تک قائم ہے۔

عثمانی رزم فتوحات ایک نظر میں | آذربائیجان، اسکندریہ، آرمینیا اور سے کی بغاوتوں کو فرد کر کے دوبارہ اسلامی سلطنت میں شامل کیا۔

۵۔ مغرب میں بڑا عظیم افریقہ کے ممالک

مراکش - الجزائر - طرابلس وغیرہ

۶۔ بڑا عظیم یورپ کے ممالک = اٹلی، اطالیہ، طرطوس، اندلس، حصن المرآة - بلاد

روم کی فتح وغیرہ

۷۔ مشرق میں بڑا عظیم ایشیا کے ممالک :-

جزیران، خراسان، طبرستان، ایران - ماورالنہر، افغانستان، ایشیائے کوچک وغیرہ

۸۔ بحری فتوحات :- قبرص، کریٹ، مالٹا وغیرہ یہ جزائر بحر روم کی فتح ہے۔

سب سے پہلے اسلامی سلطنت میں انہوں نے بحری بیڑہ بنایا جس سے عظیم الشان بحری فتوحات ہوئیں۔

نسل عثمانی | پاک و ہند میں حضرت عثمان ؓ کی نسل ہر جگہ پائی جاتی ہے۔ اور دیگر اسلامی ممالک میں بھی۔

۱۔ فتوحات عثمانی رزم کا نقشہ بڑے اہتمام سے تیار کر کے شامل کتاب کیا گیا ہے

حضرت شیخ الہمت امیر مالٹا مولانا محمود الحسن حضرت عثمانؓ ہی کی نسل میں

سے ہیں۔

بیعت رضوان کے موقع پر ۱۴۰۰ (چودہ سو) صحابیوں میں آپ کی شخصیت  
غیر معمولی ممتاز نظر آتی ہے۔ اس موضوع پر اس کتاب میں الگ باب باندھا گیا ہے۔

---

حضرت عثمانؓ کی فضیلت

از روئے

پہ حکیم اور حدیث

اکابر امت

۲۵



# جنت کی نشانت

حضرت عثمانؓ ان بزرگوں میں سے ہیں جو پہلے ہی دور میں حضرت ابو بکرؓ کی تبلیغ کرنے پر مسلمان ہوئے اور اپنے قبیلہ بنو اُمیہ میں پہل انہوں نے ہی کی۔ مسلمان ہو کر اپنے چچا حکم بن ابی العاص سے سخت اذیت برداشت کی۔ یہ چچا ان کو اسلام لانے پر رستیوں سے باز رکھ کر لکڑیوں سے مارا کرتا تھا لیکن ان کے ایمان میں ذرا فرق نہ آیا از روئے قرآن حکیم ان کا مرتبہ السَّابِقُونَ الْأَوَّلُونَ میں شمار ہوتا ہے۔

حضرت عثمانؓ اسلام میں پہلے شخص ہیں جنہوں نے اپنا سب مال و تمام اسلام کے حوالہ کیا اور سب جائیداد و عزیز واقربا کو چھوڑ کر نبی کریمؐ کے حکم سے حبشہ کو ہجرت کر کے وطن سے سینکڑوں میل دور چلے گئے یہ پہلی ہجرت ہے جس میں گیارہ مرد اور چار عورتیں تھیں اور اس قافلہ میں حضرت عثمانؓ اپنی بیوی حضرت رقیہؓ بنت رسول اللہؐ کے ساتھ تھے۔

## ہجرت عثمانؓ

عثمانؓ ان لوگوں میں سب سے پہلے ہیں۔  
 جنہوں نے لوط (علیہ السلام) کے بعد اپنی بیوی کے ساتھ اللہ کی طرف ہجرت کی (یعنی اپنی بیوی رقیہ بنت رسول اللہؐ کیساتھ اول ہجرت حضرت عثمانؓ کی)

إِنَّ عُثْمَانَ كَأَوَّلَ مَنْ هَاجَرَ  
 إِلَى اللَّهِ بِأَهْلِهِ كَجَدِّ لُوطٍ  
 (سداۃ الطبوافی)

لہ نبی کریمؐ نے کئی بار آپؐ کو جنت کی نشانت دی مثلاً جنگ تبوک و عسرة الجیش (خزیدہ سرور) اور وسعت مسجد نبویؐ وغیرہ کے مواقع پر۔

اب قرآنی وعدہ ملاحظہ ہو:-

فَالَّذِينَ هُمْ أَجْرًا وَأُخْرًا مِنْ دِيَارِهِمْ  
 وَأُذُنًا فِي سَبِيلِي دَقُّوا أَوْتِلُوا  
 لَا كُفْرَتَ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِهِمْ وَلَا دُخِلْتُمْ  
 جَنَّتِ رَبِّكَ سُورَةُ آلِ عِمْرَانَ آيَةٌ ۱۹۵

پھر وہ لوگ جنہوں نے ہجرت کی اور اپنے گھروں  
 سے نکالے گئے اور میری راہ میں لڑے اور  
 مارے گئے ہیں ان کی برائیاں دور کروں گا اور  
 جنت میں داخل کروں گا۔

آگے چل کر پارہ پک سورہ توبہ میں ارشاد فرمایا:-

وَالسَّابِقُونَ السَّابِقُونَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ  
 وَالْأَنْصَارِ وَالَّذِينَ اتَّبَعُوهُمْ بِإِحْسَانٍ  
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ

اور جن ہجرت کرنے والوں اور انصار نے پیش  
 قدمی کی ہے اور جن لوگوں نے ان کے ساتھ ان  
 کا اتباع کیا ہے ان کو اللہ کی خوشنودی حاصل

ہے اور وہ اللہ سے خوش ہیں اور انکو جنت کا وعدہ ہے  
 (سورہ توبہ آیت ۱۰۰)

حضرت عثمان غنی ان سب گروہوں میں شامل رہے۔ نواب محسن الملک جو ایک  
 شیعہ گھرانے کے فرد تھے ان آیتوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے ”آیات بینات“ میں لکھتے  
 ہیں کہ ایسی صریح اور واضح آیات کی موجودگی میں کس طرح لوگوں کو جرات ہوتی ہے۔  
 کہ ایسے فضیلت مآب بزرگ ہستیوں کے متعلق ہلکے الفاظ استعمال کریں۔

## کامل الحیا والایمان

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ  
 حَضْرَتِ عَائِشَةَ كَهْتَى هِيَ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُضْطَجِعًا  
 فِي بَيْتِهِ كَاثِفًا عَنْ فِخْدِيهِ اَوْسَاقِيهِ  
 فَاسْتَاذَنَ اَبُو بَكْرٍ فَاذِنَ لَهُ وَهُوَ عَلِيٌّ  
 تِلْكَ الْحَالِ فَتَحَدَّثَتْ ثُمَّ اسْتَاذَنَ عُمَرُ  
 فَاذِنَ لَهُ وَهُوَ كَذَلِكَ فَتَحَدَّثَتْ ثُمَّ  
 اسْتَاذَنَ عُمَانُ فَجَلَسَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَوَى ثِيَابَهُ فَلَمَّا  
 خَرَجَ قَالَتْ عَائِشَةُ دَخَلَ اَبُو بَكْرٍ  
 فَلَمْ تَهْتَشْ لَهُ وَكَذَلِكَ تَبَايَهَ ثُمَّ دَخَلَ  
 عُمَرُ فَلَمْ تَهْتَشْ لَهُ وَكَذَلِكَ  
 تَبَايَهَ ثُمَّ دَخَلَ عُمَانُ فَجَلَسَتْ  
 وَسَوَيْتِ ثِيَابَكَ فَقَالَ رَسُولُ  
 اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا  
 اسْتَجَبِي مِنْ رَجُلٍ يَسْتَجِبِي مِنِّي  
 الْمَلَائِكَةُ -

(مسلم)

اپنے گھر میں اپنی رائیں یا پنڈلیاں کھولے  
 بیٹھے تھے کہ حضرت ابو بکرؓ نے حاضری  
 کی اجازت چاہی۔ آپؐ نے ان کو بلا لیا،  
 اور اسی طرح لیٹے رہے۔ پھر حضرت عمرؓ  
 نے اجازت چاہی آپؐ نے ان کو بلا لیا اور  
 وہ اسی طرح لیٹے رہے پھر حضرت عثمانؓ  
 نے اجازت طلب کی۔ آپؐ اٹھ کر بیٹھ گئے  
 اور کپڑوں کو درست کر لیا۔ یعنی رائیں اور  
 پنڈلیاں ڈھک لیں، پھر حبیبؓ یہ لوگ  
 چلے گئے تو حضرت عائشہؓ نے کہا حضرت  
 ابو بکرؓ آئے تو آپؐ نے جنبش نہ کی اور  
 اسی طرح لیٹے رہے حضرت عمرؓ آئے  
 تو آپؐ نے حرکت نہ کی اور پڑے رہے  
 پھر حبیبؓ حضرت عثمانؓ آئے تو آپؐ اٹھ  
 کر بیٹھ گئے اور کپڑوں کو درست کر لیا  
 اس کا کیا سبب ہے، آپؐ نے فرمایا کہ میں  
 اس شخص سے جپانہ کروں جس سے فرشتے  
 جپا کرتے ہیں۔

دَفِي رِقَابِيَّةٍ قَالَ إِنَّ عُمَانَ رَجُلٌ  
حَيٌّ وَأَنَا خَشِيتُ أَنْ  
أَذْنْتُكَ عَلَى تِلْكَ الْحَالَةِ  
أَنْ لَا يَبْلُغَ إِلَيَّ فِي حَاجَةٍ  
(مسند احمد مسلم)

عُمَانٌ أَحْيَى أُمَّتِي وَأَكْرَمُهَا  
رواه ابو نعيم

إِنَّ هَذِهِ الْأُمَّةَ بَعْدَ نَبِيِّهَا  
حَيَاءٌ عُمَانٌ - رواه ابو نعيم

أَصْدَقُ أُمَّتِي حَيَاءٌ عُمَانٌ  
عثمان بن حنیف

عُمَانُ بْنُ عَفَّانٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
الْأَخْبَرَهُ (رواه ابو يعلى)

ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اولاد الحرم مہاجرین میں تشریف رکھتے تھے  
آپ نے فرمایا کہ ہر شخص اپنی کفورت ہمسرا برابر اور ولی کی طرف اٹھ چلے۔  
فَنَهَضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عثمان بن حنیف کی

ایک روایت میں ہے کہ حضور نے فرمایا  
کہ عثمانؓ حیا دار آدمی ہے مجھ کو خیال ہو  
کہ ان کو اس حالت میں بلاؤں تو وہ حیا  
شرم سے کہیں واپس نہ چلے جائیں اور جو  
کچھ ان کو کہنا ہے وہ کہہ نہ سکیں۔  
عثمان رضی میری امت میں سب سے زیادہ  
حیا دار اور سخی ہیں۔

نبی کے بعد سب سے زیادہ اس امت میں  
حضرت عثمانؓ حیا دار ہیں۔

میری امت میں سب سے بڑے صادق و نجیب  
عثمانؓ ہیں۔

### فتوح رسول

عثمان بن عفان دنیا اور آخرت میں میرے  
دوست ہیں۔

إِلَى عَثْمَانَ فَاعْتَنَقَهُ وَقَالَ أَنْتَ وَرَبِّي

طرف تشریف لے گئے ان سے بغلیگر ہوئے

فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ -

اور فرمایا تم دنیا و آخرت میں میرے دوست ہو

حضرت طلحہ بن عبید اللہ کہتے ہیں کہ رسول

عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبِيدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ

اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ ہر نبی کا ایک رفیق

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُلُّ

ہوتا ہے اور میرا رفیق جنت میں عثمانؓ ہے

بِنَبِيِّ رَفِيقٍ وَرَفِيقِي يُعْنِي فِي الْجَنَّةِ

(رواہ ابن ماجہ عن ابی ہریرہؓ)

عُثْمَانُ رِوَاةُ التِّرْمِذِيِّ

ترمذی میں حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ نبی صلعم ایک شخص کے جنازہ پر تشریف

لائے نماز جنازہ نہ پڑھی جب اس کی وجہ پوچھی گئی تو فرمایا۔

إِنَّمَا كَانَ يَبْغُضُ عُثْمَانَ فَابْغَضَهُ

یہ شخص حضرت عثمانؓ سے بغض رکھتا تھا

اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ دَالِبِدَايَةَ وَكَانَتْهَايَةَ

اس لئے اللہ عزوجل بھی اس کو مبغوض رکھتے

ہیں۔

ج ۷ ص ۲۱۱

اس حدیث سے صاف ظاہر ہے کہ جو حضرت عثمانؓ سے کسی قسم کا بھی بغض

رکھتا ہو۔ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسولؐ بھی اس سے بغض رکھتے ہیں۔

حضرت ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا

کہ اول شب سے طلوع فجر تک حضرت عثمانؓ کے لئے ہاتھ اٹھا اٹھا کر دعا کرتے رہے

اور فرماتے تھے۔

اے اللہ میں عثمانؓ سے راضی ہوں تو بھی

اللَّهُمَّ عُثْمَانَ رَضِيْتُ عَنْهُ وَقَارَضِي

عُمَرُ - دالبدایۃ والنہایۃ ج ۲ ص ۲۱۲ عثمان بنی سے راضی رہے۔

## جلسہ العسرة

یعنی جنگ تبوک اور جنت کی بشارت

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ خَبَابٍ قَالَ  
شَهِدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ  
هُوَ يَخُتُّ عَلَيَّ جَيْشِ الْعُسْرَةِ فَقَامَ  
عُثْمَانُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا عَلَيَّ  
مِائَةٌ يَا خَلَّاسِهَا وَأَقْتَابِهَا فِي  
سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ حَضَّ عَلَيَّ الْجَيْشِ  
فَقَامَ عُثْمَانُ فَقَالَ عَلَيَّ مَا تَتَابَعِبُ  
بِأَخْلَاسِهَا وَأَقْتَابِهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ  
ثُمَّ حَضَّ فَقَامَ عُثْمَانُ فَقَالَ عَلَيَّ  
ثَلَاثَةَ بَعْدِي بِأَخْلَاسِهَا  
وَأَقْتَابِهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَأَنَا  
رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَنْزِلُ شَيْئًا الْمُبِيرَ وَهُوَ يَقُولُ

حضرت عبدالرحمن بن خباب کہتے ہیں کہ میں  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جب  
کہ آپ جیش عسرہ کی آمد کے لئے لوگوں کو  
جوش دلا رہے تھے، عثمان بنی آپ کے پر جوش  
الفاظ سن کر کھڑے ہوئے اور عرض کیا یا رسول  
اللہ! سواونٹ مع جھولوں اور کچا دوں کے  
خدا کی راہ میں پیش کروں گا۔ اس کے بعد حضور  
نے سامان لشکر کی طرف لوگوں کو متوجہ کیا۔ اور  
امداد کی رغبت دلائی۔ عثمان بنی پھر کھڑے ہوئے  
اور عرض کیا یا رسول اللہ! سواونٹ مع جملہ  
سامان کے خدا کی راہ میں نذر کروں گا۔ اس کے  
بعد آپ نے لوگوں کو سامان درستی اور فراہمی کی طرف  
پھر متوجہ کیا اور رغبت دلائی۔ اور عثمان بنی نے

۱۰ عسرہ تنگی کو کہتے ہیں جس زمانہ میں آپ نے یہ لشکر تیار کیا تھا وہ سخت تنگی کا زمانہ تھا اس لئے اس لشکر کا نام

جیش العسرہ ہو گیا۔ یہ لشکر جنگ تبوک کے لئے تیار کیا گیا تھا۔

پھر کھڑے ہو کر عرض کیا۔ یا رسول اللہ! میں سواونٹ  
مع عھیلوں اور کجاووں کے اللہ کی راہ میں حاضر  
کر دوں گا۔ پھر میں نے دیکھا کہ رسول اللہ منبر سے  
اترتے جاتے تھے اور فرماتے جاتے تھے اب

مَا عَلَى عُمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ  
هَذِهِ مَا عَلَى عُمَانَ مَا عَمِلَ  
بَعْدَ هَذِهِ

(رواہ الترمذی)

عثمانؓ کو وہ پیر نقصان نہ پہنچائے گی جو اس کے بعد کریں گے اب عثمانؓ کو وہ عمل کوئی نقصان نہ  
پہنچائے گا جو اس کے بعد کریں گے۔

حضرت عبدالرحمن بن سمرہؓ کہتے ہیں کہ عثمانؓ  
عش عشہ کی تیاری کے زمانہ میں ایک ہزار  
دینار اپنے کرتے کی آستین میں بھر کر لائے  
اور ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گود میں ڈال دیا  
میں نے دیکھا کہ حضور ان دیناروں کو اپنی گود  
میں الٹ پلٹ کر دیکھتے جاتے تھے اور فرماتے  
جاتے تھے کہ آج کے بعد عثمانؓ (اگر کوئی برائے عمل

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ  
جَاءَ عُمَانُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
بِأَلْفِ دِينَارٍ فِي كِتْفِهِ حِينَ جَهَّزَ جَيْشَ  
الْعُسَّةِ فَنَثَرَهَا فِي حِجْرِهِ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْلِبُهَا فِي حِجْرِهِ  
وَهُوَ يَقُولُ مَا صَدَّرَ عُمَانُ مَا عَمِلَ  
بَعْدَ الْيَوْمِ مَرَّتَيْنِ - (رواہ احمد)

کرینگے تو وہ ان کو نقصان نہ پہنچائے گا۔ دو مرتبہ آپ نے یہ الفاظ فرمائے۔

## ایک مصری کی شکایات اور ان کا جواب

عَنْ عُمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَهَبٍ  
حضرت عثمان بن عبد اللہ بن مہب کہتے ہیں

اے یعنی ان کی یہ نیکی آئندہ تمام برائیوں کے لئے کفارہ ہوگی۔  
میں عش عشہ والی جنگ ہی وہی جنگ ہے جس میں خود رسول اللہ جمعیت کے ساتھ قیصر روم  
کے مقابلہ میں تشریف لے گئے تھے۔

قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ مِصْرَ  
يُرِيدُ حَجَّ الْبَيْتِ فَرَأَى قَوْمًا جُلُوسًا  
فَقَالَ مَنْ هَؤُلَاءِ الْقَوْمِ قَالُوا  
هَؤُلَاءِ قُرَيْشٌ قَالَ فَمَنِ الشَّيْخِ  
فِيهِمْ قَالُوا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ  
قَالَ يَا ابْنَ عُمَرَ إِنِّي دَأَسْتُكَ عَنْ  
شَيْءٍ فَخَدِّثْنِي هَلْ تَعْلَمُ أَنَّ عُثْمَانَ  
فَرَّ يَوْمَ أُحُدٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ هَلْ  
تَعْلَمُ أَنَّ تَخَيَّبَ عَنْ بَدْرِ وَكَمَّ  
يَشْهَدُهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ هَلْ تَعْلَمُ  
أَنَّ تَخَيَّبَ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ  
فَلَمْ يَشْهَدْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ اللَّهُ  
أَكْبَرُ قَالَ ابْنُ عُمَرَ تَعَالَى ابْنِينَ  
لَكَ أَمَا فَرَّ يَوْمَ أُحُدٍ فَاشْهَدُ  
أَنَّ اللَّهَ عَفَا عَنْهُ وَأَمَّا تَخَيَّبَهُ  
عَنْ بَدْرِ فَإِنَّهُ كَانَتْ تَحْتَهُ  
رُقِيَّةُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

کہ ایک مصری شخص حج کے ارادہ سے آیا  
اس نے ایک جگہ ایک جماعت کو بیٹھے دیکھا  
کہ پوچھا یہ کون لوگ ہیں رگوں نے کہا یہ قریش  
ہیں اس نے پوچھا ان کا شیخ کون ہے لوگوں  
نے کہا عبداللہ بن عمرؓ اس شخص نے عبداللہ بن  
عمرؓ کی طرف متوجہ ہو کر کہا۔ ابن عمرؓ میں تم سے  
کچھ پوچھنا چاہتا ہوں تم اس کا جواب دو۔  
کیا تم کو یہ معلوم ہے کہ عثمانؓ احد کی جنگ میں  
بھاگ گئے تھے یعنی احد کی جنگ میں بھاگ  
کھڑے ہوئے تھے، ابن عمرؓ نے کہا۔ ہاں ایسا ہی  
ہوا تھا۔ پھر اس شخص نے پوچھا عثمانؓ بدر کے  
معرکہ سے غائب تھے اور جنگ بدر میں شریک  
نہ ہوئے تھے۔ ابن عمرؓ نے کہا ہاں وہ معرکہ  
بدر میں موجود نہ تھے پھر اس شخص نے پوچھا تم  
کو معلوم ہے عثمانؓ بیعت رضوان میں بھی شریک  
نہ تھے اور اس موقع پر بھی غائب تھے ابن عمرؓ  
نے کہا ہاں وہ بیعت رضوان میں بھی شامل نہ

لَهُ إِنَّ الَّذِينَ تَرَوْا مِنْكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَبَلَيْنِ ط إِنَّمَا اسْتَدْرَجَهُمُ الشَّيْطَانُ ط بِبَعْضِ مَا كَسَبُوا  
وَلَقَدْ عَفَا اللَّهُ عَنْهُمْ ط إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ (سورہ آل عمران پ ۱)



اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ مَرِيضَةً  
 فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لَكَ أَجْرَ رَمِيْلِ  
 مِئَةِ شَهْدٍ بَدْرًا وَسَهْمَةً  
 وَأَمَّا تَخَيُّبُهُ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ  
 فَلَوْ كَانَ أَحَدٌ أَعْرَبَ بَطْنِ  
 مَكَّةَ مِنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى  
 عَنْهُ لَعَشَّةٌ فَبَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُثْمَانَ رَضِيَ  
 بِبَيْعَةِ الرِّضْوَانِ بَعْدَ مَا ذَهَبَ  
 عُثْمَانُ إِلَى مَكَّةَ فَقَالَ رَسُولُ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيِّدْهُ  
 الْيَمْنَى هَلْدِي يَدُ عُثْمَانَ فَضَرَبَ  
 بِهَا عَلَى بَيْدِهِ وَقَالَ هَلْدِي  
 لِعُثْمَانَ ثُمَّ قَالَ ابْنُ عَسْرَةَ  
 إِذْ هَبَّ بِهَا الْكَلْبُ مَعَكَ  
 (رداء البخاری)

تھے اس شخص نے باپ عمر فارح سے تینوں باتوں کی تصدیق  
 سن کر اللہ اکبر کہا ابن عمر فارح نے اس سے کہا ادھر  
 آئیں تجھ سے حقیقت حال بیان کر دوں۔ اُحد کے  
 دن عثمانؓ کا بھاگ جانا اسکے متعلق یہ کہتا ہوں کہ  
 خداوند تعالیٰ نے اس کے قصور کو معاف فرما دیا  
 اور باد کے دن عثمانؓ کا غائب ہونا اس کا واقعہ یہ  
 ہے کہ حضرت رقیہؓ (رسول اللہ صلعم کی صاحبزادی  
 اور حضرت عثمانؓ کی بیوی) اس زمانہ میں بیمار تھیں  
 رسول اللہ صلعم نے عثمانؓ کو ان کی خبر گیری کے لئے  
 قمیضیں چھوڑ دیا تھا اور فرمایا تھا کہ عثمانؓ کو بدر میں  
 حاضر ہونے والوں میں سے ایک شخص کا ثواب ملے گا  
 اب رہا بیعت رضوان سے عثمانؓ کا غائب ہونا  
 اس کی وجہ یہ ہے کہ اگر مکہ میں عثمانؓ سے زیادہ ہر  
 دلخیز و باغرت کوئی شخص ہوتا تو رسول اللہ صلعم  
 اس کو زبختیت سیر مکہ روانہ فرماتے لیکن چونکہ  
 عثمانؓ سے زیادہ باغرت اور ہر دلخیز تکہ والوں  
 کی نظر میں کوئی شخص نہ تھا اس لئے رسول خدا صلعم

نے انہیں کو مکہ روانہ کیا تاکہ وہ کفار مکہ سے آپ کی جانب سے گفتگو کریں چنانچہ عثمان رضی اللہ عنہ حضور کے حکم سے مکہ چلے گئے اور ان کی عدم موجودگی میں بیعت رضوان کا واقعہ پیش آیا اور بیعت رضوان کے وقت رسول خدا صلعم نے اپنے داہنے ہاتھ کو اٹھا کر کہا یہ عثمان رضی اللہ عنہ کا ہاتھ ہے اور پھر اپنے اس ہاتھ کو دوسرے ہاتھ پر مار کر فرمایا اور یہ عثمان رضی اللہ عنہ کی بیعت ہے اس کے بعد ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا تو میرے اس بیان کو لے جا۔ جو ابھی میں نے تیرے سامنے دیا ہے یہ بیان تیرے سوالات کا مکمل اور شافی جواب ہے۔

### سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد

حَضْرَتُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ  
 أَبِي سَيِّدٍ عُمَرَ الْقَارِئِ وَ شَمِّهِ  
 عُمَانَ ذُو النُّورَيْنِ شَمِّهِ أَنَا -  
 حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان اُمت میں ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد عمر فاروق سے سب سے افضل ہیں پھر عثمان رضی اللہ عنہ ذوالنورین پھر میں

براس ۴۹۲ ایک روایت میں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

كَانَ عُمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ خَيْرَنَا  
 حضرت عثمان رضی اللہ عنہم سب سے افضل تھے۔

## حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا پر اُمت کی نظر میں

### ارشادات نبوی

(۱) رَفِيقِي نُبُوَّتِي فِي الْجَنَّةِ  
 جنت میں رسول اللہ کے رفیق سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ ہیں  
 (۲) وَلِيَّ النَّبِيِّ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ  
 نبی کے دنیا و آخرت میں دوست عثمان رضی اللہ عنہ ہی ہیں

وَأَشْبَهُ الرَّسُولَ خَلْقًا

شکل و صورت کے لحاظ سے رسول اللہ کے بہت

ہی مشابہ سیدنا عثمانؓ ہی ہیں۔

(۴) أَحَدُ الْعَشْرَةِ الْمَشْهُودِ لَهُمْ

وہ دس صحابہؓ جن کو دنیا ہی میں جنت کی بشارت

يَالْجَنَّةِ -

دی گئی ان میں سے ایک سیدنا عثمانؓ بھی ہیں

(۵) أَصْدَأُ تَهُمْ حَيَاءً -

امت محمدیہ میں سب سے بڑے صادق و احیا عثمانؓ

ہی ہیں۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا -

امت میں سب سے زیادہ صلہ رحمی کرنے والے اور

(۶) أَوْصَلَهُمْ لِلرَّحْمِ وَأَتَّقَاهُمْ

خدا کے خوف سے سب سے زیادہ ڈرنے والے سیدنا

لِزَيْتٍ -

عثمانؓ ہیں۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ

جب رسول کریمؐ فوت ہوئے تو وہ سیدنا

(۷) مَاتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

عثمانؓ سے راضی تھے۔

وَسَلَّمَ دَهُوَ عَنهُ رَاضٍ

ارشادات حضرت علی رضی اللہ عنہ

سیدنا عثمانؓ کو ملاءِ اعلیٰ میں ذوالنورین کے

(۸) يَدْعِي فِي الْمَلَأِ الْاَعْلَى

نام سے پکارا جاتا ہے۔

ذَالنُّورَيْنِ

جس نے عثمانؓ کے دین سے روگردانی کی وہ

(۹) مَنْ تَبَدَّ مِنْ دِينِ عُمَاتٍ

ملاءِ اعلیٰ سے مراد فرشتوں کا عالم ہے

فَقَدْ تَبَيَّرَ مِنْ الْكُفْيَانِ - وہ ایمان سے خارج ہے۔

### حضرت انس رضی

(۱۱) رَسُولُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - بیعت الرضوان کے موقع پر نبی کریم کے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہما

حضرت عبدالرحمان بن عوف حضرت عبدالعزیز بن مسعود و جمیع اصحاب رسول

(۱۲) أَفْضَلُ الصَّحَابَةِ وَخَيْرُ الصَّحَابَةِ - حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کے

بعد تمام صحابہ سے اولیٰ و افضل سیدنا عثمان رضی اللہ عنہما ہیں

### شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ

(۱۳) مَحْبُوبٌ وَمُتَدَاوِعُ النَّبِيِّ - نبی کریم کے محبوب اور متدوِّع سیدنا عثمان رضی اللہ عنہما ہیں

### علامہ ابن عبدالبر

(۱۴) إِمَامٌ الْمُهَاجِرِينَ إِلَى الْأَرْضِ الْمُبَشَّرَةِ - سرزمین حبشہ کی طرف امام المہاجرین سیدنا عثمان رضی اللہ عنہما ہیں

### امام ابن کثیر

صَاحِبُ الْهَيَّاتَيْنِ دَرَجُ - جلسہ ادرندہ کی طرف دو ہجرتیں کرنے والے

الْأَبْنَتَيْنِ ثَالِثُ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ - اور نبی کریم کی دو صاحبزادیوں کے سرتاج

وَأَيُّمَةُ الْمُهْدِيَيْنِ - خلفائے راشدین اور ائمہ مہدیین میں تیسرے

حضرت عثمان رضی اللہ عنہما ہیں۔

### علامہ جلال الدین سیوطی

(۱۵) أَكَلُ مَنْ هَاجَرَ إِلَى اللَّهِ بِأَهْلِهِ - امت محمدیہ میں سب سے پہلے جس نے

کے یاد رہے کہ اہل ہجرت میں آپ کے ساتھ آپ کی بیوی رقیہ و فاطمہ بنت رسول صلی اللہ علیہ

وآلہم بھی ساتھ تھیں۔

اپنی رفیقہ حیات رسیدہ رفیقہ بنت رسول  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اللہ کی راہ  
 میں ہجرت کی اور وہ جس نے تمام امت مسلمہ  
 کو قرآن عظیم کی ایک قرأت پر جمع کیا وہ ہیں  
 سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ۔

مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ وَأَوَّلُ مَنْ  
 جَمَعَ النَّاسَ عَلَى حُرُوفٍ  
 وَاحِدَةٍ فِي الْقِرَاءَةِ

Personal Collection of Books of Late  
 Maulana Muhammad Hanif Nadvi & Donated  
 By Mrs, Muhammad Hanif Nadvi

پہلے پہل پیپ گیم چلے حنیف نام لکھو

# بیعت رضوان

Handwritten scribbles or faint text in the center of the page.

## بیعت رضوان

لَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ  
يَبَيعُكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ  
مَا فِي قُلُوبِهِمْ فَأَنْزَلَ السَّكِينَةَ عَلَيْهِمْ  
وَآتَاهُمْ تَحَاكُمًا قَرِيبًا (فتح ۴۸ آیت ۱۸)

یقیناً اللہ مومنوں سے راضی ہوا جب وہ سخت  
کے نیچے بیعت کر رہے تھے سو اس نے جان لیا  
جو کچھ ان کے دلوں میں تھا پس ان پر تسکین نازل  
کی اور انہیں بدلے میں ایک قریب فتح دی

اس بیعت کو "بیعت رضوان" کہتے ہیں جس میں اللہ تعالیٰ نے رسول اکرمؐ کے ہاتھ کو تپا

ہاتھ تپایا ہے اور آنحضرت کی ساری زندگی میں یہ پہلا واقعہ ہے جس میں انہوں نے اس طریق

سے بیعت لی ہو۔ یہ اس وقت کا واقعہ ہے جب کہ آنحضرت عمر سے کئے لئے مکہ شریف کا

قصد کر کے چودہ سو صحابہ کے ساتھ تشریف لائے تھے قریش کی مزاحمت کا خیال تھا۔ ایک

منزل پر ڈیرے لگا کر انہوں نے پہلے ایک قاصد کو اور پھر حضرت عثمانؓ کو حالات معلوم کرنے

کے لئے مکہ روانہ کیا حضرت عثمانؓ روک لئے گئے اور ان کے قتل کی خبر مشہور ہو گئی۔ یہ خبر پاتے

ہی انہوں نے ہر قسم کی قربانی کے لئے اپنے چودہ سو صحابیوںؓ سے بیعت لی۔ اور ایسے غم کا

اظہار کیا جس کی بنا پر قریش مکہ نے حضرت عثمانؓ کو آنحضرتؐ کے حوالہ کر دیا۔ آنحضرتؐ کی ساری

زندگی میں ہی یہی ایک واقعہ ہے جو کسی صحابی یعنی حضرت عثمانؓ کی بزرگی اور عظمت کو بدرجہ کمال

ظاہر کرتا ہے

ان آیتوں پر تبصرہ کرتے ہوئے نواب محسن الملک جو ایک شیعہ گھرانے کے ممتاز فرد تھے

اپنی کتاب آیات بلیات میں لکھتے ہیں۔

یہ مقام حدیبیہ کا صلح حدیبیہ بھی اسی مقام کی نسبت سے مشہور ہے۔



ہیں ”پس ان آیتوں سے ان سب اصحاب کی جنہوں نے درخت کے نیچے آنحضرتؐ کی بیعت کی بزرگی ثابت ہوتی ہے اور ان کا اخلاص اور ایمان میں کامل ہونا ظاہر ہوتا ہے کوئی لفظ اور کوئی حرف بھی خدا نے ان آیتوں میں ایسا ذکر نہ کیا جس سے ان کی فضیلت سے انکار کی گنجائش نکل سکے“ اور یہ سب کچھ حضرت عثمانؓ کی عظمت اور ان سب چودہ سواصحاب کے آپس کے عشق کو ظاہر کرتا ہے۔

## دستِ رسولؐ دستِ عثمانؓ

عَنْ النَّبِيِّ قَالَ لَمَّا أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَيْعَةِ الرِّضْوَانِ كَانَ عُثْمَانُ رَسُولَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى مَكَّةَ فَبَايَعَ النَّاسَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ عُثْمَانَ فِي حَاجَةٍ إِلَى اللَّهِ وَحَاجَةٌ لِي إِلَى اللَّهِ فَصَرَبَ

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت رضوان کا حکم دیا اس وقت عثمانؓ حاضر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قاصد کی حیثیت سے مکہ گئے ہوئے تھے لوگوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر ہوت کی بیعت کر لی جب سب بیعت کر چکے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عثمانؓ خدا اور رسول کے کام پر گئے ہوئے ہیں پھر اپنا ایک ہاتھ

احادیث نبویہ میں یہ دعائیہ الفاظ بھی مذکور ہیں

اللَّهُمَّ هَذَا عَنْ عُثْمَانَ هُوَ فِي حَاجَتِكَ وَحَاجَةٌ لِي إِلَى اللَّهِ -

الہی ایہ بیعت عثمان کی طرف سے ہے جو تیری اور میرے رسول کی فرمانبرداری میں مکہ گئے ہوئے ہیں

یہ امر قابل غور ہے کہ نبی علیہ السلام کو قرآن نے یہ درجہ دیا کہ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ

إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ تَوَقُّفًا عَثْمَانَ فِي حَاجَتِكَ وَحَاجَةٌ لِي إِلَى اللَّهِ -

تھا۔

یا حُدَی یَدَیْهِ عَلَی الْأَخْضَى فَكَانَتْ یَدُ  
 رَسُوْلِ اللَّهِ ﷺ لِعِثْمَانَ خَیْرًا مِّنْ أَيْدِیْهِمْ  
 عثمانؓ کے لئے بہتر تھا ان ہاتھوں سے جنہوں  
 نے اپنے ہاتھوں سے اپنے لئے بیعت  
 کی تھی۔ (رواہ الترمذی) یَا كُنْفُسِهِمْ

## بیعت رضوان پر مولانا شبلی کا تبصرہ

قریش نے ان کو نظر بند کر لیا۔ لیکن عام طور پر یہ خبر مشہور ہو گئی کہ وہ قتل کر ڈالے گئے  
 یہ خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی تو آپ نے فرمایا کہ عثمانؓ کے خون کا قصاص لینا فرض ہے  
 یہ کہہ کر آپ نے ایک بیل کے درخت کے نیچے بیٹھ کر صحابہؓ سے جاٹھاری کی بیعت لی۔ تمام  
 صحابہؓ نے جن میں زن و مرد دونوں شامل تھے۔ ولولہ انگریز جوش کے ساتھ دست مبارک پر  
 جاٹھاری کا عہد کیا۔ یہ تاریخ اسلام کا ایک مہتمم بالشان واقعہ ہے۔

(سیرت النبی حصہ اول صفحہ ۴۱۶)

## بیعت رضوان کرنے والوں کے ساتھ اللہ کا وعدہ

إِنَّ الَّذِينَ يَبَايِعُونَكَ إِنَّمَا  
 يَبَايِعُونَ اللَّهَ  
 بے شک جو لوگ تجھ (محمد رسول اللہ صلی  
 اللہ علیہ وسلم) سے بیعت کرتے ہیں۔ وہ خدا  
 ہی سے بیعت کرتے ہیں۔ (قرآن حکیم)

ان کے ہاتھوں پر خدا کا ہاتھ ہے پھر جس  
 بَدَّ اللَّهُ فَوْقَ أَيْدِيهِمْ فَمَنْ

كَانَتْ فَإِنَّمَا يَنْكُتُ عَلَى

نَفْسِهِ - (قرآن)

نے عہد توڑا اس نے اپنے ہی برے

کے لئے توڑا۔

وَمَنْ أَوْفَىٰ بِمَا عَاهَدَ عَلَيْهِ

اللَّهُ فَسَيُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا

(سورہ فتح)

اور جس نے اس بات کو پورا کیا جس پر

اللہ سے عہد لیا تھا۔ تو وہ اُسے اجر

عظیم دے گا۔

انتخابِ خلافت

فتنوں کی پیشگوئیاں  
سیدنا

حضرت عثمانؓ کے بیانات

اور

شہادت



## انتخابِ خلافت سیدنا حضرت عثمان رضی

جب سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہما ایک عیبائی غلام ابو لؤلؤ کے ہاتھوں شدید مجروح ہو گئے۔ چراغِ زندگی گل ہونے کے قریب آ گیا تو لوگوں نے ان کو اپنا جانشین نامزد کرنے کی درخواست کی۔ آپ نے کافی غور و خوض کے بعد عشرہ مبشرہ میں سے ان چھ حضرات عثمان رضی اللہ عنہ، علی رضی اللہ عنہ، سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم، زبیر رضی اللہ عنہ، طلحہ رضی اللہ عنہ اور عبدالرحمن بن عوف کے نام خلافت کے لئے منتخب کئے اور فرمایا میرے مرنے کے بعد تم میں دن کے اندر اندر امیر کا انتخاب ہو جانا چاہیے۔ اس عرصہ میں نمازیں صہیب پڑھائیں۔

یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہما نے وصیت کی کہ میرے بیٹے عبداللہ رضی اللہ عنہ کو ہرگز ہرگز خلافت کا کام نہ سونپا جائے بلشک ان سے ایک مشیر کے طور پر کام لے لیا جائے جب شمعِ فاروقی بجھ گئی اور ان کا جسد مبارک سپردِ خاک کر دیا گیا تو حضرت مقداد بن الاسود نے جو کہ داعیِ مجلس مشاورت تھے شوریٰ کا اجلاس حضرت مخزومہ رضی اللہ عنہا کے گھر طلب کیا۔ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے ہدایاتِ فاروقی کے مطابق پچاس مسلح سپاہیوں کے ساتھ اجلاس شوریٰ کی نگرانی کرنے کے لئے گھر کے دروازہ پر پہرہ دیا۔

مشاورت نے طول پکڑا۔ کافی بحث و تمحیص ہوئی مگر کوئی مسخمی فیصلہ نہ ہوا۔ اس معاملہ میں حضرت عبدالرحمن بن عوف کا نام خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ انہوں نے سب سے پہلے اپنا نام واپس لے لیا۔ اس کے بعد زبیر رضی اللہ عنہ، طلحہ رضی اللہ عنہ اور سعد رضی اللہ عنہ بھی اپنے نام واپس لے لے

اس کے بعد صرف دو نام رہ گئے۔ حضرت علیؓ اور حضرت عثمانؓ۔ حضرت عبدالرحمنؓ بن عوف نے ان سے درخواست کی کہ اب معاملہ ان پر چھوڑ دیا جائے۔ دونوں نے یہ بات مان لی۔ حج کا موسم تھا۔ ماینبہ کے علاوہ دوسرے مقامات کے مسلمانوں کا بھی اس وقت بہت زیادہ اجتماع تھا۔ حضرت عبدالرحمنؓ بن عوف نے ہر مسلمان کی خفیہ رائے معلوم کی بلیت اسلامیہ کی اکثریت نے حضرت عثمانؓ کے حق میں فیصلہ دیا۔

عبدالرحمنؓ نے حضرت عثمانؓ کے لئے خلافت کا اعلان کیا علیؓ نے سب سے پہلے بیعت کی اور پھر تمام مسلمانوں نے بغیر کسی اختلاف و نزاع کے ان کے دست مبارک پر بیعت کی۔

اور یہ بھی بات یاد رکھیے کہ حضرت عثمانؓ کی خلافت کا انتخاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے عین مطابق ہوا۔ بعض احادیث اس کتابچہ میں اسی سلسلہ میں درج کر دی گئی ہیں۔

## خلافت کی پیشگوئی

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز عثمانؓ سے کہا۔ شاید تجھ کو اللہ تعالیٰ ایک قمیص پہنائے گا یعنی خلعت خلافت عطا فرمائے، پھر اگر لوگ تجھ سے مطالبہ کریں کہ تو اس قمیص کو اتار ڈال تو ان کی خواہش سے	عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا عُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ إِنَّهُ لَيُعَلِّمُكَ اللَّهُ بِقِصْمِكَ قَمِيصًا فَإِنْ أَرَادُوكَ عَلَى خَلْعِهِ فَلَا تَخْلَعْهُ
--	--

سہم دراہ الترمذی و ابن ماجہ) اس قبض کو نہ اتارنا، یعنی خلافت کو ترک کرنا،

**شہادت**۔ جب یاغی قتل کے درپے ہوئے تو کئی صحابہؓ نے ان کو استغفار دینے کا مشورہ

دیا لیکن انہوں نے اس حدیث کے پیش نظر ایسا کرنے سے انکار کر دیا

جان دیدی لیکن انہوں نے اپنے محبوب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے

قول کو سچ ثابت کر رکھایا۔  
**اعزازِ فتنہ کی پیشگوئیاں** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی

عَنْ أَبِي سُهَيْلَةَ قَالَ قَالَ

بِي عُثْمَانَ يَوْمَ الدَّارِ اِنَّ

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَدْ عَهَدَ اِلَيَّْ عَهْدًا وَا

اَنَا صَابِرٌ عَلَيْهِ۔

ابو سہیلہؓ کہتے ہیں کہ مجھ سے عثمانؓ نے اس روز

جس روز کہ ان کو شہید کیا گیا ہے۔ کہا کہ حضورؐ

نے مجھ کو ایک وصیت کی تھی، یعنی یہ کہا تھا کہ

خلافت کو ترک نہ کرنا، اور میں اس وصیت پر

صبر کرنے والا ہوں یا اس ظلم و ستم پر صبر کرتا ہوں

جو پیش آرہے ہیں۔

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فتنہ کا ذکر فرمایا اور ارشاد

فرمایا کہ اس فتنہ میں یہ شخص ظلم سے قتل کیا جائیگا

یہ کہہ کر آپؐ نے حضرت عثمانؓ کی طرف اشارہ

فرمایا۔

رواہ الترمذی

عَنْ ابْنِ عَسْرٍ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِتْنَةً

فَقَالَ يُقْتَلُ هَذَا فِيهَا مَظْلُومًا

لِعُثْمَانَ۔

رواہ الترمذی



عَنْ مُدَّةِ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ  
تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ  
ذَكَرَ الْفِتْنَةَ فَقَرَّبَهَا فَمَرَّ  
رَجُلٌ مَقْنَعٌ فِي ثَوْبٍ فَقَالَ  
هَذَا يَوْمٌ مَيِّدٌ عَلَى الْهَيْدَى  
فَقَمْتُ إِلَيْهِ فَإِذَا هُوَ عُمَانُ بْنُ  
عَمَانَ قَالَ فَأَقْبَلْتُ عَلَيْهِ بِوَجْهِهِ  
فَقُلْتُ هَذَا قَالَ نَعَمْ

صداہ الترمذی باب ماجاء

عَنْ أَبِي سَهْلَةَ مَوْلَى  
عُمَانَ قَالَ جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسِرُّ إِلَى  
عُمَانَ وَلَوْ أَنَّ عُمَانَ يَتَخَبَّرُ  
فَلَمَّا كَانَ يَوْمَ الدَّارِ  
قُلْنَا لَا نُقَاتِلُ قَالَ لَا  
إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت مرہ بن کعبؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فتنوں کا ذکر فرماتے سنا اور  
ان کو بہت قریب بتایا آپ یہ فرما رہے تھے کہ  
ایک شخص سر پر کپڑا اور صفا دھڑ سے گزرا اپنے  
اس کو دیکھ کر فرمایا یہ شخص ان ایام میں راہ راست  
پر ہوگا۔ مرہ بن کعبؓ بیان ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ  
الفاظ سن کر میں ٹھا اور اس کی طرف گیا دیکھا تو وہ  
عثمانؓ تھے پھر میں حضرت عثمانؓ کا منہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم  
کی طرف کیا اور پوچھا کیا یہ شخص ان فتنوں میں راہ  
راست پر ہوگا آپ نے فرمایا ہاں۔

حضرت عثمانؓ کے آزاد کردہ غلام ابو سہلہ رضی  
کہتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عثمانؓ  
سے چپکے چپکے کچھ باتیں کر رہے تھے اور ان باتوں  
کو سن کر عثمانؓ کے چہرہ کا رنگ متغیر ہوتا جاتا تھا  
پھر جب وہ دن ہوا جبکہ عثمانؓ کو ان کے گھر میں  
لوگوں نے گھیر لیا تو ہم نے عثمانؓ سے کہا کہ ہم ان  
لوگوں سے لڑیں تو عثمانؓ نے کہا نہیں اس لیے کہ رسول

اللہ صلعم نے مجھ کو وصیت کی ہے کہ میں اس پر صابر رہتا کروں۔

حضرت ابو جیبہؓ کہتے ہیں کہ میں حضرت عثمانؓ کے مکان میں داخل ہوا۔ جبکہ لوگوں نے گھر کا محاصرہ کر رکھا تھا اور عثمانؓ محصور تھے۔

میں نے سنا کہ ابو ہریرہؓ عثمانؓ سے کچھ کہنے کی اجازت مانگ رہے ہیں عثمانؓ نے ان کو اجازت

دیدی اور ابو ہریرہؓ نے کھڑے ہو کر اول خدا کی حمد و ثنا کی اور پھر کہا میں نے رسول اللہ صلعم

کو یہ فرماتے سنا ہے کہ میرے بعد تم فتنوں اور اختلافات یاہمی سے دوچار ہو گے یعنی ان کے ذریعے

تمہاری آزمائش کی جائے گی، یہ لشکر ایک شخص نے کہا یا رسول اللہؐ اس وقت ہم کس کی متابعت کریں

یا یہ کہا اس زمانے میں ہم کو آپ کیا کرنے کا حکم دیتے ہیں آپ نے فرمایا امیر اور ان کے دوستوں

کی اطاعت تم پر لازم ہے امیر کا لفظ فرماتے ہوئے آپ نے عثمانؓ کی طرف اشارہ فرمایا۔

عَمِدَةً لِّيَ امْرَأًا صَابِرَةً  
نَفْسِي عَلَيْهِ (بیہقی)

عَنْ أَبِي جَيْبَةَ أَنَّ دَخَلَ  
الْمَدِينَةَ وَعُثْمَانَ مُحْصَرًا

فِيهَا وَاتَّهَمَ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ  
يَسْتَأْذِنُ عُثْمَانَ مِنْ

الْكَلَامِ فَأَذِنَ لَهُ فَقَامَ  
فَحَمِدَ اللَّهَ وَاتَّقَى مَخْلِبِي

ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ

إِنَّكُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِي  
فِتْنَةً وَاخْتِلَافًا أَوْ قَالَ

اخْتِلَافًا وَفِتْنَةً فَقَالَ لَهُ  
قَائِلٌ مِنَ النَّاسِ فَمَنْ لَنَا

يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْ مَا قَامُوا  
بِهِ قَالَ عَلَيْكُمْ بِالْأَمِيرِ

وَأَصْحَابِهِ وَهُوَ لَيْسَ بِأَبِي عُثْمَانَ (رواه البيهقي)

## ایام محاصرہ میں سیدنا عثمانؓ کا باغیوں سے ایک مکالمہ

عَنْ شَامَةَ بْنِ حَزْرَنِ الْقُسَيْرِيِّ  
 قَالَ تَبَهَّدْتُ الدَّاءَ حِينَ  
 اشْرَفَتْ عَلَيْهِمْ عُثْمَانُ فَقَالَ  
 اَللّٰهُمَّ اِنَّا لَا سَلَامَ  
 هَلْ تَعْلَمُونَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ  
 صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ  
 الْمَدِيْنَةَ وَكَيْسَ بِهَا مَا وَو  
 لِيَسْتَعْدَابُ غَيْرِ بَدْرٍ رُوْمَةَ فَقَالَ  
 مَنْ لِيَشْتَرِيْ بِدْرٍ رُوْمَةَ يَجْعَلُ  
 دَلْوَكُمْ مَعَ دِلْوِ الْمُسْلِمِيْنَ بِخَيْرِلَهُ  
 مِنْهَا فِي الْجَنَّةِ فَاشْتَرَيْتُهَا مِنْ  
 مَنْ صُلِبَ مَالِيْ وَاَنْتُمْ الْيَوْمَ تَمْنَعُوْنِيْ  
 اَنْ اَشْرِبَ مِنْهَا حَتّٰى اَشْرِبَ  
 مِنْ مَّاءِ الْبَحْرِ فَقَالُوْا اَللّٰهُمَّ  
 نَعَمْ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا لَا

حضرت شامہ بن حذیفہ قشیریؓ کہتے ہیں کہ  
 میں عثمانؓ کے گھر میں اس وقت حاضر ہوا جبکہ  
 باغیوں نے اس کا محاصرہ کر رکھا تھا حضرت  
 عثمانؓ گھر کے اندر سے کوٹھے پر آئے اور نیچے  
 جھانک کر ان لوگوں سے جو ان کو قتل کرنا چاہتے  
 تھے مخاطب کر کے کہا میں خدا اور اسلام کا واسطہ  
 دے کر تم سے دریافت کرتا ہوں کہ تم کو یہ بات  
 تو معلوم ہوگی کہ جب رسول اللہ ﷺ ہجرت کر کے  
 مدینہ میں تشریف لائے ہیں اس وقت مدینہ میں رو  
 کے کنوئیں کے سوا ٹیٹھے پانی کا کوئی کنواں نہ  
 تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس وقت فرمایا کون شخص  
 ہے جو کہ رومہ کے کنوئیں کو خریدے اور اپنے دل  
 کو مسلمانوں کے دل کے ساتھ کنوئیں میں ڈالے  
 (یعنی پھر اس کو وقف کر دے) اس ثواب کے  
 بدلے میں جو خریدنے والے کو جنت میں ملے گا

میں نے اس کنوئیں کو اپنے خالص اور ذاتی مال سے  
 خرید کیا، اور آج تم مجھ کو اس کنوئیں کا پانی پیتے  
 سے روکتے ہو یہاں تک کہ میں کھاری پانی  
 پی رہا ہوں۔ لوگوں نے کہا ہاں۔ ہم جانتے  
 ہیں اسے اللہ ہم اس سے واقف ہیں پھر آپ  
 نے فرمایا تم کو خدا اور اسلام کا واسطہ دلا کر  
 پوچھتا ہوں کیا تم کو معلوم ہے کہ جب مدینہ  
 کی مسجد نمازیوں کی زیادتی کے باعث تنگ  
 ہو گئی تو رسول اللہ صلعم نے فرمایا کون شخص ہے  
 جو قلاں شخص کی اولاد کی زمین کو خریدے اور مسجد  
 میں اس زمین کو شامل کر کے مسجد میں وسعت پیدا  
 کرے۔ میں نے اس زمین کو اپنے خالص اور  
 ذاتی مال سے خرید کیا اور مسجد میں شامل کر دیا،  
 آج تم مجھ کو اس مسجد میں دو رکعت نماز پڑھنے  
 سے روکتے ہو۔ لوگوں نے کہا ہاں اے اللہ ہم  
 اس سے واقف ہیں۔ پھر عثمانؓ نے فرمایا میں  
 تم سے بحق خدا اور اسلام درباقت کرتا ہوں

اَلْاِسْلَامَ هَلْ تَعْلَمُونَ اَنَّ  
 الْمَسْجِدَ ضَاقَ بِاَهْلِهِ فَقَالَ  
 رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ مَنْ يَشْتَرِي بُقْعَةً  
 اِلٰى فُلَانٍ فَيَزِيدُهَا فِي  
 الْمَسْجِدِ بِغَيْرِ لَهْ مِنْهَا  
 فِي الْجَنَّةِ فَاَشْتَرَيْتُهَا  
 مِنْ صُلَيْبِ مَالِي فَاَنْتُمْ  
 الْيَوْمَ تَمْنَعُونَنِي اَنْ اُصَلِّيَ  
 فِيهَا رَكَعَتَيْنِ فَقَالُوا اَللّٰهُمَّ  
 نَعَمْ فَقَالَ اَلنَّبِيُّ كُمْ اللّٰهُ  
 وَالْاِسْلَامَ هَلْ تَعْلَمُونَ  
 اَنِّي جَهَرْتُ بِحَيْثُ  
 الْعُسْرَةِ مِنْ مَالِي  
 قَالُوا اَللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ  
 اَلنَّبِيُّ كُمْ اللّٰهُ وَالْاِسْلَامَ  
 هَلْ تَعْلَمُونَ اَنَّ رَسُوْلًا

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 كَانَ عَلَى شَيْبٍ  
 مَكَّةَ وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ  
 وَعُذْرٌ وَأَنَا فَتَحَرَّكَ  
 الْجَبَلُ حَتَّى تَسَاقَطَتْ  
 حِجَابَتُهُ يَا مُحَضِّبُ  
 فَكَرَّضَهُ بِرَجُلِهِ  
 قَالَ أَسْكُنْ شَيْبًا  
 فَأَنَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ  
 وَصِدِّيٌّ وَشَهِيدَانِ  
 قَالُوا اللَّهُمَّ نَعَمْ  
 قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ  
 شَهِدَاؤَا وَرَأَيْتِ الْكَعْبَةَ  
 إِحْتِ شَهِيدًا ثَلَاثًا

رواه الترمذی والنسائی  
 والدارقطنی

کیا تم اس سے واقف ہو کہ میں نے عیش عشرہ  
 کے سامان کو اپنے مال سے درست کیا لوگوں  
 نے کہا اسے اللہ تم اس سے واقف ہیں پھر عثمان  
 نے کہا میں تم کو خدا اور اسلام کا واسطہ دیتا ہوں  
 اور یہ دریافت کرتا ہوں کہ کیا تم اس سے آگاہ  
 ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز مکہ کی پہاڑی  
 ثبیر پر کھڑے تھے اور آپ کے ہمراہ ابو بکر رضی  
 اللہ عنہما اور میں بھی تھا پہاڑ نے آپ کے وجود  
 باوجود کو اپنے اوپر دیکھ کر خوشی سے حرکت  
 کرنا شروع کی یعنی جوش مسرت سے پلنے لگا  
 یہاں تک کہ اس کے پتھر زمین پر گرنے لگے حضور  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے پہاڑ پر ایک ٹھوکہ ماری اور فرمایا  
 اے ثبیر ٹھہر جا حرکت نہ کر تیرے اوپر ایک نبی  
 ہے ایک صدیق ہے اور دو شہید ہیں لوگوں نے  
 کہا اے اللہ یہ صحیح ہے۔ عثمان نے کہا اللہ اگر  
 لوگوں نے سچی گواہی دی اور قسم ہے پروردگار کے  
 کی کہ میں شہید ہوں زمین مرتبہ اپنے یہ الفاظ فرما

نوٹ! پہاڑی کے پلنے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ٹھوکہ مارنے کا واقعہ بخاری

میں بھی آیا ہے۔

## ایام محاصرہ میں سیدنا عثمانؓ کا ایک بیان

جب سبالی مفسدین نے اعتراض کیا کہ عثمانؓ اپنے اہل خانہ کو ان سے محبت کرتا ہے

اور عطیات دیتا ہے تو ان کے جواب میں ذوالنورینؓ نے فرمایا۔

فَأَمَّا حُبِّي فَأَنَا كَمُ يَمِلُ  
مَعَهُمْ عَلَى جَوْسٍ - بَلْ  
أَحْمِلُ الْحَقُّوقَ عَلَيْهِمْ  
وَأَمَّا إِعْطَاءُهُمْ فَإِنِّي  
مَا أُعْطِيهِمْ مِنْ مَالِي دَلَا  
أَسْتَجِلُّ أَمْوَالَ الْمُسْلِمِينَ لِنَفْسِي  
وَلَا لِأَحَدٍ مِنَ النَّاسِ

لیکن اہی کے ساتھ میری محبت نے  
مجھے ظلم و جور پر مائل نہیں کیا۔ بلکہ میں  
ان کے حقوق ادا کرتا ہوں۔ اور میرا اپنے  
اقارب کو عطیات دینا۔ سو جو کچھ میں نے  
ان کو دیا اپنے مال سے دیا مسلمانوں کا  
مال نہ میں اپنے لئے حلال سمجھتا ہوں  
اور نہ کسی اور کے لئے۔

(رجوالطبری جلد ۳ ص ۳۸۵)

### دیگر بیان

فَأَمَّا إِعْطَاءُهُمْ فَإِنِّي مَا أُعْطِيهِمْ  
مِنْ مَالِي دَلَا أَسْتَجِلُّ أَمْوَالَ  
الْمُسْلِمِينَ لِنَفْسِي دَلَا لِأَحَدٍ مِنَ  
النَّاسِ -

اور میرا اپنے اقارب کو عطیات دینا سو  
جو کچھ میں نے ان کو دیا اپنے ہی مال سے  
دیا ہے مسلمانوں کا مال نہ میں اپنے لئے حلال  
سمجھتا ہوں اور نہ لوگوں میں سے کسی کیلئے  
اس میں سے بھی میرے لئے کوئی چیز جائز

۱۰ بیت المال میں تصرف کے سلسلہ میں جو واقعات بیان کئے جاتے ہیں۔ وہ مندرجہ شدہ شکل میں ہیں

۱۱ مروان کو طرابلس کے مال غنیمت کا کوئی حصہ نہیں دیا گیا بلکہ اس نے پانچ لاکھ میں خریدا تھا۔

۱۲ عبداللہ بن سعد بن ابی مرثد کو طرابلس کی فتح کے سلسلہ میں خمس کا پانچواں حصہ دیا گیا۔ (باقی بر صفحہ ۷۶)

المُسْلِمِينَ وَوَضَعَهَا فِي  
 أَهْلِهَا دُدْنِي وَلَا تَلْفِتْ  
 مِنْ مَالِ اللَّهِ بِفَلْسِ فَمَا  
 فَوْقَهُ وَمَا أَبْلَحُ مِنْهُ مَا كَلُّ  
 إِلَّا مَا بِي

نہیں مسلمان ہی اس کے والی ہیں۔ اور میرے  
 سوا وہ اس مال کو مستحق لوگوں میں صرف  
 کرتے ہیں اور میں اللہ کے مال سے ایک  
 پیسہ بھی نہیں اٹھاتا اور نہ ہی اس سے میں  
 اپنا گزارہ تک لیتا ہوں میں کھانا بھی اپنے  
 مال سے ہی کھانا ہوں۔

(طبری جلد ۳ ص ۳۸۵)

## شہادت سیدنا حضرت عثمان

ماخوذ از تاریخ اسلام مؤلف شاہ معین الدین احمد (مردوی)  
 جتنا وقت گزرتا جاتا تھا حاجیوں کی واپسی کا زمانہ قریب آتا جاتا تھا بعض مقاموں  
 سے فوجوں کے آنے کی بھی خبر تھی۔ اس لئے باغیوں نے جلد سے جلد حضرت عثمانؓ کی شمع  
 حیات بجھا دینے کا فیصلہ کر لیا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق حضرت عثمانؓ کو اپنی شہادت کا  
 پورا یقین تھا اور صبر و استقامت کے ساتھ ہر وقت اس کے منتظر تھے اس لئے باغیوں  
 کی سرگرمی دیکھ کر آپؓ نے شہادت کی تیاری شروع کر دی۔ جمعہ کے دن سے روزہ  
 رکھا۔ ایک پانچامہ جسے آپؓ نے پہلے کبھی نہ پہنا تھا زیب تن کیا۔ بیس غلام آزاد کئے۔  
 اور کلام اللہ کھول کر اس کی تلاوت میں مصروف ہو گئے اس وقت تک قصر خلافت کے چھانک

بحسب وعدہ دیا گیا تھا وہ بھی مسلمانوں کے اعتراض کرنے پر واپس کر دیا گیا

(بحوالہ تاریخ اسلام۔ شاہ معین الدین احمد مردوی)

پر حضرت امام حسینؑ، عبداللہ بن زبیرؑ، محمد بن مسلمہؑ اور بہت سے صحابہؓ ناد سے باغیوں کو روکے ہوئے تھے جب انہیں اندر داخل ہونے کی کوئی صورت نظر نہ آئی تو انہوں نے پھاٹک میں آگ لگا دی اور کچھ لوگ قصر خلافت سے متصل دوسرے مکانوں کے ذریعے سے اوپر چڑھ کر اندر داخل ہو گئے حضرت عثمانؓ تلاوت میں مصروف تھے لیکن ہمت نہ پا کر لوٹ آئے اس کے بعد محمد بن ابی بکرؓ نے جو حضرت عثمانؓ کے بڑے دشمنوں میں سے تھے بڑھ کر ریش مبارک پکڑ لی اور گستاخانہ کلمات زبان پر لائے۔ حضرت عثمانؓ نے فرمایا بھتیجے اس کو چھوڑ دو تمہارے والد کبھی ایسا نہ کرتے۔ اگر وہ دیکھتے تو ان کو تمہارا یہ فعل کبھی پسند نہ آتا۔ ایک روایت یہ ہے کہ وہ یہ کلمات سن کر محجوب ہو کر لوٹ گئے۔

شہادت ان کے بعد ایک غافقی بڑھ کر حملہ آور ہوا۔ اور کلام پاک کو

پاؤں سے ٹھکرایا۔ ایک دوسرے شخص کنانہ بن بشر نے اس زور سے پشانی پر لوہے کی

لاٹ ماری کہ حضرت عثمانؓ تیوراکر پہلو کے بل گر پڑے زبان مبارک سے بِسْمِ

اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ نَكَلًا اور خون کا فوارہ کلام اللہ کے اوراق پر جاری ہو گیا

اس کے بعد ہی عمرو بن لُحْمِق نے سینہ پر چڑھ کر مسلسل کئی وار کئے آپؑ کی زوجہ محترمہ حضرت

نائلہؓ سے نہ دیکھا گیا وہ بتیا بانہ بچانے کے لئے دوڑیں ان کی تین انگلیاں مچھلی سے اڑ

گئیں اور سودان بن حمران نے لپک کر نشیب کر دیا۔ شہادت کے وقت آپؑ یہ آیت تلاوت

فرما رہے تھے۔ فَسَيَقْبِلُهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ (البقرہ)

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ



خطبات و اقوال

سیدنا حضرت عثمان غنیؓ



## خطبات سیدنا عثمانؓ

بیعت عامہ سے پہلے جب اہل شوریٰ و خلافت بورڈ کے ممبران، نے آپ کی بیعت کی تو آپ نے منبر نبویؐ پر تشریف فرما تھے ہوئے خدا کی حمد و ثنا کے بعد اور نبی کریمؐ پر درود و سلام کے بعد ایک دسویں خطبہ ارشاد فرمایا

تم دارنا پائیدار اور اپنی عمر کے آخری حصہ میں ہو۔ مقدور بھراپی بھلائی اور

خیر سے اپنی موت کی طرف لپکو۔ تم دنیا میں آئے، صبح شام کی سن لو کہ بلاشبہ

دنیا ایک دھوکا ہے پس دنیا کی زندگی تمہیں دھوکے میں نہ ڈالے اور نہ ہی دھوکے

باز تم کو اللہ سے دھوکے میں ڈالے جو گزر گئے ان سے عبرت پکڑو۔ سچی و کوشش

کردو۔ اور غفلت شعار نہ بنو۔ وہ اہل دنیا کہاں ہیں جنہوں نے دنیا کو بویا، جونا اور

آباد کیا اور طویل مدت تک اس سے متمتع ہوئے۔

إِنَّكُمْ فِي نَارٍ قُلُوبِ وَقِيَتْ  
بَقِيَّةِ أَعْمَارٍ فَبَارِدُوا جَاكُمُ

بِخَيْرِ مَا تَقْدِرُونَ عَلَيْهِ  
فَلَقَدْ أَنْتُمْ صَبَحْتُمْ أَدْو

مَسَيْتُمْ أَلَا وَإِنَّ الدُّنْيَا  
طُيُوتٌ عَلَى الْغُرُورِ...

فَلَا تَحْزَنُوا عَلَى الدُّنْيَا  
وَلَا يَحْزَنُوا بِاللَّهِ الْغُرُورِ

وَاعْتَبِرُوا بِمَنْ مَضَى ثُمَّ حِدَاوَا  
وَلَا تَغْفَلُوا الْإِنِّ ابْنَا الدُّنْيَا وَخَوَانَهَا

الَّذِينَ انْقَارُوهَا وَعَبَّرُوهَا وَمَتَّعُوا  
بِهَا طَوِيلًا -

کیا دنیا نے انہیں پھینک نہیں دیا تم  
 دنیا کو پھینک دینا جسکے اللہ نے اسے پھینک دیا ہے  
 اور آخرت کو طلب کرو۔ بلاشبہ اللہ نے  
 آخرت کی مثال ایک ایسی چیز سے بیان  
 فرمائی ہے جو بہتر ہے  
 ثواب اور امید کے اعتبار سے بہترین۔  
 اس خطبہ کے بعد لوگ اٹھے اور آپ کی  
 بیعت کر لی۔

الْم تَلْفِظُهُمْ ؟  
 اِرْمُوا بِاللُّدُنْيَا حَيْثُ رَحِيَ اللَّهُ بِهَا  
 وَاطْلُبُوا الْآخِرَةَ فَإِنَّ اللَّهَ قَدْ  
 صَوَّبَ لَهَا مَثَلًا بِالَّذِي هُوَ خَيْرٌ فَقَالَ  
 تَعَالَى دَرَا صَوَّبَ لَهُمْ مَثَلُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا  
 كَمَا ر - ذَوَابًا وَخَيْرٌ أَمَلًا  
 وَأَقْبَلَ النَّاسُ يَبِيحُونَ سَاءً

طبری ج ۲ ص ۳۰۵ البدایہ والنہایہ ج ۱ ص ۱۳۷

امام طبری نے عبداللہ بن عمر کی روایت سے حضرت عثمانؓ کا وہ خطبہ نقل

کیا ہے۔ جو کہ آپ نے بیعت لینے کے بعد دیا تھا۔

حمد و ثنا کے بعد فرمایا کہ میرے نازک کندھوں  
 پر یہ بار گراں ڈال دیا گیا ہے جسے میں نے قبول  
 کر لیا ہے سن لیجئے میں کتاب و سنت کی اتباع  
 کرنے والوں میں اپنی طرف سے بدعت ایجاد  
 کرنے والا نہیں پھر سن لیجئے کتاب اللہ  
 و سنت رسول اللہ کے بعد تمہارے مجھ پر  
 تین حق ہیں۔ عہد حضرت شیخین کی اتباع

أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّي قَدْ حَبَلْتُ وَقَدْ  
 قَبِلْتُ أَلَا وَإِنِّي مُتَّبِعٌ وَكَلَسْتُ  
 بِمُبْتَدِعِ أَلَا وَإِنَّ لَكُمْ عَلَيَّ بَعْدُ  
 كِتَابَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلِسُنَّةِ نَبِيِّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثًا اتَّبَاعٌ  
 مَنْ كَانَ تَبِيحِي فِيمَا جَمَعْتُمْ عَلَيْهِ  
 وَسُنَّتُمْ وَسُنَّ سُنَّةَ أَهْلِ الْخَيْرِ

جن امور پر امت کا اجماع ہو جائے اور  
اہل خمیر کی سنت پر عمل پیرا ہونا اور (۱۲) اپنے  
آپ کو تم سے رکے رکھنا سوائے ان امور  
کے جن کو تم خود واجب کر لو۔

سن لو۔ دنیا بلاشبہ ایک سبز باغ ہے  
جو لوگوں کے دلوں کو لہجاتی ہے اور اس کی  
طرف بہت سے لوگ جھک جاتے ہیں اور نہ  
ہی اسے مضبوط پکڑو یہ مضبوط اور محکم پیر نہیں  
اور جان لو کہ دنیا کسی کو نہیں چھوڑتی سوائے  
اس کے جو اسے چھوڑ دے۔

فِيْمَا لَنْ تَسْتَوْعَبَ مِنْ مَلَاِئِكَةٍ  
وَالْكَفِّ عَنْكُمْ اِلَّا فِيمَا سْتَوْجِبْتُمْ  
اَلَا وَاِنَّ الدُّنْيَا خَضِرَةٌ قَدْ  
شَهِتَتْ اِلَى النَّاسِ وَمَا لِيْهَا كَثْرٌ  
مِنْهُمْ فَلَا تَتَّكِفُوا اِلَى  
الدُّنْيَا وَلَا تَشْقُوا بِهَا قَانَهَا  
كَيْسَتْ بِشِقَّةِ وَاَعْلَمُوا اَنَّهَا  
غَيُو تَارِكَةٌ اِلَّا مَنْ تَرَكَهَا

طبری جز ثالث صفحہ ۱۲۴۶

## حضرت عثمانؓ کے چند اقوال

(۱) بندگی اس کو کہتے ہیں کہ احکام الہی کی حفاظت کرے اور جو عہد کسی سے کرے اس  
کو پورا کرے اور جو کچھ مل جائے اس پر راضی ہو جائے اور جو نہ ملے اس پر صبر کرے۔  
(۲) دنیا کی فکر کرنے سے تاریکی پیدا ہوتی ہے اور آخرت کی فکر کرنے سے روشنی  
پیدا ہوتی ہے۔

(۳) متقی کی علامت یہ ہے کہ اور سب لوگوں کو تو سمجھے کہ وہ نجات پا جائیں گے

اور اپنے آپ کو سمجھے کہ ہلاک ہو گیا۔

(۴) سب سے زیادہ بربادی یہ ہے کہ کسی کو بڑی عمر ملے اور وہ سفر آخرت کی

تیاری نہ کرے۔

(۵) دنیا جس کے لئے قبۃ خانہ ہو قیر اس کے باعث رحمت ہوگی

(۶) اگر تمہارے دل پاک ہو جائیں تو کبھی قرآن شریف کی تلاوت یا سماعت سے سیری نہ ہو

(۷) محاصرہ کے زمانہ میں جب تمام حجت کے لئے آپے بالا خانہ سے سر باہر نکالا تو فرمایا

”مجھے قتل نہ کرو بلکہ صلح کی کوشش کرو۔ خدا کی قسم میرے قتل کے بعد پھر تم لوگ

کبھی متفقہ قوت کے ساتھ قتال نہ کر سکو گے نہ تو تم اکٹھی باجماعت نماز پڑھ سکو گے۔

اور کافروں سے جہاد موقوف ہو جائیگا اور باہم مختلف ہو جاؤ گے۔

(۸) محاصرہ کے زمانہ میں لوگوں نے پوچھا کہ امیر المؤمنین آپ تو مسجد جا نہیں سکتے انہیں

باغیوں میں سے کوئی شخص امام بنتا ہے ہم اس کے پیچھے نماز پڑھیں یا نہ پڑھیں تو

آپ نے فرمایا کہ :-

”نماز اچھا کام ہے جب لوگوں کو اچھا کام کرتے ہوئے دیکھو تو ان کے ساتھ

شریک ہو جایا کرو وہاں برے کام میں ان کے ساتھ شرکت نہ کرو“

آیاتِ بینات اور احادیث

کے مطابق

صحابہ کرامؓ کی فضیلت

۱۵



## صحابہ کبار سے ارشادِ ربّانی

کُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ  
 تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ  
 عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ  
 تم سب امتوں سے بہتر ہو جو عالم میں  
 بھیجی گئی ہیں اچھے کاموں کا حکم کرتے ہو اور  
 بُرے کاموں سے منع کرتے ہو اور اللہ  
 پر ایمان لاتے ہو۔

رپک سورہ آل عمران آیت ۱۱۰

اس آیت شریفہ میں اللہ جل شانہ صحابہ کرام سے خود مخاطب ہو کر ارشاد فرماتا ہے  
 کہ تم بہترین امت سے ہو اور تم کو میں نے اور مخلوق پر ممتاز کیا ہے تاکہ تم لوگوں کو نیک  
 اعمال کے لئے ہدایت کرو اور بُرے کاموں سے روکو۔ اس آیت سے صحابہؓ کی فضیلت  
 اور بزرگی صاف ظاہر ہے صحابہ کرامؓ میں خلفائے اربعہ السابقون الاولون کی حیثیت  
 رکھتے ہیں اور جو لوگ ان کو ہلکے الفاظ میں یاد کرتے ہیں وہ قرآن مجید کے الفاظ پر ایمان نہیں  
 رکھتے اور غلط تاویلیں کر کے نہ ہی صرف اپنے آپ کو دھوکے میں رکھنا چاہتے ہیں بلکہ  
 ملت کے شیرازہ کو بھیر کر خوش ہوتے ہیں آنحضرتؐ کے صحابہؓ وہی لوگ تھے جو لے لیا نہ تھا  
 سخت آزمائشوں کے باوجود صراطِ مستقیم پر ثابت قدمی سے جمے رہے اور اپنے ہر فعل  
 و قول کے وقت اپنے پروردگار کی یاد میں کوئی کوتاہی نہیں کی یہ وہی لوگ تھے جن  
 کو رسول اللہؐ سے عشق تھا اور ان کے مطابق تن من دھن سب کچھ قرآن کرنے کو تیار  
 رہتے تھے۔

وَيُؤَيِّدُ سُبْحَانَ اللَّهِ دَالِكِينَ مَعَهُ اشْتَدَّ  
 عَلَى الْكُفَّارِ لِحَمَالِهِ بَيْنَهُمْ تَرَاهُمْ  
 مَرْكَبًا سَجْدًا ابْتِغَاءَ فَضْلٍ مِنَ اللَّهِ  
 دَرِيضَاتًا رِسِيًا هُمْ فِي رُجُوعِهِمْ  
 مِنَ اثْرِ السُّجُودِ ه رَأَى سُوْرَةَ الْفَتْحِ آيَةً ۲۹

محمد اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ ان کے  
 ساتھ ہیں وہ کافروں پر سختی سے غالب  
 ہیں۔ آپس میں نرم دل ہیں تو دیکھئے ان کو رکوع  
 میں اور سجدہ میں اللہ کے فضل کو ڈھونڈتے  
 ہیں اور ان کے منہ پر خوشی کا نور ہے۔

یہ آیت کریمہ بھی صحابہ کبار کو مخاطب ہو کر ارشاد فرمائی گئی ہے جس سے ان کے  
 ایمان اور دبدبہ اور خدا اور اس کے رسول کی محبت کا اظہار ہوتا ہے۔ اسی طرح کئی جگہ  
 قرآن حکیم میں ان کا نام بڑی عزت سے لیا گیا ہے جس سے ان کی فضیلت اور بزرگی کا  
 اظہار ہوتا ہے۔ ایک جگہ فرمایا ہے کہ ان کی آپس میں محبت اس قسم اور درجہ کی ہے کہ  
 ساری دنیا کی دولت ایسا لگاؤ نہ پیدا کر سکی یہ آپس کا سلوک اور محبت اور کچھتی ان  
 کے ایمان اور اسلام کی وجہ سے ہے اور یقیناً ان صحابہ میں خلفائے اربعہ سابقین الاولیاء  
 کا درجہ رکھتے ہیں۔

وَالسَّابِقُونَ السَّابِقُونَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ  
 وَالْأَنْصَارِ وَالَّذِينَ اتَّبَعُوهُمْ  
 بِإِحْسَانٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا  
 عَنْهُمْ وَأَعَدَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا  
 الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا

اور مہاجرین و انصار میں سے وہ لوگ جنہوں  
 نے سب سے پہلے ہجرت کی اور جنہوں نے ان  
 مہاجرین کی مدد کی اور جن مہاجرین و انصار  
 نے ان کی حسن کارانہ اتباع میں بعد کی ہجرت  
 و نصرت کی ان پہلے پچھلے مہاجرین و انصار

لَقَدْ رَأَىٰ الْعَظِيمُ

التَّوْبَةَ ۱۱ رُكُوعًا ۲۲

سب پر اللہ راضی ہو گیا اور وہ اللہ پر راضی  
ہو گئے اور اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے ایسے باقائے  
تیار کر رکھے ہیں جن کے پیچھے نہریں بہتی ہیں

جو کبھی خزاں دیدہ نہیں ہوں گے اور وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے یہی تو بڑی کامیابی ہے۔

لِلْفُقَرَاءِ وَالْمُهَاجِرِينَ الَّذِينَ أُخْرِجُوا  
مِنْ دِيَارِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُونَ فَضْلًا  
مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا وَيُصِرُونَ لِلَّهِ  
وَمَا سُئِلُوا أُولَٰئِكَ هُمْ الصَّادِقُونَ  
رَالْحَشْرِ ۲۱ آيَت ۹

(رفنے کا مال، ان تنگدست مہاجرین کے  
لئے ہے جو اپنے گھروں اور مالوں سے نکالے  
گئے تھے وہ اللہ کی رضا کے مطابق حلال  
کمانی کما کر کھاتے ہیں اور اللہ اور رسول ﷺ  
کی مدد کرتے ہیں یہی تو سچے ہیں۔

اور رفنے کا مال، ان کا حق بھی ہے جو دار  
الہجرت (مدینہ) میں مقیم ایمان پر قائم ہیں جو  
لوگ ان کی طرف ہجرت کر کے آئے ہیں ان سے  
محبت کرتے ہیں اور جو کچھ ان مہاجرین کو دیا  
جائے اپنے قلوب میں اس کی خواہش نہیں رکھتے  
اور اپنے مال خواہ فاقہ ہی کیوں نہ ہو اپنی جانوں

وَالَّذِينَ تَبَوَّءُوا الدَّارَ وَالْإِيمَانَ  
مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّونَ مَنْ هَاجَرَ  
إِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُونَ فِي صُدُورِهِمْ  
حَاجَةً مِّمَّا أُوتُوا وَيُؤْتُونَ  
عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ  
رَالْحَشْرِ ۲۱ آيَت ۹

پر انہیں ترجیح دیتے ہیں۔

اور جو لوگ ایمان لائے اور اللہ کی راہ میں ہجرت اور قتال کیا اور وہ لوگ بھی جنہوں نے مہاجرین کو جگہ دی اور ان کی مدد کی وہ حقے سچے مومن ہیں۔ اور ان کے لئے نفیس رزق ہے۔

وَالَّذِينَ آمَنُوا مِن بَعْدِ وَهَابُوا جِهَادًا مَعَكُمْ فَاولئِكَ مِنكُمْ  
 رَانَفَالۡ ۸ آیت ۷۴  
 وَالَّذِينَ آمَنُوا مِنۢ بَعْدِ وَهَابُوا جِهَادًا مَعَكُمْ فَاولئِكَ مِنكُمْ  
 رَانَفَالۡ ۸ آیت ۷۵  
 اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰ مِنِ الْمُؤْمِنِيۡنَ اَنۡفُسَهُمْ  
 وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمۡ الْجَنَّةَ وَيُقَاتِلُوۡنَ  
 فِيۡ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَيُقَاتِلُوۡنَ (وقف)  
 وَالتَّوْبَةُ ۹ آیت ۱۱۱  
 رِجَالٌ لَا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ  
 عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِتۡبَاءِ  
 الزَّكٰوةِ صۡرۡ النُّوۡرِ ۲۴ آیت ۱۲

وہ لوگ جو ایمان لائے اور ہجرت کی اور تمہارے ساتھ مل کر جہاد کیا وہ بھی تم میں سے ہیں بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے مومنوں سے ان کی جانیں اور مالِ حبت کے بدلے میں خرید لئے ہیں۔ اور اللہ کی راہ میں قتل کرتے بھی ہیں اور قتل ہو بھی جاتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کو کوئی تجارت اور خرید و فروخت اقامِ صلوٰۃ اور زکوٰۃ دینے سے غافل نہیں کرتی۔

وَالَّذِينَ آمَنُوا وَهَابُوا جِهَادًا  
 فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالَّذِينَ آوَدُوا نَصْرًا  
 أَوْلِيَّكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا لَهُمْ مَغْفِرَةٌ  
 وَرِزْقٌ كَرِيمٌ ۷

(الانفال ۸ آیت ۷۴)

وَالَّذِينَ آمَنُوا مِنۢ بَعْدِ وَهَابُوا جِهَادًا  
 مَعَكُمْ فَاولئِكَ مِنكُمْ

(انفال ۸ آیت ۷۵)

اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰ مِنِ الْمُؤْمِنِيۡنَ اَنۡفُسَهُمْ  
 وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمۡ الْجَنَّةَ وَيُقَاتِلُوۡنَ  
 فِيۡ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَيُقَاتِلُوۡنَ (وقف)

(التوبة ۹ آیت ۱۱۱)

رِجَالٌ لَا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ  
 عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِتۡبَاءِ  
 الزَّكٰوةِ صۡرۡ النُّوۡرِ ۲۴ آیت ۱۲

۱۔ قرآنی نظام میں سب کچھ اللہ تعالیٰ ہی کا ہے یعنی مومنوں کا۔ دوسرے لفظوں میں وہ مومنوں کا بیت المال ہے ایسے نظام میں کسی کی کوئی جائز ضرورت رہنے نہیں پاتی۔

لوگوں میں سے وہ بھی ہے جو اللہ کی رضا جوئی کے لئے اپنی جان تک کا سودا کر دیتا ہے حقیقت یہ ہے کہ اللہ ایسے بندوں پر

مہربان ہے۔

بلاشبہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو پسند کرتا ہے جو سیمہ پلائی دیوار میں گمراہ خدا میں قتل کرتے ہیں۔

بلاشبہ مومن وہ ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاتے ہیں اور حیب کسی اجتماع کے وقت اللہ اور رسول کے ساتھ ہوتے ہیں تو حیب تک اس سے اجازت نہ لیں وہاں سے جاتے نہیں۔

وَمِنَ النَّاسِ مَن يَشْرِي نَفْسَهُ  
ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللَّهِ وَاللَّهُ  
رَؤُوفٌ بِالْعِبَادِ ۝

(البقرہ ۲ آیت ۲۰۷)

إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَ  
فِي سَبِيلِهِ صَفًا كَانَهُمْ  
بَنِيَانٌ مَّرصُومُونَ ۝ (صف پ ۲ آیت ۴۲)

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ  
وَرَسُولِهِ إِذَا كَانُوا مَعَهُ  
عَلَىٰ أَمْرٍ جَامِعٍ لَّمْ يَذْهَبُوا حَتَّىٰ  
يَسْأَلُوهُ ۝

(النور ۲۴ آیت ۶۲)

## احادیث نبویؐ

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے وہ کہتے تھے کہ میں نبی صلعم کے ہمراہ تھا۔ مدینہ کے باغوں میں سے ایک باغ میں آپ

وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ  
كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فِي حَائِطٍ فِي حَيْطَانِ الْمَدِينَةِ

تھے کہ ایک شخص آیا اس نے دروازہ کھلویا  
 تو نبی صلعم نے فرمایا دروازہ کھول دو اور اس  
 کو جنت کی بشارت سنا دو۔ میں نے دروازہ  
 کھول دیا دیکھا تو ابو بکرؓ تھے میں نے ان کو  
 رسول اللہ صلعم کے ارشاد کے مطابق خوشخبری  
 سادی انہوں نے اللہ کا شکر ادا کیا پھر ایک  
 اور شخص آیا اس نے دروازہ کھلویا تو نبی صلعم  
 نے فرمایا کھول دو، اس کو بھی جنت کی خوشخبری  
 سنا دو۔ چنانچہ میں نے کھول دیا اور دیکھا تو  
 وہ عمرؓ تھے میں نے ان کو بھی رسول اللہ کے  
 ارشاد کے مطابق خوشخبری سادی انہوں  
 نے اللہ کا شکر ادا کیا پھر ایک اور شخص آیا  
 اس نے دروازہ کھلویا آپ نے فرمایا کہ  
 کھول دو اور اس کو بھی جنت کی خوشخبری سنا  
 دو۔ ایک مصیبت پر جو ان کو پہنچے  
 گی، وہ عثمانؓ تھے میں نے ان کو بھی نبی  
 صلعم کے ارشاد کے مطابق خوشخبری سادی

فَجَاءَ رَجُلٌ فَاسْتَفْتَحَ فَقَالَ لِنَبِيِّ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْتَحْ لِي  
 وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَقَفَعْتُ لَهُ فَإِذَا  
 أَبُو بَكْرٍ كَبَّرْتُهُ بِمَا قَالَ رَسُولُ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ  
 اللَّهَ ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ فَاسْتَفْتَحَ  
 فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 افْتَحْ لِي وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ  
 فَقَفَعْتُ لَهُ فَإِذَا عُمَرُ رَضِيَ  
 فَأَخْبَرْتُهُ بِمَا قَالَ  
 النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ  
 اللَّهَ ثُمَّ اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ فَقَالَ لِي  
 افْتَحْ لِي وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلَيَّ  
 بَلَوِي تَصِيْبَةً فَإِذَا عُثْمَانُ فَأَخْبَرْتُهُ  
 بِمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللَّهُ ثُمَّ قَالَ اللَّهُ  
 الْمُسْتَعَانُ وَتَفَقَّ عَلَيْهِ

۱۔ مصیبت کا اشارہ ایسا عاصروہ و شہادت عثمانؓ کی طرف ہے

انہوں نے اللہ کا شکر ادا کیا پھر کہا کہ اللہ میری مدد کرے (بخاری و مسلم)

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَمَّا كَأَنَّ اللَّيْلَةَ رَجُلٌ صَاحِحٌ وَكَانَ أَبَا بَكْرٍ يَنْبِطُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَنْبِطُ عُمَرُ بْنُ الْكَلْبِيِّ وَيَنْبِطُ عُثْمَانُ وَيَعْمَرُ قَالَ جَابِرٌ فَلَمَّا قُتِلَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَا أَمَا الرَّجُلُ الصَّالِحُ فَسَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَّا نَوَاطُ بَعْضِهِمْ بَعْضٍ فَهُمْ وَكَأَنَّ الْأَمْرَ الَّذِي بَعَثَ اللَّهُ بِهِ نَبِيًّا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آج رات کو ایک نیک شخص کو خواب دکھایا گیا کہ گویا ابو بکرؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن سے ٹسکائے گئے ہیں اور عمرؓ ابو بکرؓ کے دامن سے اور عثمانؓ عمرؓ کے دامن سے حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے اٹھے تو ہم نے آپس میں کہا کہ وہ نیک شخص جس کو یہ خواب دکھایا گیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور ایک دوسرے سے لٹکنا معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ اسی دین کے حاکم ہونگے جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث کیا

کیا ابو داؤد

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ہم کہا کرتے تھے کہ ابو بکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ رضی اللہ عنہم

رہا لا ابو داؤد

عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نَقُولُ دَرَسُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى ابْتَكِرُوا وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ

اے یعنی جب ان حضرات کا ہم ذکر کیا کرتے تھے تو اس ترتیب سے کیا کرتے تھے ایک تو اس طرح ترتیب نصیبت دوسرے ترتیب خلافت ظاہر ہوتی ہے

رضی اللہ عنہم) (رواہ الترمذی) اللہ تعالیٰ ان سب سے راضی ہو  
 سید محمد ہمدی علی خاں نواب محسن الملک آیات بنیات میں  
 لکھتے ہیں :-

الغرض ہم شیعہ حضرات سے التماس کرتے ہیں کہ وہ ذرا انصاف فرمائیں کہ ان  
 کے مفسرین اور محدثین صحابہؓ کی نسبت کیا لکھتے ہیں اور ان کے استقلال اور ایمان اور اسلام کو  
 کیسا تسلیم کرتے ہیں اور پھر بایں ہمہ ان سے عداوت رکھتے ہیں اور ایسے لوگوں کو جن کے ایمان  
 اور اسلام پر پیغمبر علیہ السلام کو اطمینان ہوئے اور جن کی لغزش کرنے کا شبہ تک حضرت ا کے  
 دل میں نہ گزریے اور جو باوجود مصیبتوں اور تکلیفوں کے اطاعت نبویؐ سے سر مو باہر نہ ہو  
 اور ان کے استقلال اور صبر کی تعریف کرے منافی اور مرتد کہتے ہیں (نعوذ باللہ من ذلک)  
 ہمیں سمجھ نہیں آتا کہ بعض حضرات کس طرح ایسے سچے مسلمانوں اور پکے ایمان والوں کو  
 منافی کہتے ہیں اور کیونکر ایسی صریح آیات اور سچی روایات سے انکار کرتے ہیں اہل حق  
 کہ جب کوئی شخص ان آیتوں اور حدیثوں اور روایتوں کو دیکھے تو بھلا ممکن ہے کہ وہ صحابہؓ  
 کرام کے فضائل میں شبہ کر سکے۔ یا ان کی نسبت نفاق اور ارتداد کا خطرہ بھی دل میں لا  
 سکے۔ غور کرنے کا مقام ہے کہ خدا نے ان کے حالات بیان کرنے میں فقط کناہیے  
 اور اشارے پر قناعت نہ فرمائی بلکہ صاف صاف تصریح کر دی اور ٹھیک ٹھیک پتہ  
 اور نشان ان کا بتلا دیا اور ایسی صریح آیات نازل فرما کر منکرین کے شبہات کو دور  
 کر دیا اگر پیغمبر صاحب کے اوپر ایمان لاتے والوں کی خدا اجمالی تعریف کر دیتا تو منکرین



کو تاویل اور شبہ کا موقع مل سکتا تھا مگر جب صاف کہہ دیا کہ میں ان مسلمانوں سے راضی ہوں جنہوں نے پیغمبر علیہ السلام کے ہاتھ پر بیعت کی اور جگہ بھی بیعت کرنے کی بتلا دی کہ درخت کے نیچے اور یہ بھی کہہ دیا کہ یہ لوگ پیغمبر کے ہاتھ پر نہیں بلکہ میرے ہاتھ پر بیعت کرتے ہیں تو اب کون ایسا شخص ہے جو ایسے بیعت کرنے والوں کے ایمان اور اخلاق پر شبہ کر سکے؟

(نوٹ)

اس باب میں صحابہ کرامؓ کی فضیلت کے بارے میں تو صرف چند آیات ہی پر اکتفا کیا گیا ہے۔ ورنہ قرآن مجید میں متعدد آیات ایسی ہیں جن میں صحابہ کرامؓ کو براہ راست مخاطب کر کے تاجِ فضیلت پہنایا گیا ہے اور ان میں سے خلفائے راشدینؓ سرفہرست ہیں۔

عثمانی دورِ خلافت کے  
 ~ طسہ نائل  
 احمد جمیل



# عثمانی دور خلافت میں اسلامی فتوحات

## اور مہمات کے جرنیلوں کا تذکرہ

یہ بات تو اب سب کے سامنے ہے کہ انبیاء علیہ السلام توحید کا پیغام لے کر آتے رہے اور ان کی سخت مخالفت ہوتی رہی ان کو شدید اذیتیں پہنچانی گئیں اور حضرت علیؑ کو بزرگمرد شہید کر ڈالا گیا۔ رسول مقبول کے ساتھ بھی جو سلوک روا رکھا گیا وہ بھی سب کے سامنے ہے لیکن جس عزم اور ایمان کے ساتھ ان مصیبتوں کا مقابلہ کیا گیا وہ بے مثال ہے ایک فتنہ و فساد کو قابو کر لیا جاتا تو سرحدی بغاوتوں کا آغاز ہو جاتا نبی کریمؐ کی وفات کے بعد کئی نئے فتنے کھڑے ہو گئے تو ابوبکر صدیقؓ جیسے ہاتھوں نے ان کو سنبھالا۔ اسی طرح حضرت عمرؓ کے بعد کئی بغاوتیں اور فسادات شروع ہو گئے تو اللہ کے فضل و کرم سے عثمانؓ غنیؓ جیسے بزرگ نے ان کو مٹا دیا۔۔۔ قدرتی طور پر سرحدیں وسیع سے وسیع تر ہوتی گئیں۔

اس باب میں ہم نے ان جرنیلوں کو پیش کیا ہے جو مقامی طور پر یہ کام سرانجام دیتے

رہے۔

۱۱) حضرت سعید بن العاصؓ (فاتح طبرستان)

نبی امیہ کے خاندان کے ایک فرد تھے ان کے باپ دادا بڑے دبدبہ اور شکوہ والے آدمی تھے۔ ان کے والد عاص بدر کی لڑائی میں حضرت علیؓ کے ہاتھ سے مارے گئے تھے مسلمان ہونے کے بعد انہوں نے حضرت عثمانؓ سے تربیت پائی اور بعد میں حضرت عثمانؓ

نے کتابت کے لئے جو قرآنی بورڈ طے مقرر کیا تھا اس کا ایک رکن مقرر کیا۔ کیوں کہ وہ قرآنی لب و لہجہ میں نبی کریمؐ سے بالکل مشابہت رکھتے تھے۔

حکومت کے فن میں غیر معمولی ممتاز نظر آتے تھے چنانچہ ۱۹۲۹ء میں حضرت عثمانؓ نے انہیں ولید بن عقبہؓ کی جگہ کوفہ کا گورنر مقرر کیا۔ حضرت عمرؓ کی وفات کے بعد ایران میں پھر شوشین برہہ پاموچکی تھیں۔ چنانچہ آپ نے ان کو بڑی بیباقت سے فرد کیا اور بعد میں ایران کا ایک حصہ طبرستان (نقشہ ملاحظہ ہو) فتح کیا۔ اس ہم میں حسنؓ، حسینؓ، عبداللہؓ بن عباسؓ۔ ابن عمرؓ اور ابن زبیرؓ آپ کے زیر قیادت تھے۔ اس کے بعد انہوں نے ہرجا اور آذربائیجان کی بغاوتوں کو فرد کیا۔

۳۴ھ میں اہل کوفہ کی شکایت پر حضرت عثمانؓ نے انہیں معزول کر دیا۔ جمیل اور صفین کی لڑائی خیز لڑائیوں میں وہ غیر جانبدار رہے اور خانہ نشینی اختیار کر لی اور بعد میں امیر معاویہؓ کے دور حکومت میں وہ مدینہ کے گورنر مقرر ہوئے لیکن کچھ عرصہ بعد امیر معاویہؓ نے ان کو معزول کر کے ان کی جگہ مروان کو مقرر کر دیا

(سیر الصحابہ حصہ ۵، مفتاح از شاہ معین الدین احمد ندوی)

(۴) عبداللہ بن عامر دفاح خراسان اور افغانستان

یہ جرنیل بھی نبی امیہ میں سے تھے صاحب ثروت اور عرب کے مشہور فیاضوں میں سے تھے حضرت عثمانؓ کے قریبی رشتہ دار تھے

پیدائش کے موقع پر حصول برکت کے لئے وہ نبی کریمؐ کے سامنے پیش کئے گئے تو حضورؐ نے انکے کے منہ میں لعاب نہن ڈال کر یہ دعا فرمائی کہ ”یہ مستقی“ میرا بن کر نوالا ہوگا۔

۲۹ھ میں حضرت عثمانؓ نے انہیں بصرہ کا عامل بنا کر بھیجا۔ اس وقت عمرہ ۲ سال تھی وبقسطہ ملاحظہ ہو، خراساں کا پورا علاقہ ترکستان کا کچھ حصہ نیشاپور۔ طرات، صغیانہ کرمان اور سیستان و بختان، ان کے زمانہ میں اسلامی سلطنت میں شامل ہوئے۔ ان فتوحات کے شکرانہ کے طور پر حج کرنے تشریف لگے اور پالی پر مال غنیمت کا بڑا حصہ مہاجرین اور انصار میں تقسیم کیا۔ اور پھر اپنے دارالحکومت بصرہ چلے گئے امیر معاویہؓ کے وقت بھی تین سال تک بصرہ کے گورنر رہے اور پھر معزول کر دیئے گئے زفاہ عامہ کے کاموں میں بصرہ میں نہر کھدوانی بازار بنوایا، جا بجا کنوئیں کھدوائے اور... خاص کر عرفات میں پانی مہیا کرنے کا اہتمام کیا۔

(امیر الصحابہ حصہ ہفتم از شاہ معین الدین احمد نازوی)

### (۳) حضرت ولید بن عقبہؓ (فاتح آرمینیا)

حضرت عثمانؓ کے دور خلافت میں وہ کوفہ کے گورنر تھے یہ یاد رکھنا چاہیے کہ وہ خود نبی کریمؐ کے وقت میں بھی ایک قبیلہ بنو مصطلق کی طرف صدقات کی وصولی کے لئے مامور کئے گئے تھے۔ عہد صدیقیؓ اور عہد فاروقیؓ میں بھی فوجی مناصب پر متمکن رہے اور خالد بن ولیدؓ کے ماتحت کئی جگہ جہاد میں پورا پورا حصہ لیا۔ آپؓ کی گورنری کے زمانہ میں آرمینیا اور آذربائیجان اسلامی مملکت میں شامل ہوئے۔

### (۴) اشعث بن قیسؓ (فاتح آذربائیجان)

آذربائیجان میں بغاوت ہوئی تو اس کے فرو کرنے کیلئے حضرت عثمانؓ نے ان کو وہاں بھیجا۔ یہ علاقہ دوبارہ ختم ہوا تو اشعث بن قیس وہاں کے عامل بنائے گئے یہاں ہنزل

نے کتابت کے لئے جو قرآنی بورڈ طے مقرر کیا تھا اس کا ایک رکن مقرر کیا۔ کیوں کہ وہ قرآن  
لب و لہجہ میں نبی کریمؐ سے بالکل مشابہت رکھتے تھے۔

حکومت کے فن میں غیر معمولی ممتاز نظر آتے تھے چنانچہ ۲۹<sup>ھ</sup> میں حضرت عثمانؓ نے  
انہیں ولید بن عقبہ رضی اللہ عنہ کی جگہ کوفہ کا گورنر مقرر کیا۔ حضرت عمرؓ کی وفات کے بعد ایران  
میں پھر شوش میں برپا ہو چکی تھیں۔ چنانچہ آپ نے ان کو بڑی بیعت سے فر دیا اور ایران  
میں ایران کا ایک حصہ طبرستان (نقشہ ملاحظہ ہو) فتح کیا۔ اس ہم میں حسنؓ، حسینؓ، عبداللہؓ  
بن عباسؓ۔ ابن عمرؓ اور ابن زبیرؓ آپ کے زیر قیادت تھے۔ اس کے بعد انہوں نے بصرہ  
اور آذربائیجان کی بغاوتوں کو فرو کیا۔

۳۲<sup>ھ</sup> میں اہل کوفہ کی شکایت پر حضرت عثمانؓ نے انہیں معزول کر دیا۔ جمل اور  
صفین کی لڑیہ خیز لڑائیوں میں وہ غیر جانبدار رہے اور خانہ نشینی اختیار کر لی اور بعد میں  
امیر معاویہؓ کے دور حکومت میں وہ مدینہ کے گورنر مقرر ہوئے لیکن کچھ عرصہ بعد امیر معاویہؓ  
نے ان کو معزول کر کے ان کی جگہ مروان کو مقرر کر دیا  
(سیر الصحابہ حصہ ۵ منہتم از شاہ معین الدین احمد ندوی)

(۴) عبداللہ بن عامر دقح خراسان اور افغانستان

یہ جریر بھی نبی امیہ میں سے تھے صاحب ثروت اور عرب کے مشہور فیاضوں  
میں سے تھے حضرت عثمانؓ کے قریبی رشتہ دار تھے  
پیدائش کے موقع پر حصول برکت کے لئے وہ نبی کریمؐ کے سامنے پیش کئے گئے تو حضورؐ  
نے انکے کے منہ میں لعاب نہیں ڈال کر یہ دعا فرمائی کہ ”یہ مستقی“ میرا کر خواہا ہوگا۔

۲۹ھ میں حضرت عثمانؓ نے انہیں بصرہ کا عامل بنا کر بھیجا۔ اس وقت عمرہ ۲ سال تھی (نقشہ ملاحظہ ہو) خراہاں کا پورا علاقہ ترکستان کا کچھ حصہ نیشاپور۔ طرات اور صفہان کرمان اور سیستان (بجستان) ان کے زمانہ میں اسلامی سلطنت میں شامل ہوئے۔ ان فتوحات کے ثمرانہ کے طور پر حج کرنے تشریف لگئے اور واپسی پر مال غنیمت کا بڑا حصہ مہاجرین اور انصار میں تقسیم کیا۔ اور پھر اپنے دارالحکومت بصرہ چلے گئے امیر معاویہؓ کے وقت بھی تین سال تک بصرہ کے گورنر رہے اور پھر معزول کر دیئے گئے زفراہ عامرہ کے کاموں میں بصرہ میں نہر کھدوانی بازار بنوایا، جا بجا کنوئیں کھدوائے اور... خاص کر عرفات میں پانی متیا کرنے کا انتظام کیا۔

(میر الصحابہ حصہ ہفتم از شاہ معین الدین احمد ناردی)

### (۳) حضرت ولید بن عقبہؓ (فاتح آرمینیا)

حضرت عثمانؓ کے دور خلافت میں وہ کوفہ کے گورنر تھے یہ یاد رکھنا چاہیے کہ وہ خود نبی کریمؐ کے وقت میں بھی ایک قبیلہ بنو مصطلق کی طرف صدقات کی وصولی کے لئے مامور کئے گئے تھے۔ عہد صدیقیؓ اور عہد فاروقیؓ میں بھی فوجی مناصب پر متمکن رہے اور خالد بن ولیدؓ کے ماتحت کئی جگہ جہاد میں پورا پورا حصہ لیا۔ آپؓ کی گورنری کے زمانہ میں آرمینیا اور آذربائیجان اسلامی مملکت میں شامل ہوئے۔

### (۴) اشعث بن قیسؓ (فاتح آذربائیجان)

آذربائیجان میں بغاوت ہوئی تو اس کے فرو کرنے کیلئے حضرت عثمانؓ نے ان کو وہاں بھیجا۔ یہ علاقہ دوبارہ ختم ہوا تو اشعث بن قیس وہاں کے عامل بنائے گئے یہاں ہنزل



نے بہت سے عرب آباد کرائے اور قرآنی تعلیم کا پکا بندوبست کیا۔ حضرت  
 علیؑ نے خلافت پر بیٹھے اور دوسرے عثمانی عاملوں کی طرح انہیں بھی معزول کر دیا گیا لیکن  
 بعد میں خود آذربائیجان کے لوگوں کی درخواست پر حضرت علیؑ نے انہیں دوبارہ وہاں  
 کا گورنر مقرر کیا تو معلوم ہوا کہ وہاں اکثر لوگ مسلمان ہو کر قرآن مجید پڑھ چکے تھے  
 انہوں نے صحابہ کرام سے دوسرا روز از عبد السلام ندوی

## (۵) حضرت امیر معاویہؓ (فاتح شام) اور خزانہ بحیرہ روم

بنی امیہ کے ایک ممتاز گھرانے سے تعلق رکھتے تھے یا نجوین نشت میں نبی کریمؐ کے  
 ساتھ ان کا شجرہ ملتا ہے شجرہ ملاحظہ ہو ان کی حقیقی بہن حبیبہؓ اہمات المؤمنین میں سے  
 تھیں

فتح مکہ کے دن اپنے باپ ابوسفیان کے ساتھ مشرف باسلام ہوئے اور نبی کریمؐ  
 نے انہیں مبارک باری اور ان کے حکم سے حنین اور طائف کے غزوات میں شریک ہوئے  
 غنیمت کے مال سے انہیں حصہ دیا گیا اور خاندانی وقار کے لحاظ سے کاتب وحی مقرر  
 ہوئے یہ بات یاد رکھنے کی ہے کہ ابوسفیان کی سخت اسلام دشمنی کے باوجود انہوں نے  
 بدر اور احد کی جنگوں میں شرکت نہیں کی وہ دل سے اسلام کو سزا نہیں جانتے تھے لیکن  
 باپ کے ڈر سے اس کا اظہار نہیں کرتے تھے

اردن کی فتح کے سلسلہ میں حضرت ابو عبیدہؓ سپہ سالار تھے عمرو بن العاصؓ کو ساحلی  
 علاقہ کا انچارج مقرر کیا۔ رومیوں کا مقابلہ خونخوار تھا عمرو بن العاصؓ نے امداد طلب کی  
 تو حضرت ابو عبیدہؓ نے جو امدادی دستہ بھیجا اس کی کمان سزا اور اس کے بھائی معاویہؓ کے

ہاتھ میں تھی۔ اس ہم میں انہوں نے غیر معمولی لیاقت کا ثبوت دیا۔ یہ اسلامی لشکر تمام ساحلی علاقہ پر مسلط ہو گیا۔ اس علاقہ کے گورنر معاویہؓ کے بڑے بھائی یزیدؓ مقرر ہوئے۔ حضرت عمرؓ کے عہد خلافت میں رومیوں نے بعض علاقے واپس لے لئے معاویہؓ نے اردن، شام اور بیزنٹ و دیگر ساحلی علاقوں کی معرکہ آرائیوں میں بڑے ممتاز نظر آئے ہیں۔ یزیدؓ کے انتقال کے بعد معاویہؓ شام کے گورنر مقرر ہو گئے اور حضرت عمرؓ کے عہد خلافت میں چار سال تک دمشق میں اپنا دار الحکومت قائم رکھا۔

حضرت عثمانؓ کے عہد میں بحری بیڑا تیار ہوا۔ اس کی تحریک بھی معاویہؓ کی طرف سے تھی۔ عمرو بن العاصؓ نے مشکلات بیان کیں تو حضرت عثمانؓ نے مشکل بڑی پابندیوں کے ساتھ اجازت دی۔

یہ بیڑہ بڑا کامیاب ثابت ہوا۔ جزائر قبرص اور رودز فتح ہوئے اور بحیرہ روم کئی مقامات پر اسلامی پرچم لہرانے لگا۔ حضرت عثمانؓ ایک قدم اور بڑھے اور سنفس نفیس ساحل پر پر گھوم پھر کر ایک اٹھ تلاش کیا اور بندر گاہ قائم کی یہ وہی جگہ ہے جہاں آج کل جدہ آباد ہے۔ حضرت عثمانؓ کی شہادت کے بعد جمعیت اسلام ختم ہو گئی ان کے بیدردی کے ساتھ شہید کئے جانے اور قاتلین کے کھلے بندوں بچرنے کا واقعہ ایسا تھا کہ غیر جانبدار مسلمانوں کے دلوں میں بھی شکوک اور شبہات پیدا ہو گئے اس کے بعد جو مظاہرے اور جنگیں ہوئیں وہ سب کے سامنے ہیں۔

اہل سنت و جماعت کو امام احمد بن حنبلؒ امام ابو حنیفہؒ شیخ عبد القادر گیلانیؒ۔ پیران پیر اور کئی بزرگوں کی طرف سے ہدایت ہے کہ کسی کو بڑا بھلا نہ کہیں اور یہ معاملہ خدا کی ذات پر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے چھوڑ دیں اور جو لوگ آج بھی ان بزرگوں کے لئے

ہلکے ہلکے الفاظ استعمال کرتے ہیں وہ اللہ اور اللہ کے رسول کی نافرمانی کرتے ہیں ہمارا عقیدہ ہے کہ صرف انبیاء ہی معصوم ہوتے ہیں اور ان کے سوا اور کوئی ہستی معصوم نہیں اور یہی عقیدہ ان تمام بزرگوں کے حق میں ہے کیونکہ اس سے عفو کی گنجائش نکلتی ہے اور عفو یعنی درگزر کا مرتبہ نماز روزہ سے کم نہیں ہے

## (۶) عمرو بن العاص (فاتح مصر)

بیعت رضوان کے عظیم الشان نتائج میں یہ واقعہ بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ اسی موقع پر خالد بن ولید اور عمرو بن العاص بیک وقت مسلمان ہو گئے اور نبی کریم نے ان کو مبارکباد دی اور بعد میں ان کی دلیری اور بہادری کی وجہ سے اکثر جنگوں میں ان سے بہت کام لیا۔

فتح مکہ کے بعد نبی کریم نے مختلف اطراف میں تبلیغی دتے بھیجے۔ ایک قبیلہ بنو قضاعہ نے مسلمانوں پر حملہ کر دیا اس کو سر کرنے کے لئے نبی کریم نے عمرو بن العاص کو بھیجا۔ مقابلہ سخت تھا۔ مکہ مانجی گئی تو نبی کریم نے ایک اور دستہ بھیجا جس میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہما اور حضرت ابو علیہ رضی اللہ عنہما بھی شامل تھے نبی کریم کے حکم سے ان سب بزرگوں نے عمرو بن العاص کی زیر قیادت اور زیر امامت جہاد کیا حالانکہ وہ ان کے مقابل میں ہر لحاظ سے چھوٹے تھے۔ عمرو بن العاص نے اپنے حسن تدبیر سے اس قبیلہ کو مطیع کیا نبی کریم کی وفات کے بعد جب ارتداد اور مدعیان نبوت کے فتنے اٹھے تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان کی بہادری جنگی قابلیت اور دلیری سے پورا پورا فائدہ اٹھایا اور ہر جگہ کامیاب رہے۔

حضرت عمرؓ کے زمانہ میں عمرو بن العاصؓ نے مصر پر چڑھائی کی اور اس کو فتح کر لیا۔ اور جب اسکندریہ کو دار الحکومت بنانا چاہا تو حضرت عمرؓ نے اتفاق نہ کیا اس لئے ایک چھوٹے سے شہر فسطاط کو دار الحکومت بنایا حضرت عثمانؓ کے دورِ خلافت میں بھی ان کی عظمت برقرار رہی اور جب مصنفوں نے اقربا نوازی کے الزامات تراشے تو ان کا یہی جواب تھا کہ وہ میرے دورِ خلافت سے پہلے ہی اعلیٰ مناصب پر فائز ہو چکے تھے۔

## ۷۔ عبداللہ بن سعد بن ابی سراح و قاضی طرابلس،

یہ بزرگ حضرت عثمانؓ کے رضاعی بھائی تھے اور فتح مکہ سے پیشتر ہی مسلمان ہو گئے تھے۔ نبی کریمؐ جب ہجرت کر کے مدینہ تشریف لے گئے تو یہ بھی ان کے ساتھ تھے اور کتابت وحی کا کام بھی ان کے سپرد تھا۔ حضرت عمرو بن العاصؓ سے مالیات میں کمی کی شکایت حضرت عمرؓ کے وقت سے چلی آتی تھی اور ان کا یہ کہنا تھا کہ انہوں نے اراداًً مصلحت کے طور پر کچھ ٹیکس کم کر دیئے تھے بعد میں جب حضرت عثمانؓ کا دورِ خلافت شروع ہوا تو مہات کے سلسلوں میں عبداللہ بن سعد کے ساتھ ان کی ٹکر ہو گئی جس کی بنا پر حضرت عثمانؓ نے عمرو بن العاصؓ کو معزول کر کے ابی کی جگہ عبداللہ بن سعد کو مقرر کر دیا۔

حضرت عثمانؓ نے عبداللہ بن سعد کو مصری افواج کا سالار مقرر کرنے کے بعد افریقہ کو فتح کرنے کا حکم دیا اور اس سلسلہ میں مکہ بھی بھیجی گئی یہ مہم اس لحاظ سے بھی اہمیت رکھتی ہے کہ اس مکہ میں حسن بن علیؓ، حسین بن علیؓ، عبداللہ بن عباسؓ، عبداللہ بن عمرؓ۔ عبداللہ بن العاصؓ اور ابن جعفرؓ جیسے بزرگ شامل تھے۔ طرابلس پر رومیوں

کا قبضہ تھا اور مقابلہ بڑا سخت تھا، شاہ گربگری نے لاکھوں کی تعداد میں جنگجو جوان جمع کر لئے تھے۔ کافی عرصہ تک جنگ جاری رہی۔ حضرت عثمانؓ نے جب ایک عرصہ تک کوئی اطلاع نہ پائی تو عبداللہ بن زبیرؓ کی قیادت میں ایک اور زبردست دستہ بطور کمک بھیجا۔ عبداللہ بن زبیرؓ کے پہنچتے ہی حالات نے پلٹا کھایا۔ عبداللہ بن زبیرؓ دلیر اور بہادر ہونے کے علاوہ ایک زبردست ہر شخصیت تھی۔ اس نے اور تداویر کے علاوہ ایک یہ تدبیر تباہی کہ ادھی فوج جنگ میں مصروف رہے اور ادھی آرام کرے اس طرح ایک موقع پر جب طرفین تھک کر چور ہو گئے اور اپنے اپنے خمیوں میں چلے گئے تو عبداللہ بن زبیرؓ اپنی ادھی تازہ دم فوج کو لیکر میدان میں کود پڑا اور اس طرح مسلمانوں کو طرابلس کی فتح نصیب ہو گئی۔ اس ساری کمان کا سپہ سالار چونکہ عبداللہ بن زبیرؓ تھا اس لئے یہ فتح ان ہی کی شمار ہوتی ہے

## (۸) حضرت عبداللہ بن زبیرؓ (فاتح شمالی افریقہ)

ان کے والد ماجد زبیر بن العوامؓ نبی کریمؐ کے حواری اور عشرہ مبشرہ میں سے تھے اور حضرت عمرؓ نے اپنے بعد خلافت کے لئے جن چھ بزرگوں کے نام وصیت کئے تھے ان میں سے ایک یہ تھے ام المومنین حضرت خدیجہؓ آپ کی چھوٹی تھیں۔ نبی کریمؐ کی حقیقی چھوٹی حضرت صفیہؓ آپ کی دادی تھیں اور حضرت ابو بکرؓ آپ کے نانا تھے گویا حضرت عائشہ صدیقہؓ کے آپ حقیقی بھانجے تھے آپ کی والدہ حضرت اسماءؓ کو نبی کریمؐ نے "ذات النطاقین" کا محبت بھرا لقب عطا کیا ہے۔

اتفاق کی بات ہے کہ ہماجرین کے مدینہ پہنچنے پر دیر تک ان کے ہاں کوئی بچہ

پیدا نہ ہوا تو یہودیوں نے طرح طرح کی باتیں شروع کر دی تھیں۔ یہ پہلا بچہ ہے جو مہاجرین میں پیدا ہوا جس سے مسلمانوں کو غیر معمولی مسرت ہوئی۔ نبی کریم ﷺ نے اس بچہ کو گوہر میں لے کر کھجور چبا کر اس کے منہ میں ڈال ڈیکر مبارک لعاب دہن ہمیشہ ابن زبیر کے لئے باعث برکت اور باعث عظمت رہا۔

ابن زبیر رضی اللہ عنہ ہی سے بلیاک، بہادر، جرات مند اور خود اعتمادی کے مالک تھے لیکن ان کے کارناموں کا آغاز حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت سے شروع ہوتا ہے جبکہ انہیں طرابلس کی جنگ میں اپنا مہتر اور تاجر دکھانے کا موقع ملا۔

طرابلس کی جنگ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے عہدِ خلافت کے مشہور واقعات میں شمار ہوتی ہے

اس زمانہ میں افریقہ مندرجہ ذیل شمالی علاقوں کا مجموعہ تھا۔ طرابلس، الجزائر، تونس، مراکش وغیرہ وغیرہ۔ اور اس علاقہ کا پایہ تخت طرابلس تھا۔ جہاں کا حکمران بڑا طاقتور اور ایک وسیع سلطنت کا حاکم سمجھا جاتا تھا۔ جنگی مہارت میں بھی اس کی بڑی شہرت تھی۔ اس نے اعلان کر رکھا تھا جو شخص مسلمانوں کے سردار کا سر کاٹ کر لائیکا اس کو ایک لاکھ دینار کے علاوہ وہ اپنی بیٹی بھی شادی میں دے گا۔ اس اعلان کو سکر عبداللہ بن سعد رضی اللہ عنہ نے سہرتے تھے۔ جب عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو یہ معلوم ہوا تو انہوں نے عبداللہ بن سعد رضی اللہ عنہ کو یہ مشورہ دیا کہ تم بھی ایسا اعلان کر دو۔ چنانچہ انہوں نے بھی ایسا اعلان کر لیا۔ جس کا دشمن پر اور اس کی فوجوں پر بڑا اثر پڑا۔ جنگ جاری رہی۔ علیائیوں کے مقابلہ میں مسلمان بہت تھوڑے سے تھے اور اپنے وطن سے دور بھی تھے۔ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے پھر یہ تدبیر سوچی کہ آدھے سپاہی جنگ کریں اور آدھے آرام کریں اس طرح... طرابلس کی فوجیں جب تھک کر اپنے اپنے خیموں میں چلی گئیں تو عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے پھر تازہ دم فوج کو لیکر دشمن پر طوفانی حملہ کر دیا جو

ناگہانی بھی تھا اور شدید بھی۔ اس جنگ میں شاہ گریگری مارا گیا اور مسلمانوں کو مکمل فتح نصیب ہوئی ۲۹ھ میں مسلمانوں نے تمام شمالی علاقہ یکے بعد دیگرے ختم کر کے اسلامی مملکت کا حصہ بنا دیا۔

اس کے بعد عبداللہ بن زبیر نے طبرستان کی جنگ میں بڑا نمایاں حصہ لیا جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

**چھ حنیف نادر**  
حضرت عثمان کی شہادت کے بعد مسلمانوں کا تمام شیرازہ بچھ گیا۔ خانہ جنگی شروع

ہو گئی پہلی خانہ جنگی جو کہ جنگ جمل کہلاتی ہے۔ ایک طرف حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور دوسری جانب حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے۔ ساری کئی طرح کی جھوٹی خبریں ادھر ادھر پھیلا کر ان کو لڑانے میں کامیاب ہو گئے۔ عبداللہ بن زبیر اپنی خالہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پہلو بہ پہلو لڑ کر لڑتے رہے یہ جنگ ختم ہوئی تو امیر معاویہ نے بیعت کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ان سے جنگ شروع ہو گئی جو ”جنگ صفین“ کہلاتی ہے اس موقع پر عبداللہ بن زبیر نے غیر جانبدار رہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد ان کے . . . . فرزند ارجمند حضرت حسن رضی اللہ عنہ خلافت پر بیٹھے لیکن مفاہمت کی بنا پر وہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے حق میں دست بردار ہو گئے جب امیر معاویہ نے اپنی زندگی میں اپنے بڑے لڑکے زید کے لئے جانشین کی حیثیت سے لوگوں سے وعدہ چاہا تو عبداللہ بن زبیر نے سخت مخالفت کی اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت تک اطمینان کے ساتھ حرم کی پناہ میں بیٹھے رہے۔

حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد زید بن معاویہ گدی پر بیٹھا اور اس کی وفات پر معاویہ بن زید تخت نشین ہوا لیکن یہ شخص نرم دل اور دینار تھا وہ جلدی ہی لوگوں کو اکٹھا

کر کے اپنے اعلان کے ساتھ گنہگار کش ہو گیا۔ معاویہ کی دستبرداری سے خلافت کا میدان خالی ہو گیا۔ اہل حجاز نے بالفاق رائے عبداللہ بن زبیرؓ کو خلیفہ تسلیم کر لیا۔ وہ نہاد اور تقویٰ کے ساتھ ساتھ غیر معمولی بہادر اور جنگی مہارت رکھتے تھے اور ہر جگہ ان کی شراکت اور لیاقت کا چرچا تھا، شامیوں نے بھی ان کو اپنا خلیفہ بنانا چاہا لیکن انہوں نے اپنے منتقائے جذبات کے ساتھ ان کی پیشکش کو ٹھکرا دیا اور اس کے علاوہ مدینہ منورہ سے تمام بنی امیہ کے افراد کو نکال دیا۔ یہی بات ان کے زوال کا باعث بنی۔ شامیوں نے مروان کے ماتحت اپنے آپ کو دوبارہ منظم کیا۔ عبداللہ بن زبیرؓ کے ساتھ جنگ کی اور وہ کئی مہینوں کے محاصرہ کے بعد حرم شریف میں شہید ہو گئے۔ شہید ہونے سے پہلے مشورہ کے لئے وہ اپنی والدہ <sup>سما</sup> کے پاس گئے تھے ان کے یہ الفاظ یاد رکھنے کے قابل ہیں :-

”جب تم سمجھتے ہو کہ تم حق پر ہو اور اسی جانب لوگوں کو بلا رہے ہو۔ اور اسی پر تمہارے ساتھی مارے گئے ہیں۔ تو جاؤ اور اپنی گردنوں کو بواہیہ کا کھلونا بننے کے لئے ان کے حوالے مت کرو۔ اگر تم نے یہ لڑائی صرف دنیا پیدا کرنے کے لئے کی تھی تو تم بلاشبہ برے آدمی ہو۔“

حضرت عثمانؓ کا ایک آزاد کردہ غلام حجاج بن یوسف کے ساتھ اس معرکہ میں شریک تھا۔ عبداللہ بن زبیرؓ کی لاش دیکھ کر کہنے لگا: ”عورتیں ان سے بڑھ کر جو امر دیکھنا نہ کر سکیں۔ حجاج نے کہا کہ تم امیر المؤمنین کے دشمن کی تعریف کرتے ہو۔ کہا ہاں۔ یہی بات ہمارے معذرت کی دلیل ہوگی۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو ہمارے لئے عذر کی کوئی گنجائش نہ تھی۔ کیونکہ ہم نے ان کا سات ماہ سے محاصرہ کر رکھا تھا۔ حالانکہ ان کے پاس نہ فوج تھی نہ قلعہ اور نہ مددگار پھر بھی وہ ہم سے مقابلہ کرتے رہے بلکہ سبقت لے جاتے تھے۔“

شہادت کے وقت ان کی عمر ۳۷ سال تھی



# حضرت نائلہ زوجہ عثمان کی تقریر

سیدنا عثمان رضی کی شہادت کے بعد آپ کی بیوی حضرت نائلہ نے جو تقریر کی وہ افادہ عام کے لئے شامل کتاب کی جا رہی ہے۔

## خطبہ زوجہ نائلہ بنت الفرافصة

قَالَتُ بَعْدَ أَنْ حَمِدَ بِنَا لَلَّهِ  
وَأَثْنَتْ عَلَيْهِ عُثْمَانُ ذُو النُّورَيْنِ  
قُلْ مَطْلَعُ مَا بَيْنَكُمْ بَعْدَ الْاِعْتِدَارِ  
وَإِنْ أَعْطَاكُمْ الْعُتْبِيُّ -  
مَعَاشِرَ الْمُؤْمِنَةِ وَأَهْلَ الْمِلَّةِ

حضرت نائلہ زوجہ عثمان رضی نے خدا کی حمد و ثنا کے بعد حسب ذیل تقریر کی۔ ذوالنورین حضرت عثمان رضی تمہارے سامنے منظر ہوا نہ حالت میں قتل ہوئے ان کا قتل معذرت خواہی اور عوام کی مرضی و اعتماد حاصل کر لینے کے باوجود ہوا

برادران اسلام!

میرے یہاں کھڑے ہونے پر تعجب نہ کرو اور میری باتوں کو بھی فضولیات نہ خیال کرو میں نہیں ہوں

اشک ریز ہوں۔ مجھ پر نصیحت کا پہاڑ ٹوٹا ہے  
میں عثمان بن عفان کے جانگاہ صدمہ سے  
دوچار ہوئی وہ عثمان بن جو رسول اللہ کے دوست  
صاحب فضیلت، مرجع انام اور نبی ص کی مجلس  
مشاورت میں صاحب الرائے کی حیثیت  
رکھتے تھے وہ رسول اللہ کے تیسرے

لَا تَسْتَكْبِرُوا مَقَامِي وَلَا تَسْتَكْبِرُوا  
كَلَامِي - فَإِنِّي حَرِي عَابِي  
رَزِيَتْ جَلِيلًا وَتَرَوْتُمْ كَلَامِي مِنْ عُثْمَانَ  
بَنِ عَفَّانٍ - ثَالِثُ الْأَرْكَانِ مِنْ  
أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فِي الْفَقْلِ عِنْدَ تَرَاجِحِ  
النَّاسِ فِي الشُّرُوبِ يَوْمَ الْأَرْشَادِ  
فَكَانَ الطَّيِّبُ الْمُرْتَضَى الْمُخْتَارَ

جانشین تھے وہ پسندیدہ و برگزیدہ شخصیت کے مالک تھے فضائل میں کوئی ان کے آگے نہ بڑھ سکا گنہگار سے گنہگار شخص بھی انکی نصیحت مافیہ میں کبھی شک نہیں کیا عام مخلوق نے زمام کار ان کے حوالہ کی ان کے حقوق کو سمجھا اور انکے اہتمام اور ان کے روش و مذہب کی تعریف کی کوئی شخص ان کا مقابل نہ تھا۔ ان کی خیر و بھلائی میں کسی کو نزاع و انکار نہ تھا۔ ہر شخص نے عثمانؓ کے حسن تو نگری اور کرم نوازی کی تعریف کی۔ مسلمانوں نے اس وقت اپنی سلطنت و قوت کی نگہداشت ان کے حوالہ کی۔ جب وہ کفر کے تاجداروں سے جنگ آزما تھے۔

اور ان میں سے کوئی بھی عثمانؓ جیسی صلاحیتوں کا مالک نہ تھا۔ عثمانؓ نے ہدایت کی راہ اختیار کرتے ہوئے اپنے ریل اٹھادراپنے دو پیشرو و خلفاء کے طریق کار کی اقتداء کی شیطانی نظام زندگی اور اسلام سے بغاوت و انحراف کو پسپائی ہوئی سرکشوں کی سرکشی کا قلع قمع کیا ناجائز شوکت و وقار

حَتَّىٰ لَمْ يَتَقَدَّمْهُ مُتَقَدِّمًا  
وَلَمْ يَشُكَّ فِي فَضْلِهِ  
مُتَأَثِّمًا الْقَوْلَ الْيَسِيرَ الْأَزْمَةَ  
وَالْخَلْوَةَ وَالْأَمَّةَ حَيِّنَ  
عَرَفُوا لَهُ حَقَّهُ وَحَمِيدُوا  
مَدْحَهُ هَبَّةً وَصِدْقَةً - فَكَانَ  
وَاحِدُهُمْ غَيْرَ مُدَافِعٍ وَ  
خَيْرَتُهُمْ غَيْرَ مُنَازِعٍ كَلَيْتِكُمْ  
لَهُ حُسْنُ الْعَنَاءِ وَالْأَعْتَابِ  
سَبَاحَ النَّعْمَاءِ - إِذْ وَصَلَ  
أَجْنِحَةَ الْمُسْلِمِينَ حَيِّنَ  
نَهَضُوا إِلَى رُؤْسِ أُمَّةِ الْكُفْرِ  
حَيْثُ رَكُضُوا فَقَلَدُوا الْأُمُورَ  
إِذْ لَمْ يَكُنْ فِيهِمْ لَمْ نَظِيرٌ  
فَسَلَكَ بِهِمْ سَبِيلَ الْهُدَى  
وَيَا لَيْتِي وَصَاحِبِيهِ أَقْدَى  
مُخْبِتًا لِلشَّيْطَانِ إِلَى مَدَا حِرَّةٍ  
مُقَصِّيًا لِلْعُدْوَانِ إِلَى مَزَاجِرَةٍ  
تَنْفُشُ مِنْهُ الطَّوَاغِيَةُ وَتَنْزِيلُ

عَنْهُ الْمُصَالِيَتْ حَتَّىٰ اِمْتَدَّ لَهُ  
 الدِّينُ وَالتَّصَلَّىٰ لَهُ السَّبِيلُ الْمُسْتَقِيمُ  
 وَبِحَقِّ الْكُفْرِ بِالْاَطْرَافِ -  
 قَلِيلُ الْاَلَاكِ وَالْاَخْلَافِ  
 فَتَرَكَ حِينَ لَا خَيْرَ فِي  
 الْاِسْلَامِ فِي اِفْتِنَاجِ الْبِلَادِ -  
 لَاهُلِهِ فِي تَجْهِيزِ الْبُعُوثِ  
 فَاَقَامَ يَبْدَاكُمْ بِالرَّايِ وَ  
 يَمْنَعُكُمْ بِالْاَدْنَىٰ - يَصْفَحُ  
 عَنْ مَسِيئَتِكُمْ فِي اَسَاوَاتِهِ  
 وَيَقْبَلُ مِنْ مَحْسِنِكُمْ بِاِحْسَانِهِ  
 وَيُكَافِيكُمْ بِمَالِهِ - ضَعِيفُ  
 الْاِنْتِصَارِ مِنْكُمْ قَوِي الْمَعْرِفَةِ  
 لَكُمْ فَاَسْتَلْتُمْ عَنِّي كِتَابًا  
 حِينَ مَنَحَكُمْ مُحَبَّتَهُ وَ  
 اَجْرَكُمْ اَسَاسَكُمْ، اَمَّا  
 جُرْأَتِكُمْ وَعَدْوَانِكُمْ  
 فَاسْرَاهُكُمْ اَلْحَقُّ اِخْوَانًا  
 دَارًا كُفْرًا الْبَاطِلُ شَيْطَانًا

کو مٹایا۔ حتیٰ کہ دین اور صراطِ مستقیم کو ہمہ گیر  
 وسعت نصیب ہوئی۔ کفر اطرافِ دنیا حسی  
 میں سمٹ گیا۔ اس کے لشکر اور حلیف نیت و  
 نابود ہو گئے مرحوم نے اس سلطنت کو ایسے  
 حالات میں خیر باد کہی جب کہ اسلامی فتوحات  
 میں کوئی بھلائی باقی نہ رہ گئی تھی۔ ...  
 بہادرانِ اسلام۔ میں اسلامی فوجوں کی تنظیم  
 کے دلوں سے سرد پڑ چکے تھے۔ وہ برابر  
 تم کو اپنی راہنمائی سے بیدار کرتا رہا۔  
 بروں کی لغزشوں سے چشم پوشی اور نیک  
 کاروں کی نیکی پر حوصلہ افزائی جاری رکھی  
 وہ اپنے مالوں سے تمہاری امداد کرتا رہا  
 لیکن خود اس کی امداد میں تم کمزوری ظاہر  
 کر رہے تھے تم نے اس سے جھگڑے اٹھائے  
 اس نے تمہیں ڈھیل دی اور محبت کا اظہار  
 کیا۔ تمہارا یہ جہاد مندانہ کارنامہ  
 اور بغاوت ہمیں بھی ”تسلیم“ ہے  
 اس نے تم کو بھائی بن کر حق کی راہنمائی  
 کی۔ تم نے اس کو شیطان بن کر فریب و

و باطل میں مبتلا کیا وہ ابن خلفاؤ کی سیرتوں  
 کے بعد تمہارے سامنے نمودار ہوا تھا۔ جو تمہارے  
 حق میں سخت تھے اور تم انکو نہایت سخت و  
 شدید شمار کرتے تھے اس کے متبادل نظام  
 میں تمہارے سامنے یہ ہوا کہ سختی نہ رہی۔  
 تمہارے معاملات حسن و خوبی سے مہر انجام پانے  
 لگے مگر تم اس کے ساتھ خیانت کرنے لگے  
 اللہ تمہارے ان آدابِ معاصی کو خوب دیکھ  
 رہا تھا۔ عثمان کا طرف بھی قابلِ داد تھا اس  
 نے تمہارے کھوئے ضمیر دیکھے۔ تمہارے  
 ظاہر و باطن کو پرکھا تم نے اس میں جاہ و  
 جلال اور شان و شوکت نہ دیکھی اور فیصلہ کر  
 لیا کہ تمام حالات اور راہوں کے نشیب و فراز  
 پر تم قابض ہو گئے ہو۔ تمہارا یہ خیال تھا کہ  
 خداوند تعالیٰ فساد برپا کرنے والوں ہی  
 کو فتح دیتا ہے اس لئے تم نے دشمنوں  
 کا سا سلوک کیا اور ایک پہمیزگار  
 بے داغ زندگی کے مالک اللہ  
 تعالیٰ کی کتاب پاک سمجھانے میں

فِي عَقِبِ سِيرَةٍ مِّن رَّأَيْتُمْ  
 فَظَادَ عَدَاؤَتِكُمْ وَمَهْلِيظًا  
 فَهَذَا كُمْ مِنْهُ يَا لَقَمِيعٍ - وَ  
 طَاعَتِكُمْ زِيَاةً عَلَى الْجُدُوعِ  
 نَعَامِ لِكُمْ الْحَبِيبَةِ وَيَتَخَوَّنَكُمْ  
 بِالضَّرْبِ  
 وَكَانَ اللَّهُ أَعْلَمَ بِأَدَابِكُمْ  
 وَمَصَائِبِكُمْ - قَلِيلٌ هُوَ  
 كَانَ قَدْ نَظَرَ فِي ضَمَائِكُمْ  
 رَعَوْتَ أَعْدَانَكُمْ وَسَرَّاءِكُمْ  
 فَحِينَ فَقَدْتُمْ سَطْوَتَكُمْ  
 وَأَمِنْتُمْ بِطُشَّتُمْ رَأَيْتُمْ  
 أَنَّ الطُّرُقَ قَدْ انشَعَبَتْ  
 لَكُمْ - وَالسَّبِيلَ قَدْ  
 انصَلَّتْ بِكُمْ - فَظَنَنْتُمْ  
 أَنَّ اللَّهَ يُصْلِحُ عَمَلِ  
 الْمُفْسِدِينَ فَعَدَوْتُمْ  
 عَدَاةً الْأَعْدَاءِ وَشَدَدْتُمْ  
 شِدَّةَ السُّفْهَاءِ عَلَى التَّقِيَّ

النَّبِيِّ الْخَفِيْفِ بِكِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ  
وَجَلَّ لِسَانًا -

الثَّقِيْلِ عِنْدَ اللّٰهِ مِيزَانًا  
نَسَفَكْتُمْ دَمَهُ - وَانْتَهَبَكُمُ  
حَرَمَهُ -

وَأَسْتَحَلَلْتُمْ مِنْهُ الْحُرْمَ الْأَرْبَعِ  
حُرْمَةَ الْأَسْلَامِ وَحُرْمَةَ  
الْخِلَافَةِ وَحُرْمَةَ الشَّهْرِ  
الْحَرَامِ وَحُرْمَةَ الْبَلَدِ  
الْحَرَامِ فَلْيَعْلَمَنَّ الدِّينَ فِي  
أَمْرِهِ وَدَلُّوا فِي قَتْلِهِ وَمَنْعُونَا  
مِنْ دَفْنِهِ

اللّٰهُمَّ إِنَّهُ رُبُّسٌ لِلظَّالِمِيْنَ  
بِدَاكَا وَإِنَّهُمْ شَرُّ مَكَانًا  
وَأَضَعُفُ جُنْدًا - لَتَتَّبِعَنَّكُمْ  
الشُّبُهَاتُ وَتَتَفَرَّقَنَّ بِكُمْ  
الطُّرُقَاتُ -

وَلَتَذْكُرَنَّ بَعْدَهَا عُمَانُ  
وَكَا عُمَانُ

نرم زبان اور قیامت کے روز میزان اعمال  
میں گراں تر ہستی پر وہ سختیاں اور ناروا  
سلوک کئے جو کوئی احمق بھی گوارا نہیں کر  
سکتا۔ تم نے اس کا خون بہایا اس کے  
حرم کو بے حرمت کیا۔

اور بیک وقت چار حرمتوں کو پارہ پارہ  
کر ڈالا۔ ایک حرمت اسلام دوسری  
حرمت خلافت تیسری حرمت ماہ محرم  
چوتھی حرمت مدینہ اور بالآخر اس مرحوم  
کی لاش کو دفن کرنے میں آڑھے آئے ان  
ناپاک کوششوں اور قتل کی سازشوں کا جلد  
انجام معلوم ہو جائے گا۔

خدایا۔ یہ وہ مقام ہے کہ ظالموں کو  
بدترین بدل اور ذلیل زندگی نصیب کر  
تھائے پوشیدہ عزازم تم کو غلامی کے طوق  
پہنائیں گے تمہارے راستے یکسر پرگندہ  
ہو کر رہ جائیں گے۔

اس کے بعد تم کو عثمان یاد آئے گا  
لیکن عثمان تم کو نصیب نہ ہوگا۔

تم اس کے جانے کے بعد خدا کی ناراضی برداشت نہیں کر سکو گے تم ڈھونڈو گے کہ وہ عثمانؓ ذوالنورین جو مصیبتوں میں کام آتا تھا جس نے رسول اللہ کی دو صاحبزادیوں کے ذریعہ دامادی کا شرف حاصل کیا تھا جس کا دسترخوال اور نیک ارادے وسیع تھے کہاں گیا؟ ناممکن ہے کہ اس کی یا اس کے کارناموں کی تلافی ہو سکے۔

یوگو! تم ایک تاریک و خشناک اور غضب آلود فتنہ میں مبتلا ہو چکے ہو۔ تمہارے تمام معاملات شر اور صعوبت کی نذر ہو چکے ہیں

منتخبوں کو ان کے حقوق کا ملنا مشکل ہو گیا ہے نیکی کا ہر درجہ بدی کی نظر ہو گیا ہے۔ شر ہر طرف سے امنڈا چلا آتا ہے۔ برائیوں کے ذریعے دانت تیز ہو رہے ہیں۔ باطل نگاہیں ہر طرف سے تعاقب میں ہیں۔

اگر تم نے خلافت عثمانیؓ کو وحشت آلود

وَكَيْفَ يَسْحَطُ اللَّهُ مِنْ بَعْدِهِ  
وَأَيُّكُمْ كُنْتُمْ لِعُثْمَانَ ذِي النُّورَيْنِ  
مَنْقَسِ الْكُرْبِ -

زَوْجِ ابْنَتِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَاحِبِ الْمَرْبِدِ وَرُومَةِ  
كَيْمَاتِ وَاللَّهِ مَا مِثْلُهُ  
بِمَوْجُودٍ وَلَا مِثْلَ فِعْلِهِ  
بَعْدُ وَه -

يَا هُوَ كَأَنَّكُمْ فِي فِتْنَةِ عَمِيَاءِ  
صَمَاءِ طِبَاقِ السَّمَاءِ - مُمْتَدَّة  
الْبَحْرَانِ - شُهُبَاءِ الْعَيَانِ فِي كَثِيرٍ  
مِنَ الْأَمْرِ

قَدْ تَوَارَعَ ذِي حَيْ حَقِّ حَقًّا -  
وَيُسِّ مِنْ حَيْ خَيْرِ خَيْرٍ  
أَهْلِهِ - فَلَهَوَاتُ الشَّرِّ فَاغْرَةً  
وَأَثْيَابُ السُّوءِ كَأَشْرَقَةٍ وَعَيْونُ  
الْبَاطِلِ حُرْمٌ وَأَهْلُهُ  
شُرْمٌ -

وَلَكِنَّ نَكَرْتُمْ أُمُورَ عُثْمَانَ

وَلِشَعْتُمْ الدَّعَاةَ لَتُنْكِرَنَّ  
 غَيْرَ ذَلِكَ مِنْ غَيْرِهِ حِينَ  
 لَا يَنْفَعُكُمْ عِتَابٌ وَلَا يُسْمَعُ  
 مِنْكُمْ اسْتِغْتَابٌ -

نگاہوں سے دیکھا تو ابھی اور بھی بہت  
 کچھ وحشت افزا نظروں سے دیکھنا  
 ہو گا مگر اب کوئی ندامت کام نہ آئے  
 گی - تمہاری کوئی عذر خواہی نہ  
 سنی جائے گی

سیرت عثمان بن عفان مطبوعہ

البيان

(بحوالہ سیرت عثمان بن عفان)

(محمد رضا مصری)

مطبوعات حکیم ہمالیوں ٹرسٹ (رجسٹرڈ) لاہور

فصل صحابہ و اہل بیت - مصنفہ شاہ عبدالعزیز دہلوی

فارسی معہ اردو ترجمہ قیمت مجلد سارٹھے سات روپے

مولانا عبدالرحیم کلاچوی مرحوم دسابق پرفیسر اسلامیہ کالج پشاور کے اردو تراجم

مکتوبات اما در بیانی در اردو معہ سوانح عمری حضرت مجدد الف ثانی رح

قیمت مجلد سارٹھے تین روپے

قیمت مجلد چار روپے

جامع الاحباب :-

جواہر العلوم :- مصری مصنف طنطاوی کی مشہور عربی کتاب کا ترجمہ ہے جو آیات قرآنی

متعلقہ مناظر قدرت کی روشن تصویر ہے قیمت مجلد سارٹھے چھ روپے

## خطبہ حجۃ الوداع

(۱) لوگو! میں خیال کرتا ہوں کہ میں اور تم  
کبھی اس مجلس میں اکٹھے نہ ہوں گے

(۲) لوگو! تمہارے خون تمہارے مال اور  
تمہاری عزتیں ایک دوسرے پر ایسی ہی حرام  
ہیں جیسا کہ تم آج کے دن کی اس شہر کی اس  
مہینہ کی حرمت کرتے ہو

لوگو! تمہیں عنقریب خدا کے سامنے حاضر  
ہونا ہے اور وہ تم سے تمہارے اعمال کی بات  
سوال فرمائے گا۔ خبردار میرے بعد گمراہ  
نہ بن جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں  
کاٹنے لگو۔

لوگو! جاہلیت کی ہر ایک بات میں اپنے  
قدموں کے نیچے پا مال کرتا ہوں  
جاہلیت کے قتلوں کے تمام جھگڑے ملتیا  
کرتا ہوں پہلا خون جو میرے خاندان کا ہے  
یعنی ابن ربیعہ بن حارث کا خون جو بنی سعد  
میں دودھ پیتا تھا اور ہذیل نے اسے

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُمُ بَعْضُكُمْ  
فِي هَذِهِ الْمَجْلِسِ أَبَدًا﴾

﴿إِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ  
حَرَامٌ عَلَيْكُمْ حُرْمَةٌ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي  
بَلَدِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا﴾

﴿وَسَتَلْقَوْنَ رَبَّكُمْ فَسَلِّمُوا عَلَيْهِمْ﴾

﴿أَعْبَادِكُمْ وَلَا تُرْجِعُوا الْعِبَادَ إِلَى  
أَصْنَافِهِمْ لِأَنَّ بَعْضَكُمْ لَبِئْسَ مَا يَشْرِبُ﴾

﴿أَلَا كَلَّ شَيْءٌ مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ  
تَحْتَ قَدَمِي مَوْضِعٍ﴾

﴿وَدِمَاءُ الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضِعٌ﴾  
﴿كَانَ أَوَّلَ دِمِّ أَصْحَابِ بَنِي  
كَدْمَةَ ابْنِ رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ  
كَانَ مُسْتَرْضَعًا فِي بَنِي﴾



سَعِدٍ فَقَتَلَهُ هَزِيلٌ

مار ڈالا تھا میں چھوڑتا ہوں۔

وَرِبَاءُ الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضِعَةٌ

جاہلیت کے زمانہ کا سود بلیا سیٹ کر

وَأَوَّلَ رِيبَا أَضْعُفُ رِيبَانَا رِيبَا

دیا گیا۔ اور پہلا سود اپنے خاندان کا جو

عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَإِنَّهُ

میں سنا ہوں۔ وہ عباس ابن مطلب

مَوْضِعٌ كَلِمَةٌ

کا سود ہے وہ سارے کا سارا چھوڑ دیا گیا

(۱۷) فَاتَّقُوا اللَّهَ فِي النِّسَاءِ فَإِنَّكُمْ

لوگو! اپنی بیویوں کے متعلق اللہ سے ڈرتے

أَخَذْتُمْهُنَّ بِأَمَانٍ وَاللَّهُ

رہو۔ خدا کے نام کی ذمہ داری سے تم نے

اسْتَعَلَّتُمْ فُرُوجَهُنَّ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ

ان کو بیوی بنایا اور خدا کے کلام سے تم

وَلَكُمْ عَلَيْهِنَّ أَكْلٌ يَدْرُسُونَ

نے ان کا جسم اپنے لئے حلال بنایا ہے تمہارا

فَرُؤُكُمْ أَحَدًا شَتْرًا هُوَ شَتْرُهَا

حق عورتوں پر اتنا ہے کہ وہ تمہارے بستر پر

فَإِنْ فَعَلْتُمْ ذَلِكَ فَاصْرَبُوهُنَّ

کسی غیر کو رکھو اس کا آنا تم کو ناگوار ہے نہ

ضَرْبًا غَيْرَ مَبْرُوحٍ -

آنے دیں لیکن اگر وہ ایسا کریں تو ان کو ایسی مارو۔

جو نمودار نہ ہو۔

وَلَهُنَّ عَلَيْكُمْ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ

عورتوں کا حق تم پر یہ ہے کہ تم ان کو

بِالْمَعْرُوفِ

اچھی طرح کھلاؤ۔ اچھی طرح پہناؤ۔

(۱۸) وَقَدْ تَرَكَتُمْ فِيكُمْ مَائِدًا

لوگو! میں تم میں وہ چیز چھوڑ چلا ہوں

تَضِلُّوا الْجَدَّ إِذَا انْجَسَمْتُمْ

کہ اگر اسے مضبوط پکڑ لو گے تو کبھی گمراہ

بِهِ كِتَابَ اللَّهِ -

نہ ہو گے وہ قرآن اللہ کی کتاب ہے

(۱۹) أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا كُنَّا لَكُمْ لَبِدِي

لوگو! نہ تو میرے بعد کوئی پیغمبر ہے اور

نہ کوئی جدید امت پیدا ہونے والی ہے  
 خوب سن لو۔ کہ اپنے پروردگار کی عبادت  
 کرو۔ اور بیچگانہ نماز ادا کرو۔ سال بھر میں  
 ایک مہینہ رمضان کے روزے رکھو مال  
 کی زکوٰۃ نہایت دلی خوشی کے ساتھ دیا کرو  
 خانہ خدا کا حج بجالاؤ اور اپنے اولیائے  
 امور و حکام کی اطاعت کرو جس کی جزا بہ  
 ہے کہ تم پروردگار کے فر دوس بریں ہیں  
 داخل ہو گے۔

لوگو! قیامت کے دن تم سے میری بابت  
 بھی دریافت کیا جائیگا مجھے ذرا تبادو  
 کہ تم کیا جواب دو گے۔

سب نے کہا ہم اس کی شہادت دیتے  
 ہیں کہ آپ نے اللہ کے احکام ہم کو پہنچا دیے  
 آپ نے ریالت و نبوت کا حق ادا کر دیا  
 آپ نے ہم کو کھوٹے بھرے کی بابت اچھی  
 طرح بتا دیا۔

اس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلی سے  
 شہادت کو اٹھایا آسمان کی طرف انگلی کو

وَلَا أُمَّةَ بَعْدَكُمْ أَكْفَاعُ عِبَادَاتِهِ  
 رَبِّكُمْ وَصَلُّوا خَشُوعًا وَتَوَهُبًا  
 شَهْرَكُمْ وَأَدْوَنَ كَوَاتِهِ...  
 أَمَّا لَكُمْ طَيِّبَةٌ بِهَا الْفَسْكَمُ  
 وَتَصْحُونُ بَيْتَ رَبِّكُمْ وَ  
 أَطِيعُوا وَكَلَامَ أَمِيرِكُمْ  
 تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ رَبِّكُمْ

وَأَنْتُمْ تَسْأَلُونَ عَنِّي  
 فَمَا أَنْتُمْ قَائِلُونَ

قَالُوا لَشَهِدُكَ قَدْ  
 بَلَغْتَ

وَأَدَّيْتَ  
 وَنَصَحْتَ

فَقَالَ بِأَصْبَعِهِ السَّبَابِ بِرِيْفِعِهَا  
 إِلَى السَّمَاءِ وَيُكَلِّمُهَا إِلَى النَّاسِ

اٹھائے تھے اور پھر لوگوں کی طرف جھکائے  
تھے۔

فرماتے تھے، اے خدا میں نے (بڑے بندے  
کیا کہہ رہے ہیں، اے خدا گواہ رہتا کہ یہ  
لوگ کیا گواہی دے رہے ہیں، اے خدا  
شاہد رہ کہ یہ سب کیسا صاف اقرار کر  
رہے ہیں۔

دیکھو جو لوگ موجود ہیں وہ ان لوگوں کو  
جو موجود نہیں ہیں۔ ان کو تبلیغ کرتے رہو  
ممکن ہے کہ بعض سامعین سے وہ لوگ  
زیادہ تر اس کلام کو یاد رکھنے اور حفا  
ظت کرنے والے ہوں جن پر تبلیغ کی جائے

اللَّهُمَّ اشْهَدْ  
اللَّهُمَّ اشْهَدْ  
اللَّهُمَّ اشْهَدْ

ثَلَاثَ مَرَّاتٍ

(۱۸) اَلَا يَبْلُغُ الشَّاهِدُ الثَّامِيَةَ  
فَلَعَلَّ بَعْضُ مَنْ يَبْلُغُهُ اَنَّ  
يَكُونُ اَوْعَىٰ كَمَا مِنْ بَعْضِ  
مَنْ سَمِعَهُ

(تورط)

اے عین اس وقت جب آپ یہ فرض نبوت ادا کر رہے تھے یہ آیت اتری کہ  
الْيَوْمَ اكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَ اَسْمَعْتُ عَلَيْكُمْ بِرِضْوَانِي وَ رَضِيْتُ لَكُمْ الْاِسْلَامَ دِينًا  
ترجمہ! آج میں نے تمہارے لئے دین مکمل کر دیا اور اپنی نعمت تمام کر دی اور تمہارے  
لئے مذہب اسلام کو انتخاب کر لیا۔

۱۲ صحیح بخاری مسلم والبوداؤد وغیرہ ابن سعد میں تصریح خاص ہے۔

لوگو! بے شک تمہارا رب ایک ہے  
تمہارا باپ ایک ہے۔ ہاں عربی کو  
عجمی پر۔ عجمی کو عربی پر، سرخ کو سیاہ  
پر اور سیاہ کو سرخ پر کوئی فضیلت  
نہیں۔ مگر تقویٰ کے سبب سے

إِنَّهَا النَّاسُ إِلَّا إِنْ رَبُّكُمْ وَاحِدٌ  
وَإِنَّ آبَاءَكُمْ وَأَبْنَاؤَكُمْ لَا تُفْضَلُ  
لِعَرَبِيٍّ عَلَى عَجَبِيٍّ وَلَا لِعَجَبِيٍّ عَلَى  
عَرَبِيٍّ - وَلَا أَحْمَرٌ عَلَى أَسْوَدٍ  
وَلَا أَسْوَدٌ عَلَى أَحْمَرٍ إِلَّا  
بِالتَّقْوَى رَسَدَ إِمَامُ أَحْمَدُ عَنِ

اس کے بعد آپ نے چند اصولی احکام کا اعلان فرمایا۔

خدا نے ہر حق دار کو (از روئے وراثت)  
اس کا حق دے دیا۔ اب کسی کو وارث کے  
حق میں وصیت جائز نہیں۔ لڑکا اس کا ہے  
جس کے بستر پر پیدا ہوا۔ زنا کار کے لئے پتھر  
ہے اور ان کا حساب خدا کے ذمہ ہے  
جو لڑکا اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کے  
سبب سے ہونے کا دعویٰ کرے اور جو علقہ  
اپنے سولی کے سوا کسی اور طرف اپنی نسبت  
کرے (اس پر خدا کی لعنت ہے)

إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ أَعْطَى كُلَّ  
ذِي حَقٍّ حَقَّهُ فَلَا وَصِيَّةَ لِرِثَةٍ  
أَوْلَادٌ لِلْفَرَّاشِ وَ لِلْعَاطِرِ الْحَجَرِ  
حِسَابُهُمْ عَلَى اللَّهِ

مَنْ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ  
وَأَنَّه سَيِّدٌ إِلَى غَيْرِ مَوْلَاهُ  
فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ

ہاں عورت کو اپنے شوہر کے مال میں اسے  
اسکی اجازت کے بغیر کچھ دینا جائز نہیں۔ جس  
ادا کیا جائے عاریتہ واپس کی جائے عطیہ

إِلَّا لَا يَحِلُّ لِمَرْءٍ أَنْ  
تُعْطَى مِنْ مَالِ زَوْجِهَا شَيْئًا  
إِلَّا بِإِذْنِهِ أَلَدَيْنِ مَقْضِيٍّ

لوٹایا جائے۔ ضامن تاوان کا ذمہ دار  
ہے۔

ہاں مجرم اپنے جرم کا آپ ذمہ دار ہے  
ہاں باپ کے جرم کا ذمہ دار بیٹا نہیں اور  
بیٹے کے جرم کا ذمہ دار باپ نہیں

وَالْعَارِيَّةَ مَوْذَاةً وَمِنَ الْمَنَعَةِ مَوْذُوذَةً  
وَالذَّرْعِيْمَ غَارِمًا۔

أَلَا لَا يَجْنِي جَانِ إِلَّا عَلَى  
نَفْسِهِ أَلَا لَا يَجْنِي جَانِ عَلَى  
وَلَدِهِ وَلَا مَوْلُوهُ عَلَى وَالِدِهِ

(ابن ماجہ و ترمذی)

إِنْ أُمِرَ عَلَيْكُمْ عَيْدٌ مُجْتَمِعٌ أَسْوَدٌ  
يَقْرَأُكُمْ بِكِتَابِ اللَّهِ فَاسْمَعُوا  
وَاطِيعُوا

صحیح مسلم

اگر کوئی عسقی یعنی بریدہ (یا کان کٹا، غلام کا رنگ  
کا تمہارا امیر اور وہ تم کو خدا کی کتاب کے مطابق  
لے چلے تو اس کی اطاعت اور فرمانبرداری  
کرو۔

(نوٹ) اس ٹرسٹ کی طرف سے جتنی کتابیں شائع ہو رہی ہیں ان کے آخر میں نبی کریم  
کا یہ آخری خطبہ بطور وصیت دیا جا رہا ہے میں یقین رکھتا ہوں کہ قارئین اس کو  
خاص توجہ دیتے رہیں گے۔

صَلِّ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ وَالْأَزْوَاجِ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى

سَيِّدِنَا  
عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ

اللَّهُ أَوْزَرَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَظَرِ بَيْنِ

مَرْفُوعٌ

مُحَمَّدُ نَصِيرُ هَمَائِيلِ

بِكَمِّ هَمَائِيلِ رُسُطِ (رَبِّهِ) حَطُّطِ لَاهُ